READING SECTION
WWW.PAKSOCIETY.COM
PAK Society
LIBRARY OF PAKISTAN
ONE SITE ONE COMMUNITY
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Downloaded from https://paksociety.com

Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ھیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

مصنف ---- ظہیر احمد
ناشران ---- محمد ارسلان قریشی
---- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ---- محمد اشرف قریشی
طابع ---- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

ARSLAN PUBLICATIONS MULTAN
Price Rs 175/-

Uploaded By Muhammad Nadeem

محترم قارئین
السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''ایجنٹ لی ہاگ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول خاص طور پر ہیون ویلی کی تحریک آزادی کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ کافرستان ہیون ویلی پر قابض ہونے کے لئے کیسے کیسے ہتھکنڈے اختیار کرتا رہتا ہے اس کا تو آپ سب کو بخوبی علم ہوگا اس بار کافرستان نے ایک شوگرانی نژاد ایجنٹ لی ہاگ کے ذریعے پاکیشیا اور ہیون ویلی کے خلاف ایسی بھیانک سازش کا آغاز کیا جس کے پورا ہوتے ہی ہیون ویلی کا تصرف ہمیشہ کے لئے کافرستان کے پاس آ جاتا اور کافرستان جو ہیون ویلی پر پہلے سے ہی ناجائز تسلط جما کر بے گناہ اور مظلوم مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے اس سازش کے پورا ہوتے ہی انہیں وہ تمام تر اختیارات حاصل ہو جاتے جس سے وہ ہیون ویلی کے کسی بھی مسلمان کو اپنا محکوم بنا سکتا تھا اور ہیون ویلی کا ہر مسلمان ہمیشہ کے لئے ان کے ظلم و جبر کی چکی میں پس کر رہ جاتا۔ لی ہاگ نے انتہائی ذہانت اور انتہائی شاطرانہ انداز میں ایک ایسا گریٹ پلان بنایا اور اس پلان پر عملدرآمد کے لئے نہ صرف پوری دنیا سے کافرستان کو منظوری دے دی بلکہ اقوام متحدہ اور پاکیشیا نے بھی گریٹ پلان پر کوئی نقطہ اعتراض نہ اٹھایا۔ گریٹ پلان کیا تھا اس

Downloaded from https://paksociety.com
Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کا جب راز کھلا تو عمران اور اس کے ساتھی قہر و غضب کا پیکر بن کر دیوانہ وار گریٹ پلان اور اس کے ماسٹر مائنڈ کو ختم کرنے کے لئے کافرستان میں داخل ہو گئے۔ لی ہاگ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خود سے اور اپنے گریٹ پلان سے دور رکھنے کے لئے انتہائی فول پروف انتظامات کر رکھے تھے اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ سر پٹختے رہیں لیکن وہ کسی بھی صورت میں اس تک اور اس کے ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں تو داخل ہو گئے لیکن کافرستان میں داخل ہوتے ہی ان پر کافرستانی سیکورٹی فورسز نے موت کا نہ رکنے والا طوفان کھڑا کر دیا جس میں پھنس کر عمران اور اس کے ساتھی سوائے بے بس پرندوں کی طرح پھڑ پھڑانے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے لیکن عمران نے اپنی ذہانت اور فطانت سے ایسے گل کھلائے کہ لی ہاگ جیسا شاطر ایجنٹ بھی اس سے مات کھا گیا اور عمران نے اس کا بنایا ہوا گریٹ پلان خود اس کے لئے موت کا پھندہ بنا دیا۔ عمران کی خدا داد صلاحیتوں اور اس کی ذہانت نے ہیون ویلی والوں کے لئے ایک نئی صبح کی ایسی مضبوط بنیاد رکھ دی جسے چاہ کر بھی کافرستانی ہلا نہیں سکتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہیون ویلی کو شاطر ایجنٹ لی ہاگ کے گریٹ پلان کی دلدل میں دھنسنے سے بچانے کے لئے کیا کچھ کیا تھا اور اسے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا یہ تو آپ ناول پڑھ کر جان ہی لیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ سابقہ ناولوں کی طرح آپ کو یہ ناول بھی بے حد پسند آئے گا اور آپ مجھے اس ناول کے بارے میں اپنے خطوط یا ادارہ کی ای میلز پر ضرور مطلع کریں گے۔

سابقہ ناول 'ٹائم کلز' اور 'ڈینجرس جولیانا' کے سلسلے میں مجھے آپ کے خطوط مسلسل موصول ہو رہے ہیں جنہیں میں وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت میں اپنے جوابات کے ساتھ پیش کرتا رہوں گا۔ ناول کے مطالعہ سے پہلے آپ اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔

گوجر خان سے محمد ارسلان علی لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناول، پلاٹ، کردار اور واقعات ہر لحاظ سے بے مثال ہوتے ہیں۔ ہر نیا آنے والا ناول سابقہ ناول سے منفرد اور انتہائی دلچسپ ہوتا ہے۔ آپ کا نیا ناول ''گرین وائرس'' واقعی انتہائی شاندار تھا اس میں کردار نگاری اپنے عروج پر تھی۔ عمران جیسا محبِّ وطن جس ملک میں ہو اس ملک کو کوئی دشمن ملک واقعی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مشن میں کامیابی عمران کے ہی قدم چومتی ہے۔ آپ سے بس ایک دو شکائتیں ہیں کہ آپ 'صالحہ اور کراسٹی' کو اپنے ناولوں میں شامل نہیں کر رہے ہیں۔ حالانکہ کراسٹی تو آپ کا اپنا تخلیق کردہ کردار ہے اور ہر مصنف اپنی تخلیق سے پہچانا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ ان کرداروں پر ضرور لکھیں گے۔ اس کے علاوہ 'زیرو لینڈ'

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے ایجنٹوں کو بھی میدان میں لائیں کیونکہ ایک آپ ہی ایسے مصنف ہیں جو ان کرداروں پر بہتر اور انوکھے طرز پر لکھ سکتے ہیں جیسا کہ 'غدار ایجنٹ'، فراسکو ہیڈ کوارٹر' جیسے منفرد ناول آپ نے ہی لکھے ہیں۔

محترم محمد ارسلان صاحب۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ میرے ناولوں کو اس حد تک پسند کرتے ہیں۔ ناول کی کردار نگاری اور ناول کا پلاٹ بنانا ہی ایک رائٹر کا خاصہ ہوتا ہے جسے میں اپنی بھرپور محنت اور لگن سے پورا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ آپ نے صالحہ اور کراسٹی کے حوالے سے جو بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ پچھلے چند ناولوں میں چونکہ ان کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی اس لئے ان کرداروں پر لکھا نہیں گیا تھا لیکن آنے والے ناولوں میں آپ کی ان دو کرداروں سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ رہی بات زیرو لینڈ کے ایجنٹوں پر ناول لکھنے کی تو اس کے لئے اتنا ہی عرض کروں گا کہ میں نے پچھلے دنوں ہی ایک ضخیم ناول 'سرخ قیامت' مکمل کیا ہے جو زیرو لینڈ کے ایجنٹوں اور ڈاکٹر ایکس کے خلاف لکھا گیا ہے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر ایک خلائی مشن پر مبنی ناول تھا اور بہت عرصہ سے خواہش کی جا رہی تھی کہ میں خلائی مشن پر کوئی نیا اور اچھوتا ناول تحریر کروں۔ اس لئے میں نے آپ کی فرمائش پہلے سے ہی پوری کر دی ہے جو اگلے ایک دو ماہ تک انشاء اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ اس ناول کا نام اور

کرداروں کے حوالے سے میں پہلے اس لئے بتا رہا ہوں 'سرخ قیامت' ناول ضخیم ہے جو ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل ہو گا اس لئے اسے خریدنے کی تیاری آپ پہلے سے ہی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ سٹاک ختم ہو جائے اور آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جوہر آباد، ضلع خوشاب، شبیر کالونی سے جناب حاجی عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں آپ کا ناول 'گرین وائرس' پڑھا۔ ناول کہانی اور پلاٹ کے لحاظ سے زبردست تھا۔ اچھوتا موضوع تھا۔ واقعی آپ کا انداز تحریر دن بدن نکھرتا جا رہا ہے۔ ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تحریروں میں مزید نکھار پیدا کرے۔ آپ سے اپنے گزشتہ خطوط میں یہ گزارش کی تھی کہ آپ کراسٹی کو بھی سیکرٹ سروس کے کیسز میں جولیا کے ہمراہ ناولوں میں ضرور شامل کریں۔ کراسٹی کا کردار بھی بے حد جاندار ہے۔ نیز آپ سے یہ بھی کہا تھا کہ آپ جولیا کے بارے میں یہ بتائیں کہ وہ کیسے پاکیشیا آئی تھی اور کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی تھی اور اسے کس طرح سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف بنایا گیا تھا حالانکہ وہ ایک غیر ملکی ہے۔ لیکن ابھی تک آپ نے کسی ناول میں یہ سب تحریر نہیں کیا ہے۔ امید ہے میری ان گزارشات پر خصوصی توجہ دیں گے۔

محترم جناب حاجی عبدالغفور صاحب۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے میرا نیا ناول پسند کیا۔ آپ نے کراسٹی کو ناولوں میں دوبارہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

واپس لانے کے لئے کہا تو اس کے لئے فکر نہ کریں اگلے ناولوں میں آپ کو کراسٹی ضرور ملے گی اور آپ نے جولیا کے حوالے سے جو بات کی ہے کہ وہ غیر ملکی ہونے کے باوجود پاکیشیا کیسے آئی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کیسے شامل ہوئی تھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کیسے بنی تھی تو اس سلسلے میں آپ کی یہ خواہش میں 'ڈینجرس جولیانا' میں پوری کر چکا ہوں اور آپ یہ جان کر اور زیادہ خوش ہوں گے کہ میں نے یہ ناول آپ کے نام سے ہی منسوب کیا ہے۔ گو کہ اس آئیڈیے پر میں بھی کام کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کے خط نے میری تشنگی میں اور زیادہ اضافہ کر دیا تھا اس لئے میں نے خصوصی طور پر آپ کی خواہش کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ ناول تحریر کیا تھا جو شاید ابھی تک آپ کی نظروں سے نہیں گزرا ہے۔ اس لئے پہلی فرصت میں 'ڈینجرس جولیانا' نامی ضخیم ناول حاصل کر لیں اور مجھے اس سلسلے میں خصوصی طور پر بذریعہ خط مطلع کریں کہ میں آپ کی امنگوں کے عین مطابق ناول تحریر کر سکا ہوں یا نہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام ظہیر احمد

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

ماحول اچانک ٹائروں کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا اور عمران کی سپورٹس کار کراسنگ چوک کے عین سنٹر میں اپنے پیچھے سیاہ رنگ کی لمبی لکیریں بناتی ہوئی ایک جھٹکے سے رک گئی۔ جیسے ہی عمران کی کار رکی دوسری سڑک سے آتی ہوئی کار کے ٹائر بھی چرچرائے، سڑک پر لمبی لکیریں بنیں مگر کار رکنے کے بجائے سڑک پر لٹو کی طرح گھومتی چلی گئی اور پھر ماحول ایکلخت تیز اور خوفناک دھماکے سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

تیسری سمت سے آتی ہوئی ایک تیز رفتار کار اس گھومتی ہوئی کار سے آ ٹکرائی تھی۔ دھماکے کے ساتھ گھومتی ہوئی کار ہوا میں بلند ہوئی اور تیزی سے پلٹتی ہوئی عمران کی سپورٹس کار کے اوپر سے گزرتی ہوئی زور دار دھماکے سے پیچھے جا گری اور سڑک پر گر کر بری طرح سے قلابازیاں کھاتے ہوئے ایک اور کار سے جا ٹکرائی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

حادثہ اس قدر خوفناک تھا کہ سڑک کے اطراف میں موجود نہ صرف لوگ ٹائروں کے چرچرانے کی آوازیں سن کر ان کاروں کی طرف متوجہ ہو گئے تھے بلکہ دھماکوں سے کاروں کو ٹکراتے اور اچھل کر ہوا میں قلابازیاں کھاتے دیکھ کر ان سب کی چیخیں بھی نکل گئی تھیں۔ قلابازیاں کھاتی ہوئی کار میں سے کوئی چیز نکل کر عمران کی کار کی سائیڈ والی سیٹ پر گری مگر عمران نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ کار کو اس طرح ہوا میں اچھل کر الٹتے پلٹتے اور اپنی کار کے اوپر سے گزرتے ہوئے دیکھ کر عمران بھی آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔ جو کار اس کار سے ٹکرائی تھی اس کار کا بونٹ بھی بری طرح سے پچک گیا تھا اور اچھلی ہوئی کار پیچھے جا کر جس کار پر گری تھی وہ کار بھی بری طرح سے پچک گئی تھی۔ سڑک پر تینوں کاروں کی ونڈ سکرینوں کے ٹکڑے بکھر گئے تھے پھر کراسنگ کے چاروں اطراف مختلف کاروں کی بریکیں لگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ خوفناک حادثہ دیکھ کر وہاں موجود لوگ بت سے بن کر رہ گئے تھے پھر حادثے کا شکار ہونے والی کاروں میں سے اذیت ناک چیخیں ابھریں تو لوگوں کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ سب تیزی سے ان کاروں کی طرف دوڑ پڑے۔

عمران نے بھی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اس نے نہایت غصیلی نگاہوں سے دائیں طرف کھڑے اس دس بارہ سالہ بچے کی طرف دیکھا جو اب بھی سڑک کے بیچ میں کھڑا تھر تھر

کانپ رہا تھا۔

اس بچے کو دیکھ کر عمران نے اچانک بریک لگائے تھے جو تیزی سے بھاگ کر سڑک کراس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران کی کار کی ٹائروں کی تیز آواز سن کر وہ گھبرا کر تھوڑا سا آگے جا کر رک گیا تھا۔ ایسے میں دوسری طرف سے آنے والی کار نے بھی بچے کو دیکھ کر بریکیں لگا دیں جس سے کار سڑک پر لٹو کی طرح گھوم گئی تھی اور تیسری جانب سے آنے والی تیز رفتار کار نے اسے زور دار ٹکر مار کر ہوا میں اچھال دیا تھا۔ اچانک اس بچے کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ برق رفتاری سے دائیں طرف بھاگتا چلا گیا۔

عمران تیزی سے اس کار کی طرف بڑھا جس کی ٹکر سے ایک کار ہوا میں بلند ہوتی ہوئی اس کی کار کے پیچھے جا گری تھی۔ اس کار کا اگلا حصہ بری طرح اندر کی طرف دھنس گیا تھا۔ کار کے باہر خون پھیل رہا تھا۔ اس کار میں کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی جیسے اس کار کے سوار ہلاک ہو چکے تھے یا پھر وہ شدید زخمی حالت میں بے ہوش ہو گئے تھے۔ لوگ زور لگا کر پچکے ہوئے دروازوں کو کھولنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن یہ آسان کام نہیں تھا۔

"کوئی فائدہ نہیں۔ کار میں سوار دونوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں کار کی باڈی کاٹ کر ہی اب باہر نکالی جا سکتی ہیں"...... ایک شخص نے کہا اور عمران وہیں رک گیا۔

"بڑا خوفناک حادثہ تھا۔ یہ حادثہ اس بچے کی وجہ سے پیش آیا

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھا جو بھاگ کر سڑک کراس کر رہا تھا۔ آج کل کے بچے بھی بس۔ نہ آگے دیکھتے ہیں نہ پیچھے، جدھر منہ اٹھا ادھر ہی بھاگ پڑتے ہیں"۔ ایک بزرگ نے غصے سے کہا۔

"شکر کریں بڑے میاں۔ اس بچے کی جان بچ گئی ہے ورنہ ان کی جگہ سڑک پر اس کی لاش کچلی ہوئی ہوتی"...... ایک اور شخص نے کہا۔

"وہ تو بچ گیا ہے لیکن اس وجہ سے یہ جو حادثہ ہوا ہے۔ اس کار میں دو لاشیں ہیں۔ ہوا میں بلند ہونے والی کار میں نہ جانے کتنے افراد تھے اور وہ جس کار پر گری تھی اس میں نہ جانے کون تھے"...... بزرگ نے کہا۔

"بہرحال جو ہوا ہے غلط ہوا ہے"...... ایک اور شخص نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑو اور ڈبل ون ڈبل ٹو کو کال کریں تاکہ وہ جلد سے جلد یہاں آ کر لاشوں اور زخمیوں کو ریسکیو کر سکیں"...... چوتھے شخص نے کہا۔

"میں کرتا ہوں"...... ایک اور آدمی نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور ڈبل ون ڈبل ٹو پر کال ملانے میں مصروف ہو گیا۔ اسی لمحے بزرگ کی نظر عمران پر پڑی وہ تیز تیز چلتے ہوئے اس کی طرف آ گئے۔

"برخوردار۔ تم تو ٹھیک ہو نا"...... انہوں نے عمران سے مخاطب

ہو کر ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بزرگ محترم۔ میں ٹھیک ہوں۔ شکریہ"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"شکر ہے۔ شکر ہے۔ تم نے بچے کو دیکھ کر بروقت بریکیں لگا دی تھیں لیکن دو بدقسمت کاریں۔ بہت زبردست تصادم ہوا ہے دونوں میں اور تمہاری کار کے پیچھے کھڑی کار کو تو ناحق ہی تباہ ہونا پڑا ہے"...... بزرگ نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے مبہم انداز میں کہا۔ خوفناک حادثے نے اس کا ذہن بری طرح ماؤف کر دیا تھا اس لئے وہ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"نام کیا ہے تمہارا"...... بزرگ نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی عمران۔ علی عمران"...... عمران نے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ بڑا اچھا نام ہے۔ بیٹا، ایک کام کرو۔ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ پولیس یہاں آ گئی تو خواہ مخواہ جھمیلوں میں پڑ جاؤ گے۔ میں جانتا ہوں۔ اس حادثے میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ تم نے تو بچے کی جان بچائی ہے لیکن تم ان پولیس والوں کو نہیں جانتے۔ کسی کو بھی بغیر کسی جرم کے دھر سکتے ہیں۔ ایک بار کوئی ان کے ہتھے چڑھ جائے تو پھر بس کچھ مت پوچھو۔ ایسے ایسے جرم سر پر تھوپ دیتے ہیں کہ میں کیا بتاؤں"...... بزرگ نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہ شاید پولیس والوں کے ستائے ہوئے تھے یا پھر ضرورت سے زیادہ باتونی معلوم ہو رہے تھے۔ اسی لمحے ایک شخص تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب سے گزرا۔ وہ اس طرف سے آ رہا تھا جہاں دو کاریں تباہ ہوئی تھیں۔

''سنو بیٹا''...... بزرگ نے اس نوجوان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ وہ شخص رک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

''جی فرمائیں''......نوجوان نے کہا۔

''ان کار والوں کا کیا ہوا۔ کوئی زندہ بچا ہے ان میں سے یا وہ سب بھی''...... بزرگ نے کہا۔

''کہاں جناب۔ سب ہی ہلاک ہو گئے ہیں۔ بڑا خوفناک حادثہ تھا''......نوجوان نے کہا۔

''چچ۔ چچ۔ چچ۔ کون کون تھا ان گاڑیوں میں''...... بزرگ نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

''ایک کار میں دو افراد اور ایک خاتون تھی جبکہ ان پر گرنے والی کار میں ایک نوجوان تھا''......نوجوان نے کہا۔

''بڑا افسوس ہوا ہے۔ واقعی یہ سچ ہی ہے۔ سامان سو برس کا اور پل کی خبر نہیں''...... بزرگ نے اسی طرح افسوس بھرے انداز میں کہا۔ اسی لمحے انہیں موبائل اور ایمبولینس کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں متعلقہ حدود کے تھانے کی پولیس اور تین ایمبولینسیں آ گئیں۔ کاروں کی حالت واقعی بے حد

خراب تھیں۔ کاروں میں سے لاشیں کاریں کاٹ کر نکالی جا رہی تھیں۔ شاید فون کرنے والے نے پولیس اور ریسکیو ٹیم کو حادثے کی تفصیل بتا دی تھی اس لئے وہ ضروری سامان ساتھ ہی لائے تھے۔

سب سے زیادہ بری حالت ان چار لاشوں کی تھی جن پر کار گری تھی۔ کار کے ساتھ ان کی لاشیں بھی پچک گئی تھیں اور اس قدر مسخ ہو گئی تھیں کہ ان کی پہچان مشکل ہو رہی تھی۔ ان میں تین مرد اور ایک خاتون تھی۔ پولیس والے متعدد افراد سے حادثے کے متعلق بیان قلمبند کر رہے تھے پھر ایک پولیس انسپکٹر عمران کے پاس آ گیا۔

''تو آپ ہیں وہ جس نے سڑک کراس کرتے ہوئے سب سے پہلے کار کی بریکیں لگائی تھیں''...... پولیس انسپکٹر نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے دبنگ انداز میں کہا۔

''ہاں''......عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کہاں ہے وہ بچہ۔ وہ کس کے ساتھ تھا اور اس کی عمر کیا تھی''...... پولیس انسپکٹر نے ٹھوس انداز میں ایک ساتھ کئی سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

''لوگوں نے آپ کو بچے کے ساتھ ساتھ حادثے کی مکمل تفصیل بتا دی ہے پھر آپ یہ سب مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔ میں اس بچے کو نہیں جانتا۔ وہ میرا رشتہ داروں میں سے نہیں تھا جو میں آپ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Download from Paksociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کو اس کے بارے میں کچھ بتا سکوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں حادثہ ہوا ہے۔ اس حادثے میں سات افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ہمیں انوسٹی گیشن تو کرنی پڑے گی نا۔ ہم نے یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ یہ واقعی حادثہ تھا یا''...... پولیس انسپکٹر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یا۔ یا کیا۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ حادثہ نہیں۔ پری پلاننگ گیم تھی''...... عمران نے اسے غصے سے دیکھ کر کہا۔

''ہو بھی سکتی ہے۔ پری پلاننگ گیم بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل ملک جن حالات سے گزر رہا ہے ہم کسی بھی امکان کو رد نہیں کر سکتے''...... پولیس انسپکٹر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ بڑے قابل انسپکٹر معلوم ہوتے ہیں۔ نام کیا ہے آپ کا''...... عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

''انسپکٹر اصفہانی''...... انسپکٹر نے اکڑ کر کہا۔

''صابن دانی۔ واہ۔ اچھا نام ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''صابن دانی نہیں، میں اصفہانی ہوں۔ انسپکٹر اصفہانی''۔ انسپکٹر اصفہانی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں جناب صابن دانی صاحب''۔ عمران نے کہا۔

''پھر وہی بات۔ میں نے کہا ہے نا، میرا نام صابن دانی نہیں

اصفہانی ہے''...... انسپکٹر نے کہا۔

''آنجہانی۔ لیکن آپ تو زندہ ہیں۔ زندہ آدمی آنجہانی کیسے ہو سکتا ہے۔ آنجہانی اسے کہتے ہیں نا جو اس دنیا سے کوچ کر گیا ہو''...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔ انسپکٹر اصفہانی کے رویئے نے اسے موڈ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا۔

''لگتا ہے تم بہرے ہو یا پھر جان بوجھ کر میرا مذاق اڑا رہے ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے غصے سے کہا۔

''اگر دوسری بات نہ کرتے تو میں جان جاتا کہ میں واقعی بہرہ ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''مطلب۔ تم جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہو''...... انسپکٹر غرایا۔

''کیا''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں اس کے قابو میں آنے والا تھا اور انسپکٹر اصفہانی نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''سنو مسٹر۔ تمہیں ہمارے ساتھ تھانے چلنا پڑے گا''...... انسپکٹر اصفہانی نے تیز لہجے میں کہا۔

''کس خوشی میں جناب''...... عمران نے کہا۔

''یہ تمہیں تھانے چل کر معلوم ہو گا کہ وہاں خوشی ملتی ہے یا غمی''...... انسپکٹر اصفہانی نے خالص تھانیدارانہ انداز میں کہا۔

''اگر میں نہ جاؤں تو''...... عمران نے کہا۔

''تو میں تمہیں زبردستی گاڑی میں ڈال کر لے جاؤں گا۔ سارا الزام تم پر آ جائے گا کہ اس حادثے کے اصل ذمہ دار تم ہو''۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

انسپکٹر اصفہانی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو ایسے کیسے الزام آ جائے گا مجھ پر"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کس پر کیا الزام لگانا ہے یہ ہم بہتر جانتے ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"یہاں اتنے گواہ ہونے کے باوجود"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"گواہ۔ ہونہہ۔ پوچھو ان سے۔ اگر ہم نے تمہیں دھر لیا تو کیا ان میں سے کوئی گواہ بنے گا۔ روز روز تھانے کچہریوں کا چکر لگانے کی ہے ان میں سے کسی کی ہمت"...... انسپکٹر اصفہانی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ان کے اردگرد جو افراد موجود تھے اور خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے، انسپکٹر اصفہانی کی بات سن کر یوں تتر بتر ہوتے چلے گئے جیسے انسپکٹر اصفہانی نے ان کے وہاں رکے رہنے پر گولی مار دینے کی دھمکی دے دی ہو۔ لوگوں کو اس طرح وہاں سے ہٹتے دیکھ کر عمران واقعی حیران رہ گیا تھا۔

"اب بولو"...... انسپکٹر اصفہانی نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بولوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

وہ پولیس کے انداز اور ان کے رویوں سے بخوبی واقف تھا۔ کوئی بھی شریف النفس انسان، پولیس اور تھانے کچہریوں کے چکروں

میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ انسپکٹر اصفہانی نے ان کے سامنے جس انداز میں بات کی تھی ان سب کا وہاں سے کھسک جانا ہی ان کے حق میں بہتر تھا ورنہ اس جیسا انسان کسی کو بھی دھر سکتا تھا۔

"ہمارے ساتھ تھانے چلو گے یا نہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"اکیلے جاؤں یا تم بھی ساتھ چلو گے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تھانے کا انچارج میں ہوں۔ تمہیں میرے ساتھ جانا ہے نا کہ مجھے تمہارے ساتھ"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"چلو بھائی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا جیسے اس کے پاس تھانے جانے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہ رہ گیا ہو۔

"اب آئے ہو نا سیدھی راہ پر۔ لاؤ۔ اپنی کار کی چابیاں دو مجھے"...... انسپکٹر اصفہانی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"چابیاں۔ کیوں۔ تمہاری گاڑی خراب ہو گئی ہے کیا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم میرے ساتھ میری گاڑی میں چلو گے۔ تمہاری گاڑی کوئی بھی کانسٹیبل لے آئے گا"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"ایسا کرو کہ تم اپنی گاڑی کی چابیاں کانسٹیبل کو دے دو۔ تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ میں تمہیں تھانے لے چلتا ہوں۔ میری

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اسپورٹس کار ہے۔ اسے تمہارا کوئی بھی کانسٹیبل بلکہ تم خود بھی ڈرائیو نہیں کر سکو گے''...... عمران نے کہا۔ انسپکٹر اصفہانی نے سر گھما کر اس کی اسپورٹس کار کی طرف دیکھا پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوئے بشیر داد۔ ادھر آ اوئے''...... اس نے ایک کانسٹیبل کو آواز دیتے ہوئے کہا تو بشیر داد کانسٹیبل دوڑتا ہوا اس طرف آ گیا۔

''جی سر جی''...... اس نے انسپکٹر اصفہانی کو سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

''گاڑیوں سے لاشیں نکلوا کر ان سب کے روزنامچے تیار کر لینا۔ حادثے والی ساری جگہ کی تصویریں بھی بنوا لینا اور ان لاشوں سے جو بھی ملے انہیں لے کر سیدھے تھانے آ جانا۔ میں پوچھ گچھ کرنے اسے تھانے لے جا رہا ہوں۔ میری گاڑی تم ہی تھانے لے آنا''...... انسپکٹر اصفہانی نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ جائیں۔ میں یہاں سب سنبھال لوں گا جناب''...... بشیر داد نے کہا۔

''سنبھال لینا۔ نہیں تو تھانے میں تمہیں میں ایسا سنبھالوں گا کہ تم ساری عمر یاد کرو گے''...... انسپکٹر اصفہانی نے تیز لہجے میں کہا اور کانسٹیبل بشیر داد نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر اسے سیلوٹ مار دیا۔

''چلو مسٹر۔ آؤ۔ اور ہاں۔ تمہارا نام کیا ہے''...... انسپکٹر اصفہانی

کو جیسے عمران کا نام پوچھنے کا خیال آ گیا۔

''چھوڑیں جی۔ ناموں میں کیا رکھا ہے۔ تھانے چل ہی رہے ہیں۔ وہاں آپ کو میرے نام کا بھی پتہ چل جائے اور کام کا بھی''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھرے تاثرات تھے جیسے وہ انسپکٹر اصفہانی کے ساتھ کوئی بڑی اور سبق آموز شرارت کرنے کا موڈ بنا بیٹھا ہو۔ وہ دونوں تیزی سے کار کی طرف آ گئے۔

''نام بتاؤ اپنا سیدھی طرح''...... انسپکٹر اصفہانی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرا نام عبدالقدوس عرف طوطے میاں ہے جناب''...... عمران نے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ انسپکٹر اصفہانی نے بھی دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اندر آ گیا۔

عبدالقدوس عرف طوطے میاں۔ یہ کیسا نام ہے''...... انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے نیچے سیٹ سے کوئی چیز نکال لی۔ یہ ایک سیل فون تھا۔

''یہ کیا ہے''...... انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں سیل فون دیکھتے ہوئے کہا اور عمران چونک کر سیل فون دیکھنے لگا۔ اس کی کار کے دوہرے حادثے کا شکار ہونے والی کار الٹی پلٹتی ہوئی گزری تھی تو کار کی کھلی ہوئی کھڑکی سے کوئی چیز نکل کر عمران کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کار میں آ گری تھی۔ سیٹ پر کچھ گرنے کا عمران کو پتہ ضرور چلا تھا لیکن اس کی ساری توجہ چونکہ کار پر تھی اس لئے اس نے سیٹ پر گرنے والی چیز پر توجہ نہ دی تھی۔

"سیل فون ہے۔ دکھائی نہیں دے رہا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور اس سے فون جھپٹ کر سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سیل فون اس کار والے کا تھا جو اس کی جیب یا ڈیش بورڈ پر پڑا ہوگا اور کار قلابازیں کھانے کی وجہ سے کار کی کھڑکی سے نکل کر عمران کی کار میں آ گرا تھا۔

انسپکٹر اصفہانی کو اگر پتہ چل جاتا کہ یہ سیل فون حادثے کا شکار ہونے والی کار سے اس کی کار میں گرا تھا تو وہ خود ہی اس پر قبضہ جما لیتا کیونکہ سیٹ کافی قیمتی معلوم ہو رہا تھا۔

"تمہارا سیٹ ہے"...... انسپکٹر اصفہانی نے سیل فون کی طرف ندیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور کار کا انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔

"تم کرتے کیا ہو"...... انسپکٹر اصفہانی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

"بتانا ضروری ہے کیا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ بہت ضروری ہے"...... انسپکٹر اصفہانی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے ڈیش بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر

اسے کھولا اور ڈیش بورڈ میں جیسے کچھ تلاش کرنے لگا۔ اسی لمحے ڈیش بورڈ سے ایک منی پسٹل نکل کر نیچے گر گیا۔ انسپکٹر اصفہانی پسٹل دیکھ کر چونک پڑا۔ اس نے جھک کر منی پسٹل اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"تو تم اپنے پاس پسٹل بھی رکھتے ہو"...... انسپکٹر اصفہانی نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"صرف پسٹل نہیں میرے پاس، ریوالور اور مشین پسٹل بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کہاں ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری سیٹ کے نیچے ایک خفیہ خانہ ہے اس میں چھپا رکھے ہیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ لائسنس ہے تمہارے پاس"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"لائسنس۔ کیسا لائسنس"...... عمران نے کہا۔

"اسلحے کا لائسنس"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"میرے پاس تو ڈرائیونگ لائسنس بھی نہیں ہے، اسلحے کا لائسنس کہاں سے ہوگا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہوں۔ تھانے چلو پھر تم سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... انسپکٹر اصفہانی نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی پوچھ لینا لیکن ان بموں اور ڈائنا مائٹس کے بارے میں مت پوچھنا جو میں نے اپنی سیٹ کے نیچے، دروازوں کے اندر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اور کار کے مختلف حصوں میں چھپا رکھے ہیں''...... عمران نے کہا اور بموں اور ڈائنا مائٹس کا سن کر انسپکٹر اصفہانی کا رنگ اڑ گیا۔

''بم۔ ڈائنا مائٹس''...... اس نے ہکلا کر کہا۔

''ہاں۔ ایک راکٹ لانچر، منی میزائل اور چند اور تباہ کن ہتھیار بھی ہیں میرے پاس۔ دیکھنے میں تو یہ تمہیں چھوٹی اور عام سی کار دکھائی دے رہی ہو گی لیکن حقیقت میں یہ اسلحے کی چلتی پھرتی دکان ہے۔ کار میں گنجائش نہیں تھی ورنہ تمہیں توپ بھی مل جاتی''...... عمران نے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کرتے کیا ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ تباہ کن اسلحے کا سن کر اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔

''شکاری ہوں اور شکاریوں کا کام شکار کرنے کے سوا کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''شکاری''...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میں جانوروں اور پرندوں کا شکاری نہیں ہوں۔ میں انسانوں کا شکار کرتا ہوں۔ ایک آدھ شکار ہو تو اسے گولی اور خنجر سے بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے اور اگر زیادہ لوگوں کا شکار کرنا ہو تو پھر ان کے لئے بم اور ڈائنا مائٹس ہی کام آتے ہیں''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس بار انسپکٹر اصفہانی کی آنکھوں میں بے پناہ خوف ابھر آیا۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق کسی عسکریت پسند تنظیم سے ہے''۔ انسپکٹر اصفہانی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''اب میں کیا جواب دوں۔ تم خود سمجھ دار ہو انسپکٹر صاحب دانی''...... عمران نے مسکرا کر کہا اور انسپکٹر اصفہانی کانپ کر رہ گیا۔

''کک۔ کک۔ کار۔ کار روکو۔ روکو کار''...... اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''روکو۔ فوراً روکو۔ کار روکو۔ ورنہ''...... انسپکٹر اصفہانی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور عمران کے منی پسٹل کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

''اس میں گولیاں نہیں ہیں''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو انسپکٹر اصفہانی نے غصے سے منی پسٹل ڈیش بورڈ پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اپنے پہلو میں لگے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

''اس میں گولیاں نہیں ہیں تو کیا ہوا۔ میرا ریوالور بھرا ہوا ہے۔ اب روک دو کار۔ ورنہ گولی مار دوں گا''...... انسپکٹر اصفہانی نے ریوالور عمران کے سر سے لگاتے ہوئے کہا۔ ریوالور ہاتھ میں ہونے کے باوجود اس کا جسم بری طرح سے کپکپا رہا تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔

''مار دو گولی۔ مجھے کیا۔ سڑک پر کار سو میل فی گھنٹے کی رفتار

Downloaded from https://paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے بھاگ رہی ہے۔ تم مجھے گولی مارو گے تو کار آؤٹ آف کنٹرول ہو کر الٹ جائے گی۔ ایک بار یہ کار الٹی تو ایسے دھماکے ہوں گے کہ کار کے ساتھ تمہارے بھی پرخچے اڑ جائیں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی کا چہرہ خوف اور شدید پریشانی سے بگڑتا چلا گیا۔

''تت۔ تت۔ تم چاہتے کیا ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کچھ نہیں۔ مم۔ مم۔ میں کسی پولیس والے سے بھلا کیا چاہ سکتا ہوں''...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

''دد۔ دیکھو عبدالقدوس۔ تم مجھے شریف آدمی معلوم ہو رہے ہو اس لئے میں تمہیں تھانے نہیں لے جاؤں گا۔ تم کار روکو۔ میں یہیں اتر جاتا ہوں۔ تم نے جہاں جانا ہے چلے جاؤ۔ میں اپنے تھانے خود ہی چلا جاؤں گا''...... انسپکٹر اصفہانی نے ریوالور پیچھے ہٹاتے ہوئے عمران کے سامنے گڑگڑانے والے انداز میں کہا۔

''ارے۔ تم مجھے تھانے نہیں لے جاؤ گے تو وہ پوچھ گچھ''۔ عمران نے کہا۔

''کیسی پوچھ گچھ۔ کون سی پوچھ گچھ۔ جائے حادثہ پر میں نے جو بیانات لئے تھے وہی کافی ہیں۔ تم سے میں نے کیا پوچھنا ہے جب اس حادثے میں تمہارا کوئی ہاتھ ہی نہیں تھا''...... انسپکٹر اصفہانی نے زبردستی دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ اگر تم مجھے تھانے لے جا کر مجھ سے پوچھ گچھ نہیں کرو گے کہ تمہاری انوسٹی گیشن کیسے پوری ہو گی۔ ایک میں ہی تو ہوں جس سے پوچھ گچھ کرنے سے تمہاری ترقی ہو سکتی ہے۔ محکمانہ ترقی نہ سہی تو جیب کی ہی ترقی سہی''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بھاڑ میں گئی ترقی۔ بھاڑ میں گئی پوچھ گچھ۔ پلیز کار روک دو۔ مجھے بے حد گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ مم۔ مم۔ میں۔ میں''...... انسپکٹر اصفہانی نے عمران کے طنز کو سمجھتے ہوئے کہا۔

''نہیں صاحب دانی صاحب۔ اب تو یہ کار تھانے ہی جا کر رکے گی۔ میں جانتا ہوں۔ تھانے میں تم مجھے محض خانہ پری کرنے کے لئے لے جا رہے ہو۔ لین دین کے بغیر نہ تم مجھے چھوڑو گے اور نہ میری کار۔ اگر معاملہ رفع دفع کرنے کے لئے تم یہیں لین دین کرنا چاہتے ہو تو بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''لین دین۔ نن۔ نن۔ نہیں۔ میں رشوت خور نہیں ہوں۔ تم۔ تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے رشوت کا کب کہا ہے۔ میں تو لینے دینے کی بات کر رہا ہوں۔ تم مجھے تھانے میں کچھ لینے کے لئے لے جا رہے تھے۔ اب اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو تمہیں کچھ دینا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم جو مانگو گے میں دوں گا۔ میرے والٹ میں بیس ہزار کے لگ بھگ رقم ہے۔ وہ سب لے لو“...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

”نکالو والٹ“...... عمران نے کہا۔ ایک لمحے کے لئے انسپکٹر اصفہانی نے غور سے عمران کی طرف دیکھا پھر اس نے سر ہلایا اور اس نے وردی کی اوپر والی جیب سے فوراً اپنا والٹ نکال لیا۔

”یہ لو“...... اس نے کہا۔

”ڈیش بورڈ پر رکھ دو اور اپنی گھڑی بھی اتار کر رکھ دو۔ سیل فون بھی“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ لل۔ لل۔ لیکن“...... انسپکٹر اصفہانی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”وقت ضائع مت کرو انسپکٹر۔ کار کا کنٹرول میرے ہاتھوں میں ہے۔ اگر میں نے کنٹرول چھوڑ دیا تو تم انجام جانتے ہو“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ مم۔ مم۔ میں دیتا ہوں۔ سب کچھ دیتا ہوں۔ تم بس میری جان بخشی کر دو۔ پلیز“...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا اور اس نے کلائی سے ریسٹ واچ اتار کر ڈیش بورڈ پر رکھ دی پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے بھی رکھ دیا۔

”میں جہاں کار روکوں گا تم کار سے اترنے کی کوشش مت کرنا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں ایک بٹن پریس کر دوں گا۔ اس بٹن

کے پریس ہوتے ہی تم ہوا میں اڑتے نظر آؤ گے۔ وہ بھی بغیر پروں اور بغیر جسم کے اس لئے جب تک میں نہ کہوں کار سے مت نکلنا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں نکلوں گا۔ بالکل بھی نہیں نکلوں گا“...... انسپکٹر اصفہانی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اور جو میں کہوں بلا چوں چرا کئے کرتے جانا“...... عمران نے کہا۔

”کروں گا۔ بالکل کروں گا۔ میں تمہاری ہر بات مانوں گا“۔ انسپکٹر اصفہانی کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔ اس پر جیسے موت کا خوف غالب آ گیا تھا اور وہ جان بچانے کے لئے عمران کی ہر بات ماننے کے لئے تیار تھا۔

”گڈ“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ وہ کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا ہوا مین روڈ پر آ گیا۔ مین روڈ پر خاصا ٹریفک تھا اور دائیں بائیں فٹ پاتھوں پر بھی کافی لوگ آ جا رہے تھے۔

عمران نے کار دائیں طرف کرتے ہوئے فٹ پاتھ کے قریب روک دی۔ سامنے ایک فون بوتھ تھا جہاں ایک نہایت دبلا پتلا اور بوڑھا بھکاری بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے کپڑا بچھا ہوا تھا جس پر چھوٹی مالیت کے نوٹ اور سکے پڑے ہوئے تھے۔ بوڑھے بھکاری کی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ اس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا اور اس کی گردن یوں ہلتی دکھائی دے رہی تھی جیسے گردن میں ہڈی کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بجائے سپرنگ لگا ہوا ہو۔

عمران نے جھپٹ کر انسپکٹر اصفہانی کا سروس ریوالور لے لیا جو اس نے ہولسٹر میں ڈالنے کی بجائے گود میں رکھا ہوا تھا۔ اسے ریوالور لیتے دیکھ کر انسپکٹر اصفہانی کی حالت اور زیادہ پتلی ہو گئی اور وہ عمران کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

''وائلٹ سے ساری رقم نکالو۔ سیل فون سے اپنا سم کارڈ نکالو اور سم کارڈ اپنے پاس رکھ کر سب کچھ سامنے بیٹھے ہوئے بھکاری کو دے آؤ''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ وہ عمران کی جانب ترحمانہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

''جلدی کرو۔ ابھی تم نے ایک کام اور بھی کرنا ہے ورنہ تمہاری جان کی خیر نہیں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے وائلٹ اٹھایا اور اس میں سے رقم نکالی اور پھر سیل فون اٹھا کر اس میں سے سم کارڈ نکالنے لگا۔ سم کارڈ اس نے جیب میں ڈالا اور پھر اس نے کار کا دروازہ کھول دیا۔

''سب کچھ بھکاری کو دے کر واپس آ جانا۔ یاد رکھنا تم گولی سے زیادہ تیزی سے بھاگ نہیں سکو گے''...... عمران نے اس کے سامنے ریوالور لہراتے ہوئے کہا اور انسپکٹر اصفہانی ہونٹ بھینچتا ہوا کار سے باہر نکل گیا۔ فٹ پاتھ پر کافی لوگ آ جا رہے تھے۔ ان لوگوں کی موجودگی میں وہ بھکاری کے پاس جانے اور اسے بڑی

رقم، سیل فون اور ریسٹ واچ دینے کے خیال سے ہی انسپکٹر اصفہانی کی جان نکلی جا رہی تھی۔ اس نے مڑ کر ایک بار پھر عمران کی طرف رحم طلب نظروں سے دیکھا کہ شاید عمران کو اس پر رحم آ جائے لیکن عمران نے فوراً ریوالور کی نال اس کی طرف اٹھا دی اور انسپکٹر اصفہانی خوفزدہ ہو کر مڑا اور مرے مرے انداز میں بھکاری کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے بڑی رقم، سیل فون اور ریسٹ واچ بھکاری کے سامنے پڑے ہوئے کپڑے پر رکھے تو نہ صرف بھکاری بلکہ اردگرد سے گزرتے ہوئے لوگ بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ سب حیران ہو رہے تھے کہ پولیس وردی میں ملبوس انسپکٹر یہ سب کچھ بھکاری کو کیوں دے رہا ہے۔

''حضرات، حیران نہ ہوں۔ یہ تھانہ ویسٹ سٹی کے آن ڈیوٹی انسپکٹر اصفہانی ہیں۔ یہ انتہائی فرض شناس، درد مند، نیک اور رحمدل انسان ہیں۔ درد مند اور غریب افراد کی مدد کرنا ان کا شیوہ ہے اور یہ جہاں لاغر، دکھی اور ضرورت مندوں کو دیکھتے ہیں ان پر اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ اس بھکاری کو دیکھ کر بھی ان کے اندر درد کا احساس جاگ پڑا تھا اس لئے یہ یہاں رک گئے تھے اور آپ دیکھ لیں یہ کس قدر سخی دل کے مالک ہیں۔ اس بھکاری کے لئے انہوں نے نہ صرف اپنا سارا وائلٹ خالی کر دیا ہے بلکہ اپنی ریسٹ واچ اور اپنا قیمتی سیل فون بھی اس بھکاری کو دے دیا ہے۔ تاکہ وہ ان چیزوں کو بیچ کر اور رقم حاصل کر سکے''۔ عمران نے کار سے باہر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آ کر اونچی آواز میں باقاعدہ تقریر کرنے والے انداز میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی مڑ کر اسے خونی نظروں سے گھورنے لگا جبکہ لوگ انسپکٹر اصفہانی کی سخاوت دیکھ کر اور عمران کی زبانی اس کی دردمندی کا سن کر مرعوب ہو گئے اور وہ سب انسپکٹر اصفہانی کو داد دینے کے لئے تالیاں بجانے لگے۔ لوگوں کو اس طرح تالیاں بجاتے دیکھ کر انسپکٹر اصفہانی کھسیانے انداز میں مسکرانے لگا۔

"اگر ہمارے ملک میں ایسے نیک دل، ایماندار اور مخلص پولیس والے ہوں تو ہمارے ملک کی طرف بڑے سے بڑا دشمن میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا"...... ایک ادھیڑ عمر نے انسپکٹر اصفہانی کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی بالکل۔ ایسے پولیس افسروں کو دیکھ کر ان رشوت کھانے والوں کو بھی شرم آنی چاہئے جو عام لوگوں کو انصاف دلانے کا جھانسہ دے کر بڑے دھڑلے سے رشوت لیتے ہیں"...... ایک اور شخص نے کہا۔

"ہاں جناب۔ ہمارے انسپکٹر اصفہانی صاحب تو سخیوں کے سخی ہیں۔ اگر میں کہوں کہ یہ سخاوت میں حاتم طائی کے بھی باپ ہیں تو غلط نہ ہو گا۔ آپ حضرات کے ساتھ اگر خواتین نہ ہوتیں تو انسپکٹر صاحب اپنی ساری وردی بھی اتار کر اس غریب بھکاری کو دے دیتے۔ کیوں جناب"...... عمران نے انسپکٹر اصفہانی کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور انسپکٹر اصفہانی جز بز

سا ہو کر اقرار اور انکار میں سر ہلانے لگا۔ اسی لمحے کار میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اوہ۔ میری کال آ رہی ہے۔ آپ حضرات دل کھول کر اس سخی انسپکٹر کی تعریف کریں تب تک میں کال سن لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

کار میں اس سیل فون کی بیل بج رہی تھی جو حادثے کا شکار ہونے والی کار سے نکل کر اس کی کار میں گرا تھا۔ عمران نے ڈیش بورڈ سے سیل فون اٹھایا اور ڈسپلے اسکرین دیکھنے لگا۔ اسکرین پر کالنگ نمبر تھا۔ عمران نے پہلے سوچا کہ اسے کال رسیو نہیں کرنی چاہئے لیکن پھر اسے خیال آیا کہ کال اس کار والے کے کسی عزیز کی بھی ہو سکتی ہے جو ابھی اس کار حادثے سے انجان ہو گا۔ اسے کال رسیو کر کے حادثے کے بارے میں بتا دینا چاہئے۔ چنانچہ اس نے رسیونگ بٹن آن کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس"...... اس نے قدرے آہستہ آواز میں کہا۔ بات کرنے سے پہلے وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ کال کسی مرد کی ہے یا کسی خاتون کی۔

"زنجن۔ کہاں ہو تم۔ میں سمراٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"میں"...... عمران نے اتنا ہی کہا تھا کہ دوسری طرف سے اسے بولنے سے روک دیا گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''اچھا چھوڑو۔ میں اس وقت ایسی پوزیشن میں نہیں ہوں کہ تم سے زیادہ بات کروں۔ میں جو کہنے جا رہا ہوں اسے غور سے سنو''...... دوسری طرف سے سمراٹ نامی شخص نے کہا اور پھر وہ رکے بغیر مسلسل بولتا چلا گیا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا اسے سن کر عمران کی نہ صرف حیرت سے آنکھیں پھیلتی جا رہی تھیں بلکہ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے تھے۔

ایک لمبا تڑنگا، کسرتی جسم والا شوگرانی نوجوان آفس طرز کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی میز کے پیچھے بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ہلکے گرے کلر کا ٹو پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کی ہونٹوں کے اوپر پتلی پتلی سی خنجر مارکہ مونچھیں دکھائی دے رہی تھیں۔
شوگرانی کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں مگر ان آنکھوں میں تیز چمک تھی جو اس کی ذہانت کی غماز تھی۔ اس کی آنکھوں میں سوچ کی گہری لکیریں دکھائی دے رہی تھیں۔ سوچ میں ڈوبا ہوا وہ سامنے پڑی ہوئی فائل کو دیکھ رہا تھا جس پر ٹاپ سیکرٹ لکھا ہوا تھا۔ اس نے ساری فائل پڑھ کر ابھی کچھ دیر پہلے بند کی تھی۔ فائل پڑھنے میں وہ اس قدر منہمک تھا کہ ٹیبل پر پڑے پڑے اس کی کافی سرد ہو گئی تھی لیکن اس نے مگ کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ پھر فائل ختم کر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com
Downloaded from PakSociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

کے اس نے ایک طویل سانس لیا اور کافی کا مگ اٹھا لیا۔ کافی ٹھنڈی ہونے کے باوجود وہ چھوٹے چھوٹے سپ لے رہا تھا۔ اس کا ذہن چونکہ ابھی تک فائل کے سبجیکٹ میں الجھا ہوا تھا اور وہ سبجیکٹ ایسا تھا جس کا ایک ایک لفظ بے حد اہمیت کا حامل تھا اس لئے شوگرانی فائل ختم کر لینے کے باوجود ذہنی طور پر کھویا ہوا تھا جس کی وجہ سے اسے کافی کے ٹھنڈا یا گرم ہونے کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گھنٹی کی آواز سن کر شوگرانی بری طرح سے اچھل پڑا۔ جیسے یکلخت اس کی کرسی پر کانٹے اگ آئے ہوں۔ اس نے فوراً کافی کا مگ میز پر رکھا اور نیلے رنگ کے فون سیٹ کی طرف دیکھنے لگا جس کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ یہ فون پرائم منسٹر کے لئے مخصوص تھا۔ شوگرانی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''یس۔ لی ہاگ ہیئر''...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ جانتا تھا کہ نیلا فون کافرستانی پریذیڈنٹ یا پرائم منسٹر کے لئے مخصوص ہے اس فون پر اور کوئی کال کر ہی نہیں سکتا تھا اس لئے اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''پرائم منسٹر آف کافرستان اسپیکنگ''...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر کی رعونت بھری آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ حکم سر''...... شوگرانی جس کا نام لی ہاگ تھا، نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مسٹر لی ہاگ۔ آپ کو یاد ہونا چاہئے۔ آج آپ کو دیئے ہوئے وقت کا آخری دن ہے''...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں جانتا ہوں سر''...... لی ہاگ نے فوراً کہا۔

''چھ ماہ پورے ہو چکے ہیں۔ آپ کو جس گریٹ پلان پر ورک کرنے کے لئے دیا گیا تھا میں اس ورک کا رزلٹ جاننا چاہتا ہوں''...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ وہ وعدہ میں نے پورا کر دیا ہے۔ میں آپ کی کال آنے سے پہلے گریٹ پلان کی فائل کا ہی مطالعہ کر رہا تھا۔ پلان ہر لحاظ سے او کے اور فول پروف ہے۔ میں نے فائل کی مکمل سٹڈی کر لی ہے۔ اس پلان میں کوئی جھول، کوئی غلطی نہیں ہے۔ یہ ایک مکمل اور جامع پلان ہے۔ ایسا پلان جسے ہر لحاظ سے گریٹ پلان کہا جا سکتا ہے''۔ لی ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ کیا وہ فائل آپ کے پاس ہے''...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے کہا۔

''جی جناب۔ میرے سامنے ہی ٹیبل پر پڑی ہے''...... لی ہاگ نے کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"اس پر آپ نے دستخط کر دیئے ہیں"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں ابھی فائل کی سٹڈی سے فارغ ہوا ہوں۔ مکمل پلاننگ میرے ذہن میں ہے۔ میں اس کا باریک بینی سے جائزہ لے رہا تھا تاکہ اگر اس پلان میں کوئی چھوٹی سی چھوٹی غلطی بھی رہ گئی ہو تو اسے دور کیا جا سکے پھر میں فائل پر دستخط کر کے اسے لے کر خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا"...... لی ہاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب آپ اس فائل سے مطمئن ہیں یا نہیں"...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ہنڈرڈ ون پرسنٹ مطمئن ہوں جناب۔ میں ابھی فائل پر دستخط کر دیتا ہوں اور اگر آپ اجازت دیں تو فائل لے کر میں خود پرائم منسٹر سیکرٹریٹ آ جاتا ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ آ جائیں۔ لیکن پرائم منسٹر سیکرٹریٹ نہیں آپ فائل پرائم منسٹر ہاؤس میں لائیں۔ میں وہیں آپ کا منتظر ہوں"۔ دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے سر۔ میں ایک گھنٹے تک آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"ایک گھنٹہ۔ ایک گھنٹہ کیوں۔ اپنے ہیڈ کوارٹر سے ابھی نکلیں تو آپ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ سکتے

ہیں"...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ گریٹ پلان پر مکمل عملدرآمد کرنے کے لئے مجھے چند عملی اقدامات کی بھی ضرورت تھی۔ کچھ ایسے ضروری کام تھے جنہیں فائل کے ساتھ پورے کرنے بے حد ضروری تھے۔ وہ کام میں نے چند ذمہ دار فارن ایجنٹس کو دے رکھے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں ان سے بھی رپورٹس لے لوں اور پھر آپ کے پاس آؤں تاکہ اس پلان کی کامیابی پر آپ کو مکمل بریفنگ دے سکوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ فارن ایجنٹس سے رپورٹ لیں اور پھر میرے پاس آ جائیں۔ تب تک میں ایک دو ضروری کام نپٹا لیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے سر۔ تھینک یو سر"...... لی ہاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے رسیور رکھ دیا۔ لی ہاگ نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے کافی کے مگ کی طرف دیکھا اور اسے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر پھر اس نے ہاتھ روک لیا۔

"ہونہہ۔ اب تک ہاٹ کافی کولڈ کافی میں تبدیل ہو گئی ہو گی۔ اسے پینے کا کیا فائدہ"...... اس نے منہ بنا کر کہا پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور دراز میں سے ایک جدید ساخت کا نیا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر لانگ رینج تھا۔ لی ہاگ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نے پرخیال انداز میں سر ہلایا اور ٹرانسمیٹر آن کر کے اس پر ایک فارن ایجنٹ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

لی ہاگ شوگرانی نژاد کافرستانی تھا۔ اس کا باپ کافرستانی تھا جس نے ایک شوگرانی عورت سے شادی کی تھی شادی کے بعد وہ دونوں کافرستان میں ہی سیٹل ہو گئے تھے اور جب وہاں لی ہاگ کی پیدائش ہوئی تو اس عورت کو بھی کافرستان کی شہریت حاصل ہو گئی۔

لی ہاگ کا باپ کافرستان کے ایک حساس ادارے کا ڈائریکٹر جنرل تھا۔ اس کا کافرستان میں اچھا خاصا اثر و رسوخ تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کا نام بیوی کے کہنے پر لی ہاگ رکھا تھا اور اس نے لی ہاگ کی تعلیم پر بے پناہ توجہ دی تھی۔ لی ہاگ تعلیم کے معاملے میں انتہائی ذہین ثابت ہوا تھا۔ سکول اور کالج کے زمانے میں وہ ہر بار ٹاپ پوزیشن حاصل کرتا تھا۔ اس کا شوق اور تعلیمی کیریئر بنانے کے لئے اس کے باپ نے اسے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے گریٹ لینڈ بھیج دیا تھا جہاں لی ہاگ نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں اپنی تعلیم زور شور سے جاری رکھی۔ ایم ایس سی اور ڈی ایس سی کی ڈگریاں حاصل کر کے وہ وطن واپس آ گیا۔ اس کی اعلیٰ تعلیم اور اس کی ذہانت کو دیکھ کر حکومت نے اسے ٹاپ سائنسی لیبارٹری بھیج دیا تھا لیکن لی ہاگ کو پڑھائی کے ساتھ ساتھ سراغرسانی کا بے حد شوق تھا۔ وہ الفریڈ ہچکاک کے ساتھ ساتھ دیگر جاسوسی ادب پر لکھنے والوں کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا رہتا تھا۔ خاص طور پر اسے

جاسوسی کی دنیا میں جیمز بانڈ اور شرلاک ہومز اور ڈاکٹر واٹسن کے کردار بے حد پسند تھے۔ وہ ان کی طرح بہترین سراغرسان اور ایکشن کی دنیا کا ہیرو بننا چاہتا تھا۔

اپنی ذہانت اور باپ کے اثر و رسوخ کے ذریعے وہ ٹاپ لیبارٹری چھوڑ کر کافرستان کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی میں شامل ہو گیا اور پھر اس نے ٹاپ سیکرٹ ایجنسی میں رہ کر کافرستان کے لئے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ کافرستان کو لی ہاگ کی شکل میں ایک ذہین، شاطر، تیز طرار اور چالاک ایجنٹ مل گیا جس کے کام بڑے بڑے کارناموں سے کم نہیں ہوتے تھے۔ لی ہاگ نے چونکہ ٹاپ ایجنٹ کے طور پر اپنی حیثیت منوا لی تھی اس لئے اپنی صوابدید پر اس نے الگ ایجنسی بنا لی تھی۔ جسے اس نے لی ایجنسی کا نام دیا تھا۔ لی ایجنسی میں اس نے کافرستان کے چن چن کر ٹاپ ایجنٹوں کو شامل کیا تھا اور جب لی ایجنسی حرکت میں آئی تو اس نے کافرستان کی بڑی بڑی، نامور اور فعال ایجنسیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ لی ایجنسی نے نہ صرف کافرستان کے اندرونی معاملات کو سنبھال لیا تھا بلکہ بیرونی مداخلت کرنے والوں کے سامنے بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتی تھی اور خاص طور پر بیرونی مشنوں پر لی ایجنسی نے بڑی بڑی اور گرانقدر کامیابیاں حاصل کی تھیں جس سے لی ایجنسی نے ٹاپ لسٹ پر منفرد حیثیت حاصل کر لی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بڑے بڑے معاملوں میں لی ایجنسی کو ہی آگے لایا جاتا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لی ہاگ نے اپنا ایک الگ ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ اس کا ہیڈ رٹر کہاں تھا اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ لی ہاگ نے نہ اپنی ذہانت اور اپنے بڑے بڑے کارناموں سے کافرستان میں منفرد حیثیت حاصل کر رکھی تھی اس لئے حکومت وقت نے اس کی کارکردگی اور اس کے کارناموں سے خوش ہو کر اسے ریڈ اتھارٹی جاری کر دی تھی۔ ریڈ اتھارٹی کی بدولت لی ایجنسی کافرستان کی دوسری تمام ایجنسیوں سے زیادہ فعال اور بااختیار ہو گئی تھی اور لی ہاگ سوائے صدر اور پرائم منسٹر کے کسی کو جواب دہ نہیں تھا۔

لی ہاگ ذہین ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ چونکہ ذہین سائنس دان بھی تھا اس لئے اس نے اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے زبردست اور انتہائی فول پروف انتظام کر رکھا تھا۔ اس سائنسی انتظام کے تحت اس کے ہیڈ کوارٹر کو سپائی سیٹلائٹ سے بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا تھا اور اگر بالفرض کسی کو لی ہاگ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل بھی جاتا تو اس کا لی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ناممکن تھا۔ قطعی ناممکن۔

لی ہاگ ہر کام سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ سے کرتا تھا۔ کوئی بھی مشن ہو وہ اس مشن کے لئے پہلے پلاننگ کرتا تھا پھر فائل ورکنگ کرنے کے بعد وہ تمام پازیٹو اور نیگیٹو پہلوؤں پر نہایت باریکیوں سے غور کرتا تھا۔ جب اس کا بنایا ہوا پلان فول پروف پلان بن جاتا تھا تب وہ اس پر عمل کرتا تھا جو اس کی کامیابیوں کی

ضمانت ہوتی تھی۔ اس کی کامیاب پلاننگ پر حکومت نے اسے برائٹ مائنڈ ایجنٹ کا خطاب دے رکھا تھا اور واقعی لی ہاگ برائٹ مائنڈ ایجنٹ ہی تھا۔

لی ہاگ نے اس بار ہیون ویلی کے خلاف پلاننگ کی تھی۔ اسے خصوصی طور پر ہیون ویلی کا ٹاسک دیا گیا تھا تاکہ وہ ایسی پلاننگ کرے کہ جس سے ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح خود ہی کافرستان کی جھولی میں آ گرے۔ کافرستان چاہتا تھا کہ لی ہاگ کچھ ایسا کرے کہ ہیون ویلی کے باسی پاکیشیا سے الحاق اور خود مختار ریاست کا خیال تک اپنے دلوں سے نکال دیں اور حریت پسند راہنما کسی طرح ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق کرنے کا اعلان کر دیں جو بالواسطہ بھی ہو اور بلا واسطہ بھی، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ہیون ویلی کے سلسلے میں پاکیشیا ان پر سینکڑوں بار انگلیاں اٹھا چکا تھا اور ہیون ویلی کو اپنا ٹارگٹ بنا کر پاکیشیا کافرستان کا مورال دنیا کی نظروں میں کم کرتا جا رہا تھا۔ اگر ہیون ویلی کا کافرستان کے ساتھ الحاق ہو جاتا تو پاکیشیا اپنی تمام کوششوں میں ناکام ہو جاتا اور پھر پاکیشیا کو کبھی ہیون ویلی کے سلسلے میں کافرستان پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملتا۔ لی ہاگ نے یہ ٹاسک چیلنج کے ساتھ قبول کر لیا تھا اور اپنی تمام تر توجہ اسی ٹاسک پر مرکوز کر لی تھی۔ اس نے پرائم منسٹر سے چھ ماہ کا وقت لیا تھا اور اس نے چھ ماہ کے قلیل عرصے میں نہ صرف پلاننگ کرنی شروع کر دی تھی بلکہ اپنے پلان کو

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے کچھ عملی کام بھی کرنے شروع کر دیئے تھے۔ اس کا فائل ورک اور پلان مکمل تھا اور چھ ماہ کا وقت پورا ہو گیا تھا اس لئے پرائم منسٹر نے اسے خصوصی طور پر آج فون کیا تھا۔

لی ہاگ نے ٹرانسمیٹر سے چند ضروری کالیں کیں اور پھر اس نے مطمئن ہو کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ٹرانسمیٹر اس نے دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی پھر اس نے فائل کھولی اور صفحے پلٹنے لگا۔ اس نے آخری صفحہ کھولا اور پھر اس نے قلمدان سے قلم نکالا اور آخری صفحے پر دستخط کرنے لگا۔

دستخط کر کے اس نے قلم دوبارہ قلمدان میں رکھا اور فائل بند کر کے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فائل اٹھائی اور میز کے پیچھے سے نکل آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ اپنی مخصوص سیڈان کار میں پرائم منسٹر ہاؤس کی جانب اڑا جا رہا تھا۔ اگلے بیس منٹوں بعد وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں تھا۔

اس کی آمد کی اطلاع سن کر پرائم منسٹر نے اسے گیسٹ روم میں بھیجنے کی بجائے اپنے سپیشل روم میں بلا لیا۔ سپیشل روم میں پرائم منسٹر نے اس کا پرتپاک استقبال کیا اور اسے صوفے پر بٹھا کر خود دوسرے صوفے پر اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

''میں بڑی بے صبری سے تمہارا منتظر تھا''...... پرائم منسٹر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں جناب۔ اسی لئے میں بتائے وقت سے پانچ منٹ پہلے پہنچ گیا ہوں''...... لی ہاگ نے جواباً مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ یہی تو تمہاری خوبی ہے کہ تم ہر کام اپنے وقت سے پہلے کر لیتے ہو جو تمہیں دوسروں سے منفرد بناتی ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یہ خوبی میری عادت ہے جناب۔ انسان جب کسی چیز یا کسی بات کا عادی ہو جائے تو اس سے عادت چھڑائے نہیں چھوٹتی''...... لی ہاگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پرائم منسٹر ہنس پڑے۔

''اچھا وہ تمہارا پلان''...... پرائم منسٹر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''پلان مکمل ہے جناب۔ یہ رہی میرے گریٹ پلان کی فائل''...... لی ہاگ نے کہا اور اس نے کوٹ کے اندرونی حصے سے فائل نکالی اور اٹھتے ہوئے بڑے ادب سے فائل پرائم منسٹر کی طرف بڑھا دی۔ پرائم منسٹر نے اس سے فائل لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگے۔ فائل میں دس سے زائد پرنٹنڈ پیپر تھے۔

''اس فائل کو میں بعد میں دیکھوں گا۔ تم بتاؤ۔ تم نے ایسا کیا گریٹ پلان بنایا ہے جس سے تمہیں یقین ہے کہ ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آ گرے گی اور اس پر پوری دنیا اور خاص طور پر پاکیشیا کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... پرائم

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

منسٹر نے فائل بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور لی ہاگ انہیں گریٹ پلان کے بارے میں تفصیلات بتانے لگا۔ پلان سنتے ہی پرائم منسٹر کی آنکھیں چمکتی جا رہی تھیں اور ان کا چہرہ یوں کھل رہا تھا جیسے گلاب کھلتا ہے۔

''ویل ڈن لی ہاگ۔ ویل ڈن۔ تم نے واقعی زبردست اور انتہائی شاندار پلان بنایا ہے۔ ایسا پلان جو بجا طور پر گریٹ پلان ہے۔ ویل ڈن''...... پرائم منسٹر نے سارا پلان سن کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو سر۔ اس پلان کے لئے میں نے دن رات ایک کر دیا تھا۔ جب تک میں نے اس پلان کے ہر باریک سے باریک اور منفی پہلوؤں کا جائزہ نہیں لے لیا تھا اس وقت تک میں نے چین نہیں لیا تھا۔ آج میں نے اس پلان کو آخری ٹچ دیا اور اسے مکمل کر کے آپ کے پاس لے آیا ہوں۔ میں نے اس پلان پر عملدرآمد کے لئے پہلے سے ہی کام شروع کر لیا تھا لیکن اب گریٹ پلان پر آپ کی اور جناب صدر محترم کی باقاعدہ اجازت مل جائے تو میں گریٹ پلان پر باقاعدگی سے کام کرنا شروع کر دوں گا''...... لی ہاگ کہتا چلا گیا۔

''تمہارا یہ پلان میرے نزدیک مکمل اور قطعی فول پروف پلان ہے اور جب تم اس پلان پر کام کرو گے تو مجھے یقین ہے کہ اس کا ہمیں سو فیصد رزلٹ ملے گا اور کامیابی ہماری ہی ہو گی۔ صرف

ہماری''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ اس پلان میں ناکامی کی ایک فیصد بھی گنجائش نہیں ہے۔ ہر کام اپنے طریقے اور اپنے وقت پر ہو گا۔ اس پلان کی کامیابی تاریخی کامیابی ہو گی، پوری دنیا کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی کے عوام کو اور خاص طور پر پاکیشیا کو بھی بالآخر یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ ہیون ویلی کافرستان کا علاقہ تھا، ہے اور ہمیشہ کافرستان کا ہی حصہ رہے گا کیونکہ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے جو اس سے کسی بھی طرح جدا نہیں ہو سکتا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ہاں۔ اور کافرستان کی یہ کامیابی تمہاری مرہون منت ہو گی لی ہاگ۔ آج مجھے فخر ہے کہ تم کافرستانی ہو، کل ہر کافرستانی کو تم پر فخر ہو گا اور تاریخ میں اس کامیابی کو تمہارے نام سے ہی منسوب کیا جائے گا۔ ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق کا سہرا تمہارے سر ہو گا۔ برائٹ مائنڈ ایجنٹ لی ہاگ کے سر''...... پرائم منسٹر نے کہا اور پرائم منسٹر سے اپنے لئے تعریفی الفاظ سن کر لی ہاگ کا چہرہ جگمگا اٹھا۔

''یہ آپ کی محبت ہے جناب ورنہ میں اس قابل کہاں''...... لی ہاگ نے کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں لی ہاگ۔ حقیقت، حقیقت ہوتی ہے۔ اسے کسی طور پر جھٹلایا نہیں جا سکتا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''تھینک یو سر۔ تھینک یو ویری مچ''...... لی ہاگ نے کہا اور

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پرائم منسٹر مسکرا دیئے۔

''اس پلان میں مجھے بظاہر کوئی خامی دکھائی نہیں دیتی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک کانٹا ہے جو مجھے کھٹک رہا ہے۔ اگر علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے اس منصوبے کی بھنک مل گئی تو وہ شیر سے زیادہ خونخوار اور موت سے زیادہ بھیانک ہو جائیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''آپ ان کی فکر نہ کریں جناب۔ میں نے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یہاں آمد کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔ پہلے تو میری یہی کوشش ہوگی کہ ہمارے اس منصوبے کی بھنک انہیں نہ ملے۔ اس کے باوجود اگر انہیں گریٹ پلان کا پتہ چل جاتا ہے تو وہ لامحالہ یہاں آنے کی کوشش کریں گے۔ گریٹ پلان پر عمل کرنے کے لئے میں نے اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر کو مرکز بنایا ہے۔ انٹرنیشنل آزادی کانفرنس ہونے تک سب کام لی ہیڈ کوارٹر میں ہوگا جہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا میری مرضی کے بغیر ہوا کا جھونکا بھی اندر نہیں آ سکتا۔ ان کے لئے میرا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا ناممکن ہوگا۔ قطعی ناممکن۔ اس کے علاوہ انہیں پیش قدمی سے روکنے کے لئے بھی میں نے ایڈوانس کام کیا ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کے لئے میں نے ایک سپیشل فورس بنائی ہے جو ڈی فورس یعنی ڈیتھ فورس کہلاتی ہے۔ ڈی فورس کافرستان کے اندر اور سرحدوں کی خاص نگرانی کرے گی اور ان تمام جگہوں پر

تعینات ہو گی۔ جہاں سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے آنے کا چانس ہو سکتا ہے۔ ڈی فورس ہر طرح کے اسلحے سے مسلح ہے اور میں انہیں سپیشل اتھارٹی جاری کروں گا جس کی رو سے وہ ہر مشکوک آدمی کو آن سپاٹ ہلاک کر سکیں گے۔ ڈی فورس کے پاس جدید گلاسز بھی ہوں گے جن سے وہ کسی بھی میک اپ کو آسانی سے چیک کر لیں گے۔ اس کے علاوہ میں ڈی فورس کو اپنے بنائے ہوئے چند ایسے سائنسی آلات بھی دوں گا جن سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے مارک کر لیں گے۔ مزید ان کی فون کالوں اور ٹرانسمیٹر کالوں کی چیکنگ کا بھی میں خصوصی انتظام کروں گا۔ ریڈیو سنٹر میں، میں ایک ایسا ڈی کوڈ سسٹم لگاؤں گا جو دنیا کی جدید اور قدیم زبانوں کو آسانی سے ڈی کوڈ کر سکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی جس زبان میں بھی بات کریں گے ہم آسانی سے ان کے کوڈز ڈی کوڈز میں تبدیل کر لیں گے اور پھر میں نے ایسی منصوبہ بندی کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آ کر جس تحریک آزادی کے راہنما سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے تو مجھے فوراً ان کی اطلاع مل جائے گی۔ میں نے تحریک آزادی اور جرائم پیشہ افراد کی ایک مکمل لسٹ تیار کر لی ہے جن سے عمران اکثر روابط کرتا رہتا تھا۔ ان تمام افراد کے ساتھ ڈی فورس کے افراد جڑے ہوئے ہیں جو ان کی ایک ایک لمحے کی مجھے رپورٹ دیتے رہیں گے اور عمران اور اس کے ساتھی جس سے بھی ملیں گے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہ خود کو مجھ سے چھپا نہیں سکیں گے“...... لی ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن۔ آپ واقعی جینئس ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے پہلے سے ہی یہ سارے انتظام کر لئے جائیں اور ان کے یہاں آنے کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں تو وہ واقعی قطعی طور پر بے بس ہو جائیں گے۔ آپ کی ڈیتھ فورس قدم قدم پر ان کے لئے موت کے جال پھیلا سکتی ہے جو انہیں آگے بڑھنے کا ایک انچ کا بھی راستہ نہیں دیں گے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”یس سر۔ ایسا ہی ہو گا۔ اس بار انہیں کافرستان میں آنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا اور اگر وہ یہاں آ گئے تو ڈی فورس کی شکل میں وہ ہر جگہ موت اپنے سامنے پائیں گے“...... لی ہاگ نے کہا۔

”گڈ۔ مجھے آپ کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ ہے۔ میں جانتا ہوں آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو کہتے ہیں اس پر عمل کرنا بھی بخوبی جانتے ہیں۔ بہرحال میں فائل آج ہی جناب پریذیڈنٹ کے پاس لے جاؤں گا۔ ان سے ضروری ڈسکس کرنے کے بعد میں گریٹ پلان کی باقاعدہ منظوری لے کر فائل پر ان کے دستخط کراؤں گا اور پھر خود بھی فائل پر دستخط کر کے اسے آپ کے پاس بھجوا دوں گا تب تک آپ گریٹ پلان پر جزوی طور پر عمل کرتے رہیں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ تھینک یو“...... لی ہاگ نے کہا۔

”آپ کے پاس پہلے ہی ریڈ اتھارٹی موجود ہے۔ ریڈ اتھارٹی کے تحت کافرستان کی تمام ایجنسیاں آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں گی۔ سول اور فوجی ایجنسیوں کو میں ایک سرکلر جاری کر دیتا ہوں۔ اس سرکلر کے تحت آپ کے ساتھ اور آپ کی ڈی فورس کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے گا۔ کسی بھی مرحلے پر آپ کو اور آپ کی ڈی فورس کو جس چیز کی بھی ضرورت ہو گی تمام متعلقہ ادارے آپ کو ہر طرح کی سہولیات دینے کے لئے پابند ہوں گے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”یس سر۔ آپ ایسا سرکلر ضرور جاری کریں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہو سکتا ہے مجھے کبھی بھی اور کہیں بھی کسی سول یا فوجی اداروں کی ضرورت پڑ جائے“...... لی ہاگ نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ صدر مملکت سے ڈسکس کے بعد میں پہلا کام یہی کروں گا“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”او کے سر۔ تھینک یو سر“...... لی ہاگ نے کہا اور پھر وہ پرائم منسٹر سے اجازت لے کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پرائم منسٹر بھی اٹھے، انہوں نے لی ہاگ سے ہاتھ ملایا اور پھر لی ہاگ انہیں سلام کرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا مطلب۔ سرسلطان کی ویڈیو فلم بنا لی گئی ہے۔ لیکن کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سمراٹ نامی جس شخص نے عمران کو نرنجن سمجھ کر بات کی تھی اس نے کہا تھا کہ سیکرٹری داخلہ سرسلطان کی جو ویڈیو فلم بنائی گئی ہے اس کے کلپس وہ جلد سے جلد ہیڈ کوارٹر منتقل کر دے۔ اس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ اب صرف سرسلطان کی ویڈیو فلم بنانے کا کام باقی ہے۔ سمراٹ نے نرنجن کو بتایا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پر موجود ہے اور اگلے دس منٹ بعد وہ اپنا کام لے کر کافرستان واپس جا رہا ہے اور نرنجن بھی اپنا کام مکمل کر کے جلد سے جلد کافرستان پہنچ جائے۔

یہ سب حیرت انگیز اور انتہائی انوکھی باتیں تھیں جسے سن کر عمران پریشان سا ہو گیا تھا۔ خاص طور پر سرسلطان کی ویڈیو فلم بنانے کا سن کر اسے غصہ آ رہا تھا کہ کافرستانیوں کو ایسی کیا ضرورت آن

پڑی ہے کہ وہ باقاعدگی سے سرسلطان کی ویڈیو فلم بنا رہے ہیں۔ سمراٹ نامی شخص نے اپنا کون سا کام مکمل کیا ہے کہ وہ واپس کافرستان جا رہا ہے اور اس نے نرنجن کو بھی جلد کافرستان آنے کی ہدایات دی تھیں۔ یہ نرنجن وہی ہو سکتا ہے جس کی کار دوسری کار کی ٹکر سے ہوا میں بلند ہو کر الٹتی پلٹتی ہوئی عمران کی کار کے اوپر سے گزر کر دوسری طرف جا گری تھی اور کار کے الٹنے پلٹنے سے نرنجن کا فون عمران کی کار میں آ گرا تھا۔

"میں نے تمہارے کہنے پر اپنا سب کچھ اس بھکاری کو دے دیا ہے۔ اب تو مجھے جانے دو"...... اچانک عمران نے انسپکٹر اصفہانی کی آواز سنی جو نہ جانے کب اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر یتیمی برس رہی تھی۔ عمران نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے لوگوں کی موجودگی کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو وہ اسے شوٹ کر دے گا اس لئے انسپکٹر اصفہانی نے وہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی اور مرے مرے قدم اٹھاتا ہوا عمران کے پاس آ کھڑا ہو گیا تھا۔

عمران کا ارادہ ابھی اسے مزید ستانے کا تھا لیکن اس فون کال نے اسے واقعی پریشان کر دیا تھا۔ کال کرنے والے کا واضح تعلق کافرستان سے تھا اور جسے کال کی گئی تھی اس کا نام بھی کافرستانیوں جیسا ہی تھا۔

"بیٹھو۔ کار میں بیٹھو"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی ہونٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کاٹتا ہوا کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ عمران بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے فوراً کار آگے بڑھا دی۔

"جائے حادثہ سے تم نے لاشیں کہاں بھجوائی ہیں"..... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سول ہسپتال میں۔ لاشوں کا پہلے پوسٹ مارٹم کرایا جائے گا پھر انہیں سرد خانے میں رکھ دیا جائے گا اور جب کوئی ان کی شناخت کے لئے آئے گا تو لاشیں ان کے حوالے کر دی جائیں گی"..... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"اوکے۔ یہ بتاؤ کہ جو کار اچھل کر دوسری طرف گری تھی اس کار کے نوجوان کا حلیہ کیا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"حلیہ۔ اس کار والے کا میں حلیہ کیسے بتا سکتا ہوں۔ کار الٹ کر گری تھی جس سے نوجوان کی لاش بری طرح مسخ ہو چکی تھی۔ لاش ناقابل شناخت ہو گئی تھی"..... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"یہ تو بتا سکتے ہو نا کہ اس نے لباس کون سا پہن رکھا تھا۔ اس کا رنگ کیا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"اس نے جینز اور سرخ شرٹ پہن رکھی تھی۔ پینٹ شاید خون سے سرخ ہوئی تھی لیکن بہرحال شرٹ سرخ ہی تھی"..... انسپکٹر اصفہانی نے تذبذب کے عالم میں کہا۔ وہ عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ عمران اس سے یہ سب کیوں پوچھ رہا ہے۔

"کسی اور نے تو جینز نہیں پہن رکھی تھی"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ جینز والا وہی نوجوان تھا"..... انسپکٹر اصفہانی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ڈیش بورڈ سے سیل فون اٹھا کر سول ہسپتال کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس۔ پی اے ٹو ایم ایس"..... دوسری طرف سے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میری ایم ایس سے بات کراؤ"..... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس کا سخت لہجہ سن کر انسپکٹر اصفہانی اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔

"کون صاحب بات کریں گے"..... دوسری طرف سے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل فرام ملٹری انٹیلی جنس"..... عمران نے کہا اور ملٹری انٹیلی جنس کے ڈپٹی ڈائریکٹر کا سن کر انسپکٹر اصفہانی کا رنگ زرد ہو گیا اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی جانب دیکھنے لگا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن پلیز"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"یس۔ ایم ایس ہیئر"..... چند لمحوں کے بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"آپ کا نام"..... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

"ڈاکٹر عاشر جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ شاید پی اے نے اسے بتا دیا تھا کہ ان سے کون بات کرنا چاہتا ہے اس لئے ایم ایس ڈاکٹر عاشر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ڈاکٹر عاشر صاحب۔ میں ملٹری انٹیلی جنس کا ڈپٹی ڈائریکٹر قمرالحسن بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی خوف سے حلق میں تھوک نگل کر رہ گیا۔

"یس سر۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے ایم ایس نے کہا اور عمران اسے اس حادثے کی تفصیل بتانے لگا جو اس کے سامنے ہوا تھا۔

"ان لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے آپ کے ہسپتال بھجوایا جا رہا ہے۔ ان میں سے ایک نوجوان کی لاش ایسی ہے جس نے جینز پہن رکھی ہے۔ آپ اس لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں کریں گے۔ اس لاش کا پوسٹ مارٹم فاروقی ہسپتال میں ہو گا۔ میں ابھی فاروقی ہسپتال بات کر کے ڈاکٹر فاروقی کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ کسی کو لاش لینے کے لئے بھیج دیں گے۔ آپ اس نوجوان کی لاش ان کے ہینڈ اوور کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ جیسا آپ کہیں"...... دوسری طرف سے ایم ایس نے کہا۔

"اس سلسلے میں ڈاکٹر فاروقی بھی خود آپ سے بات کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ او کے سر"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر عاشر نے کہا اور عمران نے جواباً او کے کہہ کر فون آف کر دیا۔

"سس۔ سس۔ سر۔ آ۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔ آپ۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... انسپکٹر اصفہانی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے بتا دیتا تو کیا آپ ننگے پاؤں دوڑ کر میرے لئے پھولوں کا گلدستہ لے آتے کیا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ ساتھ ہی وہ فاروقی ہسپتال کے نمبر پریس کر رہا تھا۔

"یس۔ یس سر۔ مم۔ میرا مطلب ہے نو سر۔ وہ میں۔ میں"...... انسپکٹر اصفہانی نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر فاروقی بول رہا ہوں۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر فاروقی کی اخلاق بھری آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فاروقی صاحب۔ آپ فوراً سول ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر عاشر کو کال کریں۔ سول ہسپتال میں ایک نوجوان کی لاش ہے۔ آپ اس لاش کا فوری طور پر اپنے ہسپتال میں ٹرانسفر کرانے کا بندوبست کریں۔ میں تھوڑی دیر بعد وہاں خود آ کر آپ کو بتاؤں گا کہ اس لاش کا کیا کرنا ہے"...... عمران نے ڈاکٹر فاروقی کو اپنا نام بتاتے ہوئے بغیر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران بیٹا تم۔ کس کی لاش ہے"...... دوسری طرف سے

Downloaded from https://paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ڈاکٹر فاروقی نے اس کی آواز پہچان کر کہا۔

"یہ سب میں آپ کو وہیں آ کر بتاؤں گا۔ آپ پہلے لاش منگوا لیں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی انتظامات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

"اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور اس نے ڈاکٹر فاروقی سے رابطہ ختم کر دیا پھر عمران تیسری مرتبہ نمبر پریس کرنے لگا۔ انسپکٹر اصفہانی اس سے کچھ کہنے لگا تھا لیکن پھر وہ اسے دوبارہ نمبر پریس کرتے دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے لاطینی زبان میں کہا تاکہ انسپکٹر اصفہانی اس کی باتیں نہ سمجھ سکے۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواباً لاطینی زبان میں کہا۔ عمران کی لاطینی زبان سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے پاس یقیناً کوئی موجود ہے۔

"ہاں۔ میری بات دھیان سے سنو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے عمران کی سنجیدہ آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران جب حد سے زیادہ سنجیدہ ہوتا ہے تو ضرور کوئی اہم معاملہ ہوتا

تھا اور اس سنجیدگی میں عمران اسے صرف ہدایات ہی دیتا تھا۔ عمران نے اسے حادثے کی تفصیل کے ساتھ حادثے کا شکار ہونے والے نرنجن نامی نوجوان کے سیل فون پر آنے والی کال کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"تم فوراً ایئر پورٹ پر کال کرو اور کافرستان یا براستہ کافرستان دوسرے ممالک میں جانے والی فلائٹس رکوا لو۔ ٹیم ایئر پورٹ پر بھیجو۔ میں تمہیں ایک نمبر سینڈ کرتا ہوں۔ اس نمبر کو ٹریکنگ سسٹم سے ٹریس کرو۔ جس کے پاس نمبر ہے وہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔ اس کے علاوہ تم ممبران کو ہدایات دے دو کہ وہ کراس وژنل گلاسز والے چشمے ساتھ لے جائیں۔ کراس وژنل گلاسز والے چشموں کی مدد سے وہ میک اپ میں موجود کسی بھی آدمی کو چیک کر سکتے ہیں۔ مجھے ہر صورت میں سمراٹ نامی شخص چاہئے۔ ممبران سے کہنا کہ وہ اس آدمی کو ٹریس کر کے دانش منزل پہنچا دیں۔ میں وہاں آ کر خود اس سے پوچھ گچھ کروں گا"...... تفصیل بتانے کے بعد عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایئر پورٹ انتظامیہ سے بات کر کے بیرون ملک جانے والی تمام فلائٹس کو رکواتا ہوں اور ممبران کو کال کر کے انہیں فوری طور پر ایئر پورٹ بھیج دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے۔ میں تھوڑی دیر تک پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اور اس نے بلیک زیرو سے رابطہ ختم کر دیا۔

"سر۔ یہ آپ کس زبان میں بول رہے تھے"...... انسپکٹر اصفہانی نے اسے فون آف کر کے ڈیش بورڈ پر رکھتے دیکھ کر کہا۔

"میں قدیم افریقی زبان میں بات کر رہا تھا۔ ہمارے چیف صاحب اس زبان کے علاوہ دوسری کوئی زبان نہیں سمجھتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ملٹری انٹیلی جنس کے چیف افریقی نژاد ہیں"۔ انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر افریقہ میں چوہے پائے جاتے ہیں تو ایسا ہی سمجھ لو"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔ بلیک زیرو کو ہدایات دینے اور اس کے ساتھ سیکرٹ سروس کے ممبران کو ذمہ داری دینے کے بعد وہ قدرے فریش ہو گیا تھا۔

"چوہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سمجھ بھی نہیں سکتے اس لئے اپنی کھوپڑی کی بیٹریاں زیادہ استعمال نہ کرو ورنہ بیٹریوں کے ساتھ ساتھ تمہارا بھی فیوز اڑ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جناب۔ آپ اس لاش کا کیا کرنا چاہتے ہیں جسے آپ نے خصوصی طور پر سول ہسپتال سے فاروقی ہسپتال میں ٹرانسفر کرنے کی ہدایات دی ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے پوچھا۔

"میں آدم خور ہوں"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی بے اختیار چونک پڑا۔

"آدم خور"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"ہاں۔ حادثے میں جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ان میں ایک ہی نوجوان آدمی تھا اور میں صرف نوجوانوں کی لاشیں کھاتا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ انسپکٹر اصفہانی چند لمحے حیرت سے منہ پھاڑے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ شاید مذاق کر رہے ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں بھائی۔ میں تم سے مذاق کیوں کرنے لگا۔ تم میرے پھوپھا زاد ہو کیا"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی کی ہنسی کو فوراً بریک لگ گئے۔

"سوری سر۔ آئی ایم ریئلی ویری سوری"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"سوری کو چھوڑو اور میری بات دھیان سے سنو۔ اگر تمہارے پاس کوئی نوٹ بک ہے تو نکالو اور میری بات نوٹ کر لو"...... عمران نے ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیں۔ میں سن رہا ہوں"...... انسپکٹر اصفہانی نے سنجیدگی سے کہا۔

"صرف سنو گے۔ نوٹ نہیں کرو گے۔ خیر، تو مسٹر۔ مسٹر نہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

انسپکٹر صابن دانی صاحب۔ آپ پولیس والے ہیں۔ آپ کی ڈیوٹی لوگوں کے جان و مال کا تحفظ ہوتا ہے۔ اگر آپ لوگ عام آدمیوں سے خوش اخلاقی اور محبت سے پیش آئیں تو ہر آدمی نہ صرف آپ کی عزت کرے گا بلکہ قانون کی بالا دستی کے لئے آپ کو سر آنکھوں پر بھی بٹھائے گا۔ آپ لوگوں سے ناروا سلوک کریں گے اور دفتروں میں بیٹھ کر مجرموں اور بے گناہ لوگوں کو ایک ہی پلڑے میں تولیں گے تو ان کی نظروں میں آپ کی کیا عزت رہ جائے گی۔ آپ کا شہنشاہانہ انداز، مجرموں کی پشت پناہی کرنا، رشوت لینا اور انصاف کرنے کی بجائے بے گناہ افراد کی تذلیل کرنا اگر ختم نہ ہوا تو ایک روز ایسا آئے گا کہ ہر انسان قانون اپنے ہاتھوں میں لے لے گا اور جس روز عام آدمی نے قانون کو ہاتھ میں لینا شروع کر دیا تو نہتا ہونے کے باوجود آپ جیسے مسلح آفیسروں کو اٹھا کر سمندر برد کر دے گا۔ جہاں آدم خور مچھلیاں نہ آپ کا گوشت چھوڑیں گی اور نہ ہڈیاں۔ اس لئے بہتر ہے کہ خود کو ایسا وقت آنے سے پہلے ہی سدھار لیں۔ آپ نے میرے ساتھ عام آدمی سمجھ کر جو سلوک کیا تھا اسے دیکھ کر میرا دل تو چاہ رہا تھا کہ آپ کی وردی اتروا دوں اور آپ کو شہر کی تمام سڑکوں اور بازاروں میں دوڑاتا ہوا آپ کو تھانے لے جاؤں لیکن آپ کا وہ جارحانہ انداز میرے لئے تھا اس لئے میں آپ کو اس بار معاف کر رہا ہوں لیکن آج کے بعد آپ ہر وقت میری نظروں میں رہیں گے۔ اگر آپ کا حاکمانہ انداز ختم نہ

ہوا۔ آپ نے اپنی ڈیوٹی فرض سمجھ کر پوری نہ کی اور بے گناہ لوگوں کو پریشان کیا تو پھر میں آپ کو واقعی گولی مارنے سے بھی نہیں ہچکچاؤں گا۔ آپ کو اگر سمجھ آ گئی تو میرے خیال میں آج آپ کے لئے اتنا ہی سبق کافی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ نے اس بھکاری کو جو کچھ دیا ہے اس کے پاس دوبارہ نہیں جائیں گے اور نہ ہی اس سے اپنا سامان اور رقم واپس لیں گے“...... عمران نے لمبی چوڑی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ انسپکٹر اصفہانی خاموشی سے اور سر جھکائے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر واقعی شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے عمران کی باتوں نے اس کی آنکھیں کھول دی ہوں۔

”یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں اپنی ڈیوٹی پوری ایمانداری سے اور فرض سمجھ کر نبھاؤں گا۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو میری طرف سے شکایت کا کبھی کوئی موقع نہیں ملے گا“...... انسپکٹر اصفہانی نے دھیمے لہجے میں کہا جیسے واقعی اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا ہو۔

”سچا وعدہ کر رہے ہو یا سیاسی بیان دے کر مجھے ٹرخا رہے ہو“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”نہیں جناب۔ آپ کی باتیں میرے دل کو لگی ہیں۔ مجھے احساس ہو گیا ہے کہ پولیس والوں کو ایسا نہیں ہونا چاہئے جیسا میں ہوں۔ اس لئے میں اب خود کو بدلنے کی کوشش کروں گا اور اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کوشش کے لئے میں آپ سے وعدہ کر رہا ہوں''...... انسپکٹر اصفہانی نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا ضمیر ابھی زندہ ہے۔ میری چھوٹی سی تقریر نے آپ کا ذہن بدل دیا ہے اور آپ کوشش کرنے کا وعدہ کر رہے ہیں۔ یہ واقعی بہت اچھی بات ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ہر انسان میں اچھا اور برا انسان موجود ہوتا ہے۔ کبھی اچھا آدمی برے آدمی پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی برے آدمی پر اچھا آدمی حاوی ہو جاتا ہے جسے ضمیر کہا جاتا ہے اور جس انسان کا ضمیر جاگ جائے اس پر دوبارہ برائی کبھی غالب نہیں آتی۔ کبھی بھی نہیں''...... انسپکٹر اصفہانی نے جذباتی لہجے میں کہا اور عمران نے کار فوراً سڑک کے کنارے پر لے جا کر روک دی۔

''تم پر اچھے آدمی کا کچھ زیادہ ہی اثر ہو گیا ہے بھائی جو اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو۔ اس سے پہلے کہ اب تم اچھے اور برے آدمی پر مجھے لیکچر دینا شروع کر دو اب تم میری کار سے اتر جاؤ۔ کوئی ٹیکسی لو اور اپنے تھانے پہنچ جاؤ۔ وہاں جا کر جسے مرضی لیکچر دیتے رہنا''...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی پھیکی ہنسی ہنستا ہوا کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں جناب۔ آپ نے آج مجھے نئی زندگی دی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے

مشکور ہوں''...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

''تھینک یو۔ تھینک یو۔ اور ہاں۔ میرے جانے کے بعد اپنی پتلون کی بائیں جیب دیکھ لینا۔ اور یہ رہا تمہارا ریوالور۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کار آگے بڑھا دی جبکہ اس کی باتیں سن کر انسپکٹر اصفہانی ہکا بکا رہ گیا تھا۔ عمران نے اس کے چہرے پر واقعی ندامت کے تاثرات دیکھ لئے تھے اس لئے اس نے انسپکٹر اصفہانی کے کار میں سے اترنے سے پہلے نہایت ہی صفائی سے اپنی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس کی جیب میں ڈال دی تھی تاکہ وہ واقعی بھکاری کے پاس جا کر اسے دی ہوئی رقم، گھڑی اور سیل فون واپس نہ لے سکے۔

عمران کار مختلف راستوں سے گزارتا ہوا دانش منزل آ گیا۔ اس نے دانش منزل کے گیٹ پر کار روک کر مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں کے بعد گیٹ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے ہی عمران کار اندر لے گیا اور اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ عمران کے اندر آتے ہی گیٹ خودبخود بند ہو گیا تھا۔

عمران کار سے نکلا اور پھر وہ تھوڑی دیر بعد آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔ عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا، بلیک زیرو اس کے احترام میں فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میرے بھائی۔ کھڑے ہوتے ہو تو اور کچھ نہیں تو کلاس اسٹینڈ اپ ہی کہہ لیا کرو''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے مسکراتے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

''کسی دن میٹنگ روم میں جب تمام ممبران ہوں گے اور بعد میں آپ انٹر ہوں گے تو میں آپ کے لئے کلاس اسٹینڈ اپ بھی کرا دوں گا''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے لئے سب کھڑے ہو گئے تو میرا بیٹھنا مشکل ہو جائے گا۔ بھانڈا پھوٹتے ہی انہوں نے مجھے مار مار کر گنجا کر دینا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔

''اچھا۔ ممبران کی طرف سے کوئی رپورٹ''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ انہیں وہ آدمی مل گیا ہے جس کی تلاش کے لئے انہیں بھیجا گیا تھا۔ آپ کا حکم ملتے ہی میں نے اعلیٰ حکام سے بات کر کے تمام انٹرنیشنل فلائٹس کو رکوا لیا تھا۔ پندرہ منٹوں کے بعد کافرستان کے لئے ایک فلائٹ جانے والی تھی۔ ایئر پورٹ انتظامیہ نے فلائٹ میں فنی خرابی کا بہانہ کر کے فلائٹ کو مزید آدھے گھنٹے کے لئے روک لیا تھا۔ اسی طرح یوکرائن اور جنوبی افریقہ اور چند دوسری فلائٹس کو بھی مختلف وجوہات کے بہانے سے روانگی کا ٹائم ٹیبل بدل دیا گیا تھا۔ ممبران ایئر پورٹ پہنچے اور انہوں سے کراس وژنل گلاسز والے چشموں اور جدید ٹریکر آلات کی مدد سے وہاں سرچنگ شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں انہیں اس آدمی کا پتہ چل گیا جس کے پاس مطلوبہ نمبر کا سیل فون تھا۔ اس نے سیل فون آف کر

رکھا تھا لیکن جدید ٹریکر ٹیکنالوجی کے باعث اسے فوراً ہی مارک کر لیا گیا تھا اور وہ آدمی میک اپ میں بھی تھا۔ اس کا میک اپ کراس وژنل گلاسز والے چشموں سے ممبران نے چیک کیا تھا۔ فلائٹ کی تاخیر سے وہ بے چین اور پریشان تھا۔ ممبران نے اس پر ڈائریکٹ ایکشن لینے کی بجائے اس کی نگرانی شروع کر دی تاکہ وہاں اس کا کوئی اور ساتھی بھی ہو تو اس کے بارے میں پتہ چلایا جا سکے لیکن وہ وہاں اکیلا تھا۔ جب ممبران کو وہاں اس کے کسی دوسرے ساتھی کے نہ ہونے کا یقین ہو گیا تو صفدر نے اس پر بلو پائپ سے ایک سوئی مار دی جس سے وہ آدمی بے ہوش ہو کر گر گیا تھا۔ سوئی پر زہر لگا ہوا تھا جو انسان کو ہلاک تو نہیں کرتا لیکن جسے سوئی لگ جائے وہ طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

ممبران ایئر پورٹ پر چونکہ افراتفری نہیں مچانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے یہ اقدام کیا تھا۔ اس آدمی کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر ممبران اس پر لپکے اور اسے چیک کرنے لگے پھر ممبران نے وہاں موجود لوگوں کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ اس نوجوان کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔ اسے فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔ وہاں ایمبولینس منگوائی گئی اور اس آدمی کو وہاں سے فوراً نکال لیا گیا۔ اب وہ یہاں لا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کون کون گیا تھا ایئر پورٹ''...... عمران نے پوچھا۔

''جولیا سمیت میں نے وہاں سب کو ہی بھیج دیا تھا کیونکہ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آدمی کے وہاں اور ساتھیوں کے ہونے کا خدشہ ہوسکتا تھا اس لئے ان سب کا وہاں ہونا ضروری تھا تاکہ وہ سب اس کے ساتھیوں کی مزاحمت کو روک سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل بجی تو بلیک زیرو نے فوراً ایک سکرین آن کر دی۔ سکرین پر بیرونی گیٹ کا منظر ابھر آیا۔ باہر ایک وین موجود تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا تھی۔

کال بیل چوہان نے بجائی تھی جو وین کے پچھلا دروازہ کھول کر باہر آیا تھا۔ یہ وین ایمبولینس جیسی ہی تھی جس کا ہوٹر اور اسٹکرز ممبران نے راستے میں ہی کہیں اتار دیئے تھے۔ بلیک زیرو نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو گیٹ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے ہی صفدر وین اندر لے آیا پھر وہ سب وین سے باہر نکلے اور انہوں نے وین کے پچھلے حصے سے ایک اسٹریچر کھینچ کو باہر نکال لیا جس پر ایک مقامی نوجوان بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

''اسے ڈارک روم میں پہنچا دو''...... بلیک زیرو نے ایک بٹن دبا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔ ممبران نے اس کی آواز سن لی تھی۔ صفدر اور تنویر نے نوجوان کو اسٹریچر سے اٹھایا اور اسے لے کر ڈارک روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''ہمارے لئے کیا حکم ہے چیف''...... جولیا نے سر اٹھا کر اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں کیمرہ لگا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے عمران

کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ انہیں روکے یا واپس بھیج دے۔

''فی الحال ان کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں جانے دو''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور بٹن پریس کر کے اس نے مائیک آن کیا اور جولیا کو ممبران سمیت واپس جانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اسی وین میں واپس جا رہے تھے جس میں وہ یہاں آئے تھے۔

عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے حادثے کا شکار ہونے والے شخص کا جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی سکرین آن کر کے اس کی میموری چیک کرنے لگا۔ اس نے وڈیو کلپس آن کئے تو اس کی فراخ پیشانی پر بل سے آ گئے۔ کلپس میں سرسلطان کی وڈیوز تھیں۔ کلپس سرسلطان کے آفس اور ان کی رہائش گاہ اور مختلف میٹنگز کے دوران بنائے گئے تھے۔ کلپس میں خاص طور پر سرسلطان کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے اور سونے جاگنے کے انداز کو فلمایا گیا تھا۔ ان کے بولنے کے انداز اور ان کے چہرے پر باتیں کرتے ہوئے ایکسپریشن پر زیادہ کلپس بنے ہوئے تھے۔

''ان کلپس کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے سرسلطان کے ایک ایک انداز کو خاص طور پر فلمایا جا رہا ہو جیسے کوئی ان کی جگہ لینا چاہتا ہو''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''سرسلطان کی جگہ لینا چاہتا ہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... بلیک

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا۔ میں ڈارک روم میں جا رہا ہوں۔ تم تہہ خانے میں جاؤ اور ریڈ سپائیڈرز والا جار لے آؤ"۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ریڈ سپائیڈرز۔ ریڈ سپائیڈرز کی آپ کو کیا ضرورت پیش آ گئی ہے"..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تم جار لاؤ پھر خود ہی دیکھ لینا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ اور ہاں، سرنج میں ایس ایس سکسٹی بھی بھر لانا"..... عمران نے کہا اور ایس ایس سکسٹی کا سن کر بلیک زیرو کو سمجھ آ گئی کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے۔ عمران آپریشن روم سے نکلا اور مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ڈارک روم میں آ گیا جہاں ایک راڈز والی کرسی کے ساتھ وہی نوجوان بندھا ہوا تھا جسے جولیا اور اس کے ساتھی ایئر پورٹ سے لائے تھے۔ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھا۔

عمران آگے بڑھا اور اس نوجوان کی جیبوں کی تلاشی لینے لگا۔ اس نوجوان کے پاس بھی ویسا ہی سیل فون تھا جیسا عمران کے پاس حادثے میں ہلاک ہونے والے نوجوان کا تھا۔ عمران نے فوراً سیل فون آن کیا اور اس کی میموری چیک کرنے لگا اور پھر اس نے سیل فون کے ویڈیو کلپس آن کئے اور انہیں دیکھنے لگا۔ ان کلپس کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر تشویش اور انتہائی تردد کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ کلپس میں پاکیشیائی فارن منسٹر سمیت چند دوسرے منسٹرز

کے مختلف انداز کو فلمایا گیا تھا۔

"کیا چکر ہو سکتا ہے"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ اس نے سیل فون کو مزید چیک کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ تمام کلپس بذریعہ ایم ایم ایس کافرستان کے ایک مخصوص نمبر پر سینڈ کئے گئے ہیں۔ ان میں وہ کلپس بھی شامل تھے جو نرنجن نے سمراٹ نامی شخص کو بھیجے تھے جو عمران کے سامنے راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا اور اس نے وہ کلپس بھی کافرستان کے اسی نمبر پر بھیج دیئے تھے۔ اسی لمحے بلیک زیرو اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جار تھا جس میں سرخ رنگ کے چودہ پندرہ سرخ مکڑے کلبلا رہے تھے جبکہ اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک سرنج تھا۔ سرنج ہلکے نیلے رنگ کے محلول سے بھرا ہوا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ اسے ابھی ہوش میں نہیں لائے"..... بلیک زیرو نے عمران کے قریب آ کر پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں۔ میں اس کا سیل فون چیک کر رہا تھا"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ کچھ ملا اس سیل فون سے"..... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اسے وہ کلپس دکھانے شروع کر دیئے۔ فارن منسٹر سمیت چند اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس دیکھ کر بلیک زیرو بھی پریشان ہو گیا۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اس طرح ان کلپس کو بنانے کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کیا چکر ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"بہت گہرا چکر معلوم ہو رہا ہے۔ وزارت خارجہ، سرسلطان سمیت فارن منسٹرز کا اس طرح ہر موومنٹ کا کلپس بنانا کوئی معمولی بات نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کہیں ان لوگوں کا یہ ارادہ تو نہیں کہ ان تمام اہم شخصیات کے مخصوص انداز کی نقل کر کے یہ لوگ ان کی جگہ میک اپ میں اپنے ایجنٹس لانا چاہتے ہیں تاکہ پاکیشیا کے اہم راز حاصل کئے جا سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لگتا تو کچھ ایسا ہی ہے۔ پاکیشیا کے اہم راز حاصل کرنے کے لئے اہم شخصیات کے ڈپلیکیٹ بنا کر ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور وزارت خارجہ کا شعبہ ایسا ہے کہ جہاں پاکیشیا کے اہم پراجیکٹس کے ساتھ ساتھ ایٹمی انفراسٹرکچر اور بیرون ملک میں ہونے والے خفیہ معاہدوں کے تمام ریکارڈز موجود ہوتے ہیں اور جن افراد کے ویڈیو کلپس بنائے گئے ہیں ان پروگرامز میں یہ سب پیش پیش ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اور یہ لوگ ان رازوں کے حصول کے لئے ان اہم شخصیات کی جگہ اپنے ڈپلیکیٹ لانا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

"شاید"...... عمران نے کہا۔

"ان کلپس کو دیکھ کر "شاید" کی گنجائش کہاں رہ جاتی ہے۔

مجھے تو سو فیصد یہی معاملہ لگتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل حقیقت کا پتہ اس کی زبان کھولنے پر ہی لگے گا۔ اگر اس نے زبان کھول دی اور اسے کچھ معلوم بھی ہوا تو"...... عمران نے راڈز والی کرسی میں جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے یہ زبان نہیں کھولے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"زبان تو یہ ضرور کھولے گا لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسے کچھ معلوم نہ ہوا تو یہ کیا بتائے گا"...... عمران نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عقلمند انسان، اگر یہ فارن ایجنٹ ہے تو پھر اسے صرف اس کام کے لئے بھی تو مامور کیا جا سکتا ہے کہ یہ ان شخصیات کے ویڈیو کلپس بنائے اور کلپس ایک مخصوص نمبر پر سینڈ کرتا رہے۔ ان کلپس کے بنانے کا کیا مقصد ہے اور کافرستان میں پاکیشیا کے خلاف کون سی گھناؤنی اور نئی سازش تیار کی جا رہی ہے۔ اس سے انہیں یقینی طور پر لاعلم رکھا گیا ہو گا۔ سازشیں اور پلاننگ کرنے والے عام ایجنٹ کو لاعلم رکھتے ہیں اور خاص طور پر ان فارن ایجنٹس کو ان کے کام کی حد تک ہی رکھا جاتا ہے تاکہ ان کے راز

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

افشا ہونے کی صورت میں اور گرفتار ہونے کے باوجود اس سے اصل حقائق کا پتہ نہ لگایا جا سکے''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گیا''...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا سمجھ گئے''...... عمران نے کہا۔

''یہی کہ اگر یہ فارن ایجنٹ کے طور پر یہاں کام کر رہا تھا تو اسے اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ اس کے ذریعے اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کیوں بنوائے جا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس سے اصل حقیقت کا پتہ چلے یا نہ چلے لیکن اس سے یہ ضرور معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کلپس یہ کس کے کہنے پر بنا رہا تھا اور یہ ان کلپس کو کہاں سینڈ کر رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ ہمیں یہ بھی بتا سکتا ہے کہ اس کا تعلق کس ایجنسی یا کس سروس سے ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میں اس کی زبان کھلواتا ہوں۔ تم دونوں سیل فونز کی میموری سے نمبر نوٹ کر کے انہیں چیک کرو کہ یہ کن کے نمبر ہیں۔ ان نمبروں سے ہمیں ان کے اور ساتھیوں کا بھی پتہ چل جائے گا اور ویڈیو کلپس جس نمبر پر ایم ایم ایس کئے گئے ہیں اسے خاص طور پر چیک کرو کہ یہ کہاں کا نمبر ہے اور کس کی ملکیت ہے''...... عمران نے سیل فون بلیک زیرو کو دیتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے جار اور سرنج کے ساتھ عمران کو جیب سے ایک چٹی بھی نکال کر دے دی

اور پھر وہ دونوں سیل فون لے کر وہاں سے چلا گیا۔

عمران چند لمحے جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف غور سے دیکھتا رہا اور پھر وہ شمالی کونے میں رکھی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری سے اس نے چند لوشنز اور مختلف کیمیکلز کی شیشیاں نکالیں اور ایک تولیہ لے کر نوجوان کے پاس آ گیا۔ اس نے تمام چیزیں کرسی کے قریب میز پر رکھ دیں اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈارک روم سے باہر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گرم پانی کا ایک باؤل تھا۔ اس نے باؤل بھی میز پر رکھ دیا پھر اس نے تولیے کا ایک سرا پانی میں بھگویا اور پھر وہ بے ہوش نوجوان کا سر اٹھا کر گیلے تولیے سے اس کا چہرہ صاف کرنے لگا۔ وہ قدرے زور لگا کر نوجوان کے چہرے پر تولیہ رگڑ رہا تھا۔

عمران نے اچھی طرح تولیہ رگڑنے کے بعد نوجوان کا چہرہ غور سے دیکھا۔ نوجوان کا رنگ گندمی تھا۔ گیلا تولیہ رگڑنے سے اس کا رنگ قدرے بدل گیا تھا۔ عمران نے تولیے کی طرف دیکھا۔ تولیہ کا وہ حصہ میلا سا ہو گیا تھا جہاں سے اس نے نوجوان کا چہرہ رگڑا تھا۔ عمران تولیہ لے کر اٹھا اور دوبارہ الماری کی طرف چلا گیا۔ الماری کھول کر اس نے ایک خفیہ خانہ کھول کر اس میں سے ایک مخصوص عینک نکالی۔ اس عینک پر ٹیلی سکوپ کے لینز لگے ہوئے تھے۔ عمران نے عینک آنکھوں پر لگائی تو ٹیلی سکوپ میں لگے ہوئے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نیلے بلب روشن ہو گئے۔ عمران نے تولیہ اٹھایا اور نیلی روشنی میں نہایت باریک بینی سے میل دیکھنے لگا پھر اس نے آنکھوں سے چشمہ اتارا اور دوبارہ نوجوان کے سامنے آ گیا۔ نوجوان کے عقب میں آ کر اس نے چشمہ دوبارہ آنکھوں سے لگایا اور نیلی روشنی میں نوجوان کے چہرے کا جائزہ لینے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اسکن اسپیشلسٹ ہو اور مخصوص آلات سے نوجوان کی اسکن کا جائزہ لے رہا ہو۔

عمران نے پہلے مخصوص چشمے سے نوجوان کے چہرے کی اسکن چیک کی اور پھر وہ اس کے سامنے آ گیا اور پھر اس نے نوجوان کے دونوں ہاتھوں کی پشت بھی اس ٹیلی اسکوپ آپٹیکل سے چیک کرنا شروع کر دی۔ وہ کئی منٹ تک نوجوان کی اسکن چیک کرتا رہا پھر اس نے آنکھوں سے چشمہ اتارا اور ایک طویل سانس لے کر اس کے لینز آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

''تو اس نے ریڈ کلورم ماسک میک اپ کر رکھا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اٹھا اور میز پر رکھے ہوئے لوشنز اور کیمیکلز کی شیشیاں چیک کرنے لگا۔ ان لوشنز پر باقاعدہ لوشنز اور کیمیکلز کے نام لکھے ہوئے تھے۔ عمران نے ان میں سے تین لوشنز اور کیمیکلز کی شیشیاں علیحدہ کیں اور پھر اس نے شیشیاں کھول کر ان لوشنوں اور کیمیکلز کو مخصوص مقدار میں گرم پانی کے باؤل میں ڈالنا شروع کر دیا۔ لوشنوں اور کیمیکلز کی مکسنگ سے پانی کا رنگ زرد

زرد سا ہو گیا۔ عمران نے تولیئے کا خشک حصہ اس مکسچر سے بھگویا اور نوجوان کے چہرے پر ایک بار پھر تولیہ رگڑنے لگا۔ جیسے جیسے وہ تولیہ رگڑ رہا تھا، نوجوان کے رنگ کے ساتھ ساتھ اس کا چہرہ بھی بدلتا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نوجوان کی جگہ وہاں دوسرے چہرے والا نوجوان دکھائی دینے لگا۔ تولئے سے اس نوجوان کا میک اپ صاف ہو گیا تھا اور اب اس کا اصلی چہرہ عمران کے سامنے تھا۔

نوجوان کا چہرہ صاف کرنے کے بعد عمران نے ایک مرتبہ پھر ٹیلی اسکوپ سے اس کا چہرہ دیکھا کہ اس نے کہیں ڈبل میک اپ نہ کر رکھا ہو لیکن نوجوان ڈبل میک اپ میں نہیں تھا۔ عمران نے چشمہ اتار کر ایک طرف رکھا اور نوجوان کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے اس کی نظر نوجوان کے دائیں کان پر پڑی۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور نوجوان کے کان کی لو کو اٹھا کر غور سے دیکھنے لگا۔ نوجوان کے کان کی لو کے پیچھے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا نشان تھا۔ پہلی نظر میں وہ نشان زخم یا سرخ تل جیسا لگتا تھا لیکن وہ نشان زخم یا تل نہیں تھا۔ بلکہ اس کے کان کی لو پر سرخ رنگ کا ایک ٹکڑا بنا ہوا تھا۔

اس نشان کو دیکھتے ہی عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیئے۔ وہ سرخ ٹکڑے کے اس مخصوص نشان کو بخوبی جانتا تھا۔ اس نشان کو دیکھ کر عمران کی پیشانی پر تردد کے بے شمار بل آ گئے۔ وہ نوجوان

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے عقب میں آیا اور اس نے نوجوان کا منہ اور ناک پکڑ کر اس کا سانس روک لیا۔ چند لمحے نوجوان کا سانس رکا تو اس کو یکلخت زور دار جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھیں کھلیں لیکن پھر بند ہو گئیں۔ عمران نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ نہیں ہٹائے تھے۔ دو سیکنڈوں بعد نوجوان کو پھر جھٹکا لگا تو اس نے پھر آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں، عمران نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا دیئے۔ ہاتھ ہٹتے ہی نوجوان کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے ہوا بھرے غبارے سے اس کا منہ کھلتے ہی تیز ہوا نکلتی ہے۔ نوجوان چند لمحے تیز تیز سانس لیتا رہا اور پھر لاشعوری کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ عمران اس دوران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اس کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

نوجوان اسے خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز والی کرسی میں وہ بری طرح جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر کلپڈ تھے۔

"اوہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ میں کہاں ہوں اور تم"...... جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"آرام سے بیٹھے رہو مسٹر سمراٹ۔ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا میرے سوا کوئی نہیں ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے

میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ میں یہاں کیسے آ گیا۔ اور۔ اور"۔ اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں ابن بطوطہ ہوں اور تمہیں یہاں میرے ساتھی لائے ہیں۔ یہ تو ہوئے تمہارے دو سوالوں کے جواب۔ اس کے بعد تم نے دوبارہ اور، اور کہا ہے۔ اس کا میں تمہیں کیا جواب دوں"...... عمران نے کہا۔

"ابن بطوطہ۔ کون ابن بطوطہ۔ میں کسی ابن بطوطہ کو نہیں جانتا"...... سمراٹ نے کہا۔

"نہیں جانتے تو اب جان جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"دیکھو۔ تم جو کوئی بھی ہو مجھے چھوڑ دو۔ میرا تعلق کافرستان سے ہے اور میں ٹورسٹ ہوں۔ میرے تمام کاغذات مکمل ہیں۔ تم چاہو تو چیک کر سکتے ہو۔ تم نے مجھے شاید کسی غلط فہمی کی بنا پر پکڑا ہے۔ میں آج واپس جا رہا ہوں۔ میری فلائٹ نکل جائے گی اور پھر"...... سمراٹ پریشانی کے عالم میں کہتا چلا گیا۔

"اداکاری اچھی کر لیتے ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اداکاری۔ کیسی اداکاری۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم میری بات کا یقین کرو"...... سمراٹ نے کہا۔

"کس بات کا یقین کروں"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ میں ٹورسٹ ہوں۔ میں یہاں محض سیاح و سیاحت

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے لئے آیا تھا''...... سمراٹ نے جواب دیا۔

''آئے تو تم یہاں سیر و سیاحت کے لئے ہی تھے لیکن کام تو تم نے کچھ اور ہی کیا تھا مسٹر سمراٹ''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام سمراٹ نہیں ہے۔ میں منگل سنگھ ہوں۔ میرا پاسپورٹ اور میرے کاغذات دیکھ لو''...... اس نے کہا۔

''تمہارے چہرے کی طرح تمہارے کاغذات بھی نقلی ہیں مسٹر سمراٹ اس لئے اپنی یہ اداکاری بند کرو''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نقلی چہرہ۔ نقلی کاغذات۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''۔ سمراٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے ریڈ کلورم ماسک میک اپ کر رکھا تھا۔ میں نے تمہارا میک اپ صاف کر دیا ہے۔ اب تمہارا اصلی چہرہ میرے سامنے ہے۔ کہو تو آئینہ دکھا دوں''۔ عمران نے کہا اور سمراٹ کا رنگ زرد ہو گیا۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو''...... سمراٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ابن بطوطہ''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو تمہارا نام ہے۔ تمہارا تعلق کس ادارے سے ہے اور مجھے کس شک کی بنیاد پر پکڑا گیا ہے''...... سمراٹ نے اس بار بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب آئے ہو ناں پٹڑی پر''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... سمراٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اپنا یہاں آنے کا مقصد بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''سیر و سیاحت کے سوا میرا اور کوئی مقصد نہیں تھا''...... سمراٹ نے کہا۔

''سیر و سیاحت کرنے والے اس طرح چہرے پر نقاب لگا کر نہیں آتے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ میری مجبوری تھی''...... سمراٹ نے کہا۔

''کیسی مجبوری''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ میں نہیں بتا سکتا''...... سمراٹ نے کہا۔

''تو میں بتا دوں''...... عمران نے کہا اور سمراٹ چونک پڑا۔

''کیا بتا دوں۔ کیا جانتے ہو تم''...... سمراٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''زیادہ نہیں۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ تمہارا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے اور تم اس ایجنسی کے لئے فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہو جسے عام فہم میں ریڈ سپائیڈر کہا جاتا ہے۔ تم اس سچائی سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ تمہارے دائیں کان کی لو کے نیچے ریڈ سپائیڈر کا مخصوص نشان گدا ہوا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور سمراٹ کی آنکھوں میں تشویش کے تاثرات گہرے ہو گئے۔

''اوہ۔ تو تم اس نشان کے بارے میں جانتے ہو''...... سمراٹ نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ہاں۔ اور اب تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ تم میرے سامنے کھل جاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم کان کے پیچھے ریڈ سپائیڈر سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ میرا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے"...... سمراٹ نے بھی سرد لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

"اپنے یہاں آنے کا مقصد بتاؤ"...... عمران نے جیسے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"کوئی مقصد نہیں ہے میرا۔ میں چھٹیوں پر ہوں اور یہاں محض سیر و تفریح کے لئے ہی آیا تھا"...... سمراٹ نے کہا۔

"سیر و تفریح کرتے ہوئے تم نے اپنے سیل فون کے کیمرے سے فارن منسٹرز، چیف سیکرٹریز اور وزارت خارجہ سمیت متعدد اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس بنائے ہیں۔ کیا یہ بھی تمہاری سیر و سیاحت کا حصہ ہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور سمراٹ کا ایک بار پھر رنگ اڑتا نظر آیا۔

"نہیں۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ مجھے کسی کے ویڈیو کلپس بنانے کی کیا ضرورت ہے"...... سمراٹ نے فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"یہی میں جاننا چاہتا ہوں۔ تم اور تمہارے ساتھی نرنجن نے ان اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کیوں بنائے تھے"...... عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"نرنجن۔ کون نرنجن"...... سمراٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"زیادہ بننے کی کوشش مت کرو۔ تم جانتے ہو کہ میں کس نرنجن کی بات کر رہا ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے میں تمہیں بتا دوں کہ تمہارا ساتھی نرنجن ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور سمراٹ بری طرح سے چونک پڑا۔

"نرنجن ہلاک ہو گیا ہے۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے ہلاک ہوا ہے وہ۔ کیا تم نے"...... سمراٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کی ہلاکت ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے حادثے کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تمہیں میرے بارے میں اس کے سیل فون سے معلوم ہوا تھا"...... سمراٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تم یہاں ہو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے سمراٹ کی اس کال کے بارے میں بھی بتا دیا تھا جو اس نے عمران کو نرنجن سمجھ کر کی تھی۔

"بہرحال۔ میرے پاس تمہیں بتانے کے لئے کچھ نہیں ہے"۔ سمراٹ نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ سیکرٹ ایجنٹوں کی زبانیں آسانی سے نہیں کھلتیں اور پھر تمہارا تعلق تو ویسے بھی لی ہاگ ایجنسی سے ہے۔ میں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

یہ بھی جانتا ہوں کہ لی ہاگ ایجنسی کافرستان کی ایک بڑی، طاقتور اور انتہائی فعال ایجنسی ہے اور اس ایجنسی کا چیف لی ہاگ ہے جو خود کو ماسٹر پلانز اور ہارڈ مین سمجھتا ہے اور اس کی ایجنسی کے باقی ایجنٹ بھی تیز اور انتہائی ہارڈ سمجھے جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم چیف کے بارے میں بھی جانتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق کسی عام ایجنسی سے نہیں ہے بلکہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہو''...... سمراٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میرا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے یا کسی اور ایجنسی سے۔ میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ ورنہ''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ورنہ کیا۔ تم مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتے''...... سمراٹ نے کہا۔

''میں تم سے اگلوا سکتا ہوں یا نہیں اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ لی ہاگ پاکیشیا کے اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کس مقصد کے لئے حاصل کر رہا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا''...... سمراٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

''جانتے نہیں یا بتانا نہیں چاہتے''...... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہی سمجھ لو''...... سمراٹ نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سمجھ گیا''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر

کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا سمجھ گئے ہو''...... سمراٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی کہ تم مجھے کچھ بتانا نہیں چاہتے''...... عمران نے مسکرا کر کہا اور اس نے میز پر رکھا ہوا ریڈ سپائیڈرز والا جار اٹھا لیا اور اس کا ڈھکن کھولنے لگا۔

''یہ کیا ہے''...... سمراٹ نے حیرت سے جار اور جار میں موجود سرخ مکڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ یہ ریڈ سپائیڈرز ہیں۔ انہیں برازیل کے خطرناک جنگلوں کے آدم خور مکڑے بھی کہا جاتا ہے۔ سنا ہے کہ یہ جب کسی انسان پر حملہ کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس انسان کا خون چوستے ہیں اور پھر یہ آہستہ آہستہ انسانی گوشت کھانا شروع کر دیتے ہیں''۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور سمراٹ کا چہرہ خوف سے پیلا پڑ گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا یہ سپائیڈرز تم مجھ پر چھوڑو گے''...... سمراٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے کبھی کسی ریڈ سپائیڈر کو انسانی خون چوستے اور گوشت کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تم نے مجھ کچھ بتانا تو ہے نہیں اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ ریڈ سپائیڈرز اور تمہارا تماشا ہی دیکھ لوں''...... عمران نے اسی طرح سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جار لے کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ سمراٹ کچھ کہتا، عمران نے جار عین اس کے سر پر پلٹ دیا۔ جار میں موجود ریڈ سپائیڈرز سمراٹ کے سر پر گرے اور سمراٹ حلق کے بل چیخ اٹھا۔

"ارے۔ ارے۔ ابھی سے چیخنے لگے۔ ابھی تو سپائیڈرز تمہارے سر کے اوپر ہیں۔ انہیں اپنے جسم پر تو آ لینے دو۔ جب یہ تمہارا خون چوسنا شروع کریں گے تو جی بھر کر بلکہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنا شروع کر دینا۔ میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ریڈ سپائیڈرز اس کے گریبان میں داخل ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"عمران۔ انہیں روکو۔ فار گاڈ سیک۔ روکو انہیں"...... سمراٹ نے خوف سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ ان ریڈ سپائیڈرز نے تمہیں میرا نام تو یاد دلایا"۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"پلیز۔ روکو۔ روکو پلیز۔ ان سپائیڈرز کو روکو"...... سمراٹ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ راڈز میں بری طرح مچل رہا تھا۔ شاید سرخ مکڑوں نے اسے کاٹنا شروع کر دیا تھا اس لئے اس کی چیخیں تیز اور دردناک ہوتی جا رہی تھیں۔

"یہ سپائیڈرز میرا کہنا نہیں مانتے۔ انہیں روکنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ تم اپنی زبان کھول دو"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ فار گاڈ سیک۔ یہ مجھے کاٹ رہے ہیں۔ میرے جسم میں آگ بھرتی جا رہی ہے۔ روکو۔ روکو ان سپائیڈرز کو"...... سمراٹ نے تکلیف کی شدت سے ادھر ادھر سر مارتے ہوئے کہا۔

"کاٹ رہے ہیں تو کاٹنے دو۔ میں تو انہیں نہیں روکوں گا"۔ عمران نے مطمئن کہا۔

"عمران۔ عمران"...... سمراٹ حلق کے بل چیخ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر جو سپائیڈرز تھے ان سپائیڈرز نے واقعی اسے کاٹنا شروع کر دیا تھا کیونکہ اس کے گالوں سے جگہ جگہ سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔ سمراٹ زور زور سے سر جھٹک رہا تھا جیسے وہ ریڈ سپائیڈرز کو چہرے سے جھٹکنا چاہ رہا ہو لیکن ریڈ سپائیڈرز جیسے اس کے گالوں سے چپکے ہوئے تھے۔ اس کا چہرہ جگہ جگہ سے سوجنا شروع ہو گیا تھا اور پھر اس کی چیخیں دھاڑوں میں بدل گئیں۔

"بچاؤ۔ بچاؤ۔ مجھے ریڈ سپائیڈرز سے بچاؤ۔ یہ مجھے کھا رہے ہیں۔ عمران۔ فارڈ گاڈ سیک۔ اتنا ظلم مت کرو۔ مجھے بچاؤ ان سے۔ میں مر جاؤں گا۔ پلیز۔ تم جو پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا۔ مجھے ریڈ سپائیڈرز سے بچاؤ"...... سمراٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور عمران یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے وہ سمراٹ کی یہی بات سننے کا منتظر تھا۔

"اپنا منہ بند کرو۔ میں ریڈ سپائیڈرز کو تمہارے جسم سے ہٹا دیتا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوں''...... عمران نے کہا اور سمراٹ نے خود دانتوں پر دانت جما کر اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔ آنکھیں پھٹی پڑ رہی تھیں۔ تکلیف اور خوف سے نہ صرف اس کے جسم سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا بلکہ اس کا جسم بری طرح سے لرز بھی رہا تھا۔ عمران نے جار اور چمٹی اٹھائی اور پھر اس نے چمٹی سے سمراٹ کے چہرے پر موجود ایک سپائیڈر کو پکڑا اور اسے ایک ہلکے سے جھٹکے سے سمراٹ کے چہرے سے الگ کر لیا۔ اس نے سپائیڈر جار میں ڈالا اور دوسرے سپائیڈر کو چمٹی سے پکڑ لیا۔ اسی طرح اس نے چمٹی سے باری باری اس کے چہرے پر چپٹے ہوئے سات سپائیڈرز کو چمٹی سے پکڑ کر جار میں ڈالا اور پھر اس نے جار اور چمٹی میز پر رکھ کر سمراٹ کی قمیض پھاڑنی شروع کر دی۔

سمراٹ کی گردن پر تین سپائیڈرز چپکے ہوئے تھے۔ اسی طرح اس کی کمر، سینے اور پیٹ پر بھی چار چار ریڈ سپائیڈرز موجود تھے۔ عمران نے تمام سپائیڈر چمٹی سے پکڑ کر جار میں ڈال لئے۔ سمراٹ کے جسم کے جن حصوں پر ریڈ سپائیڈر چپکے ہوئے تھے وہاں زخم بھی ہو گئے تھے اور جسم کا وہ حصہ سوج کر سرخ بھی ہو گیا تھا۔

''لو بھائی۔ تمام ریڈ سپائیڈرز تمہارے خون کا مزہ چکھ کر جار میں آ گئے ہیں''...... عمران نے جار میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''دد۔ دد۔ دیکھو کوئی اور ریڈ سپائیڈر جسم کے کسی حصے پر نہ ہو''...... سمراٹ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ جار میں جتنے سپائیڈرز تھے وہ میں نے پکڑ لئے ہیں۔ ہاں ایک آدھ سپائیڈر ادھر ادھر ہو گیا ہو تو اس کا میں کچھ کہہ نہیں سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پپ۔ پپ۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک، اسے بھی ڈھونڈو۔ مم۔ مم۔ میں۔ میں''۔ سمراٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ تمہارے جسم پر اب کوئی ریڈ سپائیڈر نہیں ہے البتہ تمہارا جسم خون سے بھر گیا ہے۔ تمہارے لئے یہ زخم خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ریڈ سپائیڈرز زہریلے بھی ہیں''...... عمران نے کہا اور سمراٹ کی آنکھیں ایک بار پھر پھیل گئیں۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا نیلے محلول والا سرنج اٹھایا اور سرنج میں موجود ہوا نکالنے لگا۔

''یہ ریڈ سپائیڈرز کے زہر کا تریاق ہے۔ اس انجکشن کے لگنے سے نہ صرف تمہارے جسم میں سے ریڈ سپائیڈرز کا زہر ختم ہو جائے گا بلکہ سوجن بھی ختم ہو جائے گی اور تمہاری تکلیف بھی ختم ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر یہ انجکشن فوراً لگا دو مجھے۔ تکلیف سے میرا برا حال ہو رہا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں جلتے ہوئے تنور میں گرا دیا گیا ہوں جو مجھے بری طرح سے جھلسا رہا ہو''...... سمراٹ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں یہ انجکشن ضرور لگاؤں گا لیکن تب، جب تم مجھے ویڈیو کلپس کے بنانے کا اصل مقصد بتا دو گے''...... عمران نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

”ویڈیو کلپس میں نے اور نرنجن نے چیف لی ہاگ کے کہنے پر بنائے تھے۔ ان کلپس کا وہ کیا کرنا چاہتا ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں اور نرنجن یہاں فارن ایجنٹس کے طور پر کام کرتے تھے۔ چیف نے کال کر کے مجھے اور نرنجن کو ان اہم شخصیات کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیں ان کے ویڈیو کلپس بنانے ہیں اور ان کلپس میں ان اہم شخصیات کے مختلف انداز کو اجاگر کرنا ہے۔ ان کی بول چال، ان کا رویہ، ان کے جسموں کی مختلف حرکات کو فلما کر ہمیں چیف کو ایم ایم ایس کرنے ہیں اور ہم یہ کام کر رہے تھے“...... سمراٹ نے کہا۔ عمران نے اس کے لہجے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

”تم دونوں یہاں کب سے کام کر رہے ہو“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں یہاں تین ماہ پہلے آیا تھا البتہ نرنجن چھ ماہ سے یہاں موجود ہے“...... سمراٹ نے جواب دیا۔

”اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کب سے بنا رہے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”پچھلے ایک ماہ سے“...... سمراٹ نے کہا۔

”کیا تمام ویڈیو کلپس تم نے لی ہاگ کو ایم ایم ایس کر دیئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں اور نرنجن روزانہ کلپس بناتے تھے اور روز ہی چیف

کو سینڈ کر دیتے تھے۔ آج میرا کام ختم ہو گیا تھا۔ نرنجن کے پاس چند کلپس تھے میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ کلپس چیف کو سینڈ کر دے یا مجھے بھیج دے تاکہ میں وہ کلپس بھی چیف کو دے دوں“۔ سمراٹ نے کہا۔

”کیا تمہیں تھوڑا سا بھی اندازہ نہیں ہے کہ لی ہاگ ان ویڈیو کلپس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ چیف کی ذہانت اور اس کے پلان کے بارے میں، میں تو کیا کوئی بھی نہیں جان سکتا۔ چیف کی سوچ ہمیشہ وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں سے ہمارے سوچنے کی حد ختم ہو جاتی ہے“...... سمراٹ نے کہا۔

”لی ہاگ تم سے سیل فون پر بات کرتا ہے یا ٹرانسمیٹر پر“۔ عمران نے پوچھا۔

”ہمارے سیل فون سیٹلائٹ سسٹم پر ہیں۔ ان نمبروں پر کال کرنے سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہوتا اس لئے چیف ہمیں سیل فون پر ہی کال کرتا ہے“...... سمراٹ نے کہا۔

”اس کا کوئی مخصوص نمبر ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ کسی بھی نمبر سے کال کر سکتا ہے“...... سمراٹ نے جواب دیا۔

”تمہیں اس سے بات کرنی ہو تو کس نمبر پر کال کرتے ہو“۔ عمران نے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ہمارا ڈائریکٹ چیف سے رابطہ نہیں ہوتا۔ ہمیں کال کر کے کمپیوٹرائزڈ مشین پر اپنی آواز کے ساتھ پیغام نوٹ کرانا پڑتا ہے۔ ریکارڈنگ چیف سنتا ہے اور پھر ضرورت کے تحت وہ خود ہی ہم سے بات کر لیتا ہے"...... سمراٹ نے جواب دیا۔

"کیا لی ہاگ کو تمہاری واپسی کی اطلاع ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کافرستان واپسی کی"...... سمراٹ نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میں چیف کے حکم سے ہی واپس جا رہا تھا"...... سمراٹ نے جواب دیا۔

"پھر تم نے چیف کو یہ بھی بتا دیا ہو گا کہ تم کس فلائٹ میں آ رہے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی اپنی فلائٹ کا نہیں بتایا تھا۔ کافرستان پہنچ کر میں ہیڈ کوارٹر رپورٹ کر دیتا تو مجھے ایئر پورٹ سے ہی رسیو کر لیا جاتا"...... سمراٹ نے کہا۔

"تم لی ایجنسی کے ریڈ سپائیڈر ہو۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ لی ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے جسے لی ہاگ کا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے"...... عمران نے اس سے بڑے سادہ سے انداز میں پوچھا۔

"چیف کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ اس ہیڈ

کوارٹر کے بارے میں صرف چیف اور بلیک سپائیڈر کے ایجنٹ ہی جانتے ہیں۔ ہم میں سے کسی کو بھی سیکرٹ ہیڈ کوارٹر لے جانے کے لئے بلیک سپائیڈر ایجنٹ آتے ہیں جو ہمیں بے ہوش کر دیتے ہیں یا پھر ہماری آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور بند باڈی کے ٹرک میں لے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں واپس بھی پہنچایا جاتا ہے"...... سمراٹ نے کہا۔

"لی ہاگ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی شکی مزاج ہے۔ اسے اپنے ہی ایجنٹوں پر اعتماد نہیں ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ چیف یہ سب اپنی اور ایجنسی کی حفاظت کے لئے کرتا ہے۔ اس کی یہ پیش بندی ہی اس کی کامیابی کی ضمانت ہے"...... سمراٹ نے کہا۔

"کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جس کا تعلق بلیک سپائیڈر سے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ بلیک سپائیڈر ایجنٹ کسی کے سامنے نہیں آتے۔ آئیں تو وہ ہارڈ میک اپ میں ہوتے ہیں"...... سمراٹ نے کہا۔ عمران اس سے مختلف نوعیت کے سوال کر رہا تھا جس کے جواب سمراٹ اسے آسانی سے دے رہا تھا۔ اس پر ریڈ سپائیڈرز کا خوف اس قدر غالب آ چکا تھا کہ اس نے عمران کے کسی سوال کا جواب دینے میں ہچکچاہٹ نہیں کی تھی لیکن عمران اس سے ایسی کوئی معلومات حاصل نہیں کر سکا تھا جس سے اسے یہ اندازہ ہو سکتا ہو کہ لی ہاگ نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پاکیشیا کی اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کس مقصد کے تحت بنوائے ہیں۔ عمران، سمراٹ کو ابھی ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے انجکشن لگا دیا تھا جس سے سمراٹ کے جسم کی نہ صرف سوجن ختم ہونا شروع ہوگئی تھی بلکہ اس کے چہرے پر سکون بھی آ گیا تھا جیسے اسے تکلیف سے نجات مل گئی ہو۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی لی ہاگ نے ہاتھ بڑھا کر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے زرد رنگ کا فون اٹھا لیا۔ اس فون پر سپیشل سیکشن لکھا ہوا تھا۔

"یس"...... لی ہاگ نے رسیور کان سے لگا کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ایس سیکشن سے نارنگ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری مگر مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس نارنگ۔ کیا رپورٹ ہے"...... لی ہاگ نے اسی انداز میں کہا۔

"دس سرجن آ چکے ہیں جناب۔ انہوں نے تمام افراد کے بلڈ اور اسکن سیمپل لے کر ان کے ٹیسٹ مکمل کر لئے ہیں۔ سرجنز نے ان تمام افراد کو میڈیکل طور پر سرجری کے لئے او کے قرار دے دیا

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہے۔ اب آپ کے حکم کا انتظار ہے تاکہ ان کی مرحلہ وار سرجری شروع کی جا سکے"...... دوسری طرف سے نارنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنی نگرانی میں ان کی سرجری شروع کرا دو"۔ لی ہاگ نے کہا۔

"بہتر جناب۔ میں سب کام اپنی نگرانی میں ہی کراؤں گا"۔ نارنگ نے کہا۔

"ابتدائی طور پر کتنے افراد کی سرجری کی جائے گی"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"دس سرجن ہیں جو پانچ پانچ کے گروپ میں ایک شخص کی سرجری کریں گے۔ ایک وقت میں دو افراد کی سرجری کی جائے گی اور ان سرجنوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک دن میں دو، دو افراد کی سرجری کر سکتے ہیں کیونکہ ایک شخص کی مکمل اور سپیشل پلاسٹک سرجری میں انہیں کئی کئی گھنٹے لگ سکتے ہیں"...... نارنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارے پاس ابھی کافی وقت ہے۔ روزانہ اگر چار افراد کی سپیشل پلاسٹک سرجری کرائی جائے تو مطلوبہ وقت سے پہلے تمام افراد کی پلاسٹک سرجری مکمل ہو سکتی ہے۔ اس دوران ان کی ٹریننگ بھی ہوتی رہے گی"...... لی ہاگ نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ پلاسٹک سرجری کے ساتھ ساتھ ان کی ٹریننگ بھی بے حد ضروری ہے۔ اس کے لئے ہم تمام تر وسائل بروئے کار لا رہے ہیں"...... نارنگ نے کہا۔

"او کے۔ تم آج سے بلکہ ابھی سے سرجنز کو ان کی ڈیوٹیوں پر لگا دو۔ ہمارے پاس چھ ماہ کا وقت ہے۔ چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے پہلے ہمیں ان سب کو مکمل طور پر تیار کرنا ہے۔ ان میں نہ ٹریننگ کی کمی ہونی چاہئے اور نہ ہی ان کے بناوٹ میں کوئی کمی رہنی چاہئے۔ ہمارا گریٹ مشن انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی کمی رہ گئی تو نہ صرف ہماری ایجنسی بلکہ کافرستان کی عزت اور وقار کو بھی شدید دھچکا لگ سکتا ہے۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن لی ایجنسی اور کافرستان پر کوئی حرف آئے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کروں گا"...... لی ہاگ نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں جناب۔ تمام کام نہایت احسن طریقے سے اور انتہائی خوش اسلوبی سے ہو گا۔ گریٹ مشن کی اہمیت کا مجھے بخوبی علم ہے اس لئے میں ہر کام کی خود نگرانی اور نظر رکھ رہا ہوں"۔ نارنگ نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہی ہم سب کے حق میں بہتر ہو گا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس سر"...... نارنگ نے کہا۔

"آپریشن کے مکمل ہونے کے بعد مجھے رپورٹ کرنا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کو مستقل طور پر رپورٹ دیتا رہوں گا"...... نارنگ نے کہا اور لی ہاگ نے رسیور کریڈل پر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

رکھ دیا۔ چند لمحے لی ہاگ سوچتا رہا پھر اس نے میز کی دائیں طرف پڑے ہوئے ایک انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف۔ لنکنگ ماسٹر کمپیوٹر ہیئر"...... انٹرکام سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ میری پاکیشیا کے ریڈ سپائیڈر فائیو سے بات کراؤ فوراً"...... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی لنک کرتا ہوں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا اور انٹرکام آف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

"یس"...... لی ہاگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لنکنگ ماسٹر کمپیوٹر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر کی مشینی آواز سنائی دی۔

"ریڈ سپائیڈر فائیو سے رابطہ ہوا ہے تو میری اس سے بات کراؤ"...... لی ہاگ نے کہا۔

"سوری چیف۔ آر ایس فائیو سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے"۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ کیا مطلب"...... لی ہاگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آر ایس فائیو کا سیل فون آف ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا سیل فون چارجنگ نہ ہونے کی وجہ سے آف ہو یا کسی خاص جگہ ہونے کی وجہ سے اس نے خود ہی سیل فون آف کر رکھا ہو"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے بھی ایسا ہی لگا تھا لیکن پھر میں نے آر ایس فائیو کی لوکیشن معلوم کرنے کے لئے ٹی پی سکس کو چیک کیا تھا۔ ٹیلی پلیٹ سے لنک ہوتے ہی مجھے اس کی لوکیشن کا پتہ چل گیا تھا۔ ٹی پی سکس سے مجھے آر ایس فائیو کی ویژنل رپورٹ بھی مل گئی ہے۔ وہ اس وقت خطرے میں ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"خطرے میں۔ کیا مطلب"...... لی ہاگ نے چونک کر کہا۔

"وہ راڈز والی کرسی سے جکڑا ہوا ہے۔ اسے عمران نامی ایک شخص نے ائیر پورٹ سے اغوا کرایا تھا اور عمران آر ایس فائیو کے پاس موجود ہے۔ عمران، آر ایس فائیو کی زبان کھلوانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آر ایس فائیو کی زبان کھلوانے کے لئے عمران نے اس پر زہریلے ریڈ سپائیڈرز چھوڑ دیئے تھے جو آر ایس فائیو کو نہ صرف کاٹ کر اس کا خون چوس رہے ہیں بلکہ ان کے زہر سے آر ایس فائیو کا جسم بھی سوج رہا ہے۔ شدید تکلیف اور اذیت کی وجہ سے آر ایس فائیو، عمران کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے مجبور ہو گیا ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ آر ایس فائیو نے زبان کھول دی ہے"...... لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

’’یس چیف۔ ریڈ سپائیڈرز کے زہر کا اثر اس کے دماغ تک بھی پہنچ گیا ہے جس سے اس کا شعور اور لاشعور مل گیا ہے اس لئے وہ عمران کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے مجبور ہو گیا ہے‘‘۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

’’مجبور۔ ہونہہ۔ ریڈ سپائیڈر جیسے ہارڈ ایجنٹ اگر اسی طرح مجبور ہو جائیں تو پھر انہیں لی ہاگ ایجنسی کا ایجنٹ ہونے کا کوئی اختیار نہیں ہے‘‘...... لی ہاگ نے غرا کر کہا۔

’’یس چیف‘‘...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

’’عمران کون ہے۔ کیا اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے‘‘...... لی ہاگ نے پوچھا۔

’’یس چیف۔ آر ایس فائیو کی ٹی پی سکس سے مجھے جو معلومات مل رہی ہیں اس کے مطابق وہ عمران کو جانتا ہے اور عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے‘‘...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

’’اوہ۔ لیکن عمران، آر ایس فائیو تک کیسے پہنچ گیا اور آر ایس فائیو نے عمران کو کیا بتایا ہے‘‘...... لی ہاگ نے پوچھا اور ماسٹر کمپیوٹر اسے عمران اور آر ایس فائیو کے درمیان ہونے والی باتوں کی تفصیل بتانے لگا جو آر ایس فائیو کے دماغ میں لگی ہوئی ایک چیپ پلیٹ میں فیڈ تھیں۔

’’اوہ۔ تو آر ایس سکس ہلاک ہو چکا ہے‘‘...... لی ہاگ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

’’یس چیف۔ میں نے اس کے دماغ میں موجود ٹی پی سکس سے معلومات لی ہیں۔ وہ واقعی ایک حادثے میں ہی ہلاک ہوا ہے‘‘...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’بہرحال جو بھی ہوا ہے غلط ہوا ہے۔ نرنجن کے حادثے کی وجہ سے سمراٹ، عمران جیسے انسان کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اس کی وجہ سے عمران کو اور کچھ نہیں تو یہ ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ آر ایس فائیو سمراٹ کا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے۔ یہ درست ہے کہ آر ایس فائیو نے عمران کو جو معلومات دی ہیں ان سے وہ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا لیکن میں اس انسان کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ بال کی کھال نکالنے کا عادی ہے۔ اس کے سامنے لی ہاگ ایجنسی کا نام آیا ہے تو وہ یونہی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا نہیں رہے گا۔ وہ یہ جاننے کی ضرور کوشش کرے گا کہ لی ہاگ ایجنسی کے ایجنٹ اہم شخصیت کے ویڈیو کلپس کیوں بنا رہے تھے‘‘...... لی ہاگ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’یس چیف‘‘...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

’’تم سب سے پہلے آر ایس فائیو کو آف کر دو تاکہ عمران اسے ہپناٹائز کر کے اس کے لاشعور سے کوئی معلومات حاصل نہ کر سکے۔ آر ایس فائیو دوبار لی ہیڈ کوارٹر آ چکا ہے۔ اس کے شعور میں کچھ نہیں ہو گا لیکن اس کے لاشعور میں ہیڈ کوارٹر کے متعلق بہت سی باتیں ہوں گی اس لئے میں نہیں چاہتا کہ عمران کو ہیڈ کوارٹر کے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بارے میں معمولی سا بھی کوئی کلیو ملے“..... لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی ٹی پی سکس کا بلاسٹر آن کر دیتا ہوں۔ لنک ہوتے ہی بلاسٹر سے آر ایس فائیو کا سر دھماکے سے پھٹ جائے گا“..... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

”او کے۔ اور میری ڈی فورس کے انچارج سے بات کراؤ“۔ لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف“..... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور رسیور میں کلک کلک کی ہلکی ہلکی آوازیں آنے لگیں۔

”یس۔ کرنل گھنشام اسپیکنگ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز اور بھاری آواز سنائی دی۔

”لی ہاگ بول رہا ہوں“..... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف۔ حکم“..... دوسری طرف سے کرنل گھنشام کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل گھنشام۔ ڈی فورس کو تیار رکھو۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کافرستان آنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی اول تو کافرستان میں داخل ہی نہ ہونے پائیں اور اگر وہ بالفرض محال یہاں پہنچ بھی جائیں تو انہیں قدم قدم پر تمہارا اور ڈی فورس کا سامنا کرنا پڑے۔ کافرستان میں ان کے پاس ایسی کوئی جگہ نہ ہو جہاں وہ چھپ سکیں۔ ڈی فورس کی شکل میں ہر لمحہ موت ان کے سامنے ہو۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں

کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کھل کر کام کرو۔ تم اور تمہاری فورس کسی بھی مشکوک آدمی کو گولی سے اڑا سکتی ہے اور میں تمہیں سختی سے یہ ہدایات بھی دیتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے شبے میں تم جن افراد پر ہاتھ ڈالو پہلے انہیں ہلاک کرو اور بعد میں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے پوچھ گچھ کے چکروں میں مت پڑ جانا ورنہ وہ تمہیں اور تمہاری فورس کو بھی تاراج کرتے چلے جائیں گے“..... لی ہاگ نے رکے بغیر بولتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان آئے تو یہ ان کی زندگی کا آخری سفر ہو گا۔ وہ میرے ہاتھوں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکیں گے“..... دوسری طرف سے کرنل گھنشام نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

”ان کی موت ہمارے لئے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جائیں تو پھر ہمارا گریٹ پلان ہنڈرڈ ون پرسنٹ کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ پھر ہمارے راستے میں کوئی دیوار نہیں رہے گی۔ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ یہ ہمیشہ کے لئے کافرستان میں ضم ہو جائے گا“..... لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف۔ تمام کافرستانیوں کے ساتھ ہم سب کی بھی یہی خواہش ہے کہ ہیون ویلی کا اختیار صرف اور صرف کافرستان کو مل

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جائے۔ ایک بار ہیون ویلی کافرستان کے ساتھ مل گئی تو پاکیشیا کے مقبوضہ حصے بھی ہمارے پاس آ جائیں گے اور ہم ہیون ویلی کے بلا شرکت غیرے مالک بن جائیں گے''...... دوسری طرف سے کرنل گھنشام نے کہا۔

''بس تو پھر یاد رکھو۔ گریٹ پلان کی کامیابی کا دس فیصد انحصار تم پر بھی ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دو''۔ لی ہاگ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤں گا اور ان کی ہلاکت کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھوں گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے میں اپنی پوری طاقت لگا دوں گا۔ ایسی طاقت جس کا سامنا کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی روحیں تک کانپ جائیں گی''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''گڈ۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں جس سیکرٹ مشن کے لئے آ رہے ہیں ان کا یہ مشن ان کی زندگیوں کا آخری مشن ہونا چاہئے۔ یقینی اور قطعی لاسٹ مشن''...... لی ہاگ نے کہا۔

''یہ ان کی زندگی کا لاسٹ مشن ہی ہو گا چیف۔ میں اور میری ڈیتھ فورس ان کے راستوں میں ہر قدم پر موت بن کر کھڑے

جائیں گے جس سے بچنا ان کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''او کے۔ تم ائیر پورٹس اور کافرستان کے تمام داخلی راستوں کی نگرانی سخت کرا دو۔ دنیا بھر سے آنے والے ذرائع آمد و رفت پر اپنی توجہ مرکوز رکھو۔ کافرستان میں آنے والا ہر شخص خواہ وہ بیرون ملکوں سے آئے والا فارن منسٹر ہی کیوں نہ ہو، ہر حال میں اس کی کڑی نگرانی کرو اور کسی اہم سے اہم شخصیت پر بھی شک ہو تو اسے آسانی سے مت جانے دینا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا''...... دوسری طرف سے کرنل گھنشام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ کوئی اہم بات ہو تو مجھ سے رابطہ کر لینا''...... لی ہاگ نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے کرنل گھنشام کا جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے پوچھا جو اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا کسی سے فون پر بات کرنے کے بعد رسیور کریڈل پر رکھ رہا تھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے ان نمبروں کو خصوصی ٹرانسمیشن پر چیک کیا ہے۔ دونوں نمبر ایک جدید اور نئے سیٹلائٹ کے ہیں۔ نئے اور جدید سیٹلائٹ کی وجہ سے نمبر ٹریس نہیں ہو سکے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا کہ معاملہ کیا ہے۔ اس سمراٹ سے بھی کوئی اہم کلیو نہیں مل سکا ہے"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس شخص نے یہ بھی نہیں بتایا کہ اس کا تعلق کافرستان کے کس گروپ یا ایجنسی سے ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا۔

"اس کا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے اور وہ لی ہاگ ایجنسی کا ریڈ سپائیڈر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ سپائیڈر"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے بلیک زیرو کو ان تمام معلومات سے آگاہ کرنا شروع کر دیا جو اسے سمراٹ سے ملی تھیں۔

"اگر یہ کام لی ہاگ کا ہے تو پھر ہمیں اس معاملے کو اور زیادہ سنجیدگی سے لینا ہوگا۔ لی ہاگ کو کافرستان میں ماسٹر پلانر بھی کہا جاتا ہے۔ وہ کوئی بھی کام بنا سوچے سمجھے نہیں کرتا۔ اس کا ہر مقصد پری پلان ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لی ہاگ جیسا شاطر انسان عام پلان نہیں بناتا۔ وہ ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک اور شیطان صفت انسان ہے۔ اپنے پلان کی کامیابی کے لئے وہ کسی بھی خاص و عام کو نشانہ بنانے سے نہیں چوکتا۔ میرے پاس اس کے بارے میں جو اطلاعات ہیں اس نے ایکریمیا، گریٹ لینڈ، کرانس اور دوسرے یورپی ممالک میں جو کارروائیاں کی ہیں وہ نہ صرف خفیہ تھیں بلکہ ان کارروائیوں میں اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر کامیابیاں حاصل کی تھیں اور یورپی اور ایکریمی نامور ایجنسیاں اس کی گرد بھی نہ پا سکی تھیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"وہ شوگرانی نژاد ہے لیکن وہ صرف کافرستان کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ اس نے ہیون ویلی میں بھی تحریک آزادی کو دبانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا جس سے کافرستانی حکام اس سے بہت خوش ہیں اور کافرستانی حکومت نے لی ہاگ کو باقاعدہ ریڈ اتھارٹی دے رکھی ہے جس سے وہ کافرستان کی تمام سرکاری اور نیم سرکاری ایجنسیوں کا بھی کھل کر محاسبہ کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر اس حد تک فعال آدمی کے بارے میں ہم یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ اس کے دو ایجنٹ یہاں صرف سیر و سیاحت کے لئے آئے تھے اور وہ سرسلطان سمیت اہم شخصیات کی ویڈیو فلمیں صرف تفریح کے لئے بنا رہے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ریڈ سپائیڈر ایجنٹ سے مجھے جو معلومات ملی ہیں اسے یہاں صرف اس مقصد کے لئے ہی بھیجا گیا تھا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ لی ہاگ کو ان ویڈیو کلپس کی ایسی کیا ضرورت آن پڑی ہے۔ وہ ان سے کیا فوائد حاصل کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

اچانک کمرے میں مترنم سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گھنٹی کی آواز سن کر عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے۔

"یہ اس ریڈ سپائیڈر کا فون ہے جسے آپ ڈارک روم میں چھوڑ کر آ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے سائیڈ مشین پر پڑا ہوا ریڈ سپائیڈر فائیو کا سیل فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اٹھ کر سیل فون

اسے دے دیا۔ سیل فون پر ایک طویل نمبر تھا البتہ کوڈ کافرستان کا ہی تھا۔

"یس"...... عمران نے ایک بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے سمراٹ کی آواز میں کہا تھا۔

"ہیڈ کوارٹر کالنگ"...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور مشینی آواز سن کر عمران چونک پڑا۔

"سمراٹ ہیئر"...... عمران نے فوراً کہا۔

"کوڈ"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ریڈ سپائیڈر"...... عمران نے جواب دیا۔

"نمبر"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"فائیو"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے جواب ملا اور پھر رسیور میں ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے مشینی گراریاں سی چل رہی ہوں۔ بلیک زیرو خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تم ریڈ سپائیڈر نہیں ہو۔ تمہاری آواز کمپیوٹر سسٹم میچ نہیں کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کان سے سیل فون ہٹا لیا۔

"کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"لی ایجنسی میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہے جس میں تمام ایجنٹوں کے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کوڈز، نمبر اور ان کی آوازیں فیڈ ہیں۔ میں نے کوڈ اور نمبر تو صحیح بتا دیا تھا لیکن کمپیوٹرائزڈ سسٹم میں میری آواز میچ نہیں ہو سکتی ہے اس لئے کمپیوٹر نے رابطہ ختم کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''حیرت ہے۔ لی ہاگ اس قدر جدید ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک دانش منزل میں تیز سائرن بج اٹھے۔ سائرنوں کی آواز سن کر وہ دونوں اچھل پڑے۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور پھر ہر طرف جیسے خاموشی چھا گئی۔

''یہ کیسا دھماکا ہے''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ اسی لمحے سامنے موجود ایک مشین پر لگی ہوئی سکرین آن ہو گئی۔ اس سکرین پر ڈارک روم کا منظر ابھر آیا جہاں تھوڑی دیر پہلے عمران لی ہاگ ایجنسی کے ریڈ سپائیڈر ایجنٹ سمراٹ سے معلومات حاصل کر رہا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد وہ اسے وہیں چھوڑ آیا تھا۔

سکرین پر راڈز والی کرسی پر سمراٹ اسی طرح سے جکڑا ہوا تھا البتہ اس کے شانوں سے اس کا سر گردن سمیت غائب تھا۔ کرسی کے اردگرد خون اور سر کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔

''اوہ۔ یہ کیا ہو گیا''...... بلیک زیرو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس مشین کی سکرین آن ہوئی تھی وہ دانش منزل کی مین سکیورٹی کنٹرولر مشین تھی۔

عمارت میں کوئی خفیہ طریقے سے بھی داخل ہونے کی کوشش کرتا تو مشین کی سکرین خودکار طریقے سے آن ہو جاتی تھی جس سے بلیک زیرو کو عمارت کے اس حصے کا آسانی سے پتہ چل جاتا تھا کہ آنے والا اجنبی شخص کس راستے سے اور کس طریقے سے دانش منزل میں داخل ہوا ہے۔ اسی طرح اگر عمارت کا کوئی حصہ کسی بھی وجہ سے ڈیمیج ہوتا تو اس حصے کے بارے میں بھی مشین فوراً چیکنگ کر کے بتا سکتی تھی۔ اب چونکہ ڈارک روم میں دھماکا ہوا تھا اس لئے مشین پر لگی سکرین نے فوراً اس دھماکے کے مرکز کو مارک کر لیا تھا اور سکرین پر ڈارک روم کا منظر ابھر آیا تھا۔

''یہ تو ہونا ہی تھا۔ لی ہاگ ایجنسی کا ریڈ سپائیڈر گرفتار کر لیا جائے اور اس کے بارے میں لی ہاگ کو پتہ نہ چلے، یہ کیسے ممکن ہے''۔ عمران نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔

''لی ہاگ ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ذہین سائنس دان بھی ہے اور اس نے اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں چند سائنس دانوں کو بھی رکھا ہوا ہے جو لی ہاگ ایجنسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ وہ لی ہیڈ کوارٹر کو ناقابل تسخیر بنانے کے لئے بھی کام کرتے ہیں اور لی ہاگ ایجنسی کی فورس کے لئے بھی سائنسی ہتھیار بناتے رہتے ہیں۔ لی ہاگ نے اپنے تمام ایجنٹوں پر نظر رکھنے کے لئے لازمی طور پر کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہو گا۔ اب ریڈ سپائیڈر کی ہلاکت دیکھ کر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے کیا انتظام کیا ہو گا۔ ریڈ سپائیڈر کے دماغ میں لی ہاگ نے کوئی خاص ڈیوائس لگا رکھی ہو گی۔ اسے کمپیوٹرائزڈ سسٹم نے وائس میچنگ کا بتایا ہو گا اور پھر ڈیوائس سے لنک کرنے پر اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ریڈ سپائیڈر کس حال میں ہے اسی لئے اس نے ڈیوائس کو بلاسٹ کر کے ریڈ سپائیڈر کا سر اڑا دیا ہے تاکہ نہ رہے سر اور نہ بولے زبان''...... عمران نے نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کے طرز پر محاورہ بولتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے ریڈ سپائیڈر کے دماغ میں موجود ڈیوائس کو بلاسٹ کرنے کے لئے جب لنک کیا گیا تو یہاں سائرن بج اٹھے تھے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ڈیوائس چونکہ ریڈ سپائیڈر کے سر میں لگی ہوئی تھی اس لئے ہم اسے کسی بھی طرح بچا نہیں سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''چلیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دھماکے سے پہلے ہی آپ ڈارک روم سے باہر آ گئے تھے ورنہ اس کے ساتھ ساتھ آپ بھی بری طرح سے زخمی ہو جاتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ اللہ کا کرم ہو گیا ہے ورنہ اب تک تم میری لاش پر ماتم کر رہے ہوتے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اللہ نہ کرے''...... بلیک زیرو نے فوراً کہا۔

''ریڈ سپائیڈر کو اس طرح ہلاک کر کے لی ہاگ نے معاملہ اور

زیادہ گھمبیر بنا دیا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں واقعی۔ اس ہلاکت سے تو صاف لگ رہا ہے کہ لی ہاگ کسی خطرناک اور انتہائی بھیانک سازش کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایسی سازش جسے خفیہ رکھنے کے لئے اس نے اپنا ایک ایجنٹ ضائع کر دیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم نے ممبران کی ڈیوٹیاں لگا دی ہیں''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے سب کو بھیج دیا ہے''...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور عمران نے جواباً اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے سوچ و بچار کے تاثرات تھے۔

''کیا سوچ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے اسے سوچ میں ڈوبے دیکھ کر پوچھا۔

''میں سوچ رہا تھا کہ میں اس ریڈ سپائیڈر کا روپ بدل کر کافرستان چلا جاتا اور کسی طریقے سے لی ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی کوشش کرتا لیکن ریڈ سپائیڈر کی ہلاکت نے اب مجھے ایسا کرنے سے روک دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اگر اب آپ ریڈ سپائیڈر بن کر کافرستان جائیں گے تو وہاں آپ کو فوراً دھر لیا جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ کافرستان جائے بغیر اس راز سے پردہ اٹھ سکے گا کہ سر سلطان، وزارت خارجہ اور اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کیوں بنائے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اب آپ کافرستان جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''دیکھتا ہوں۔ تم ذرا کافرستان میں این ٹی سے بات کرو۔ شاید اس کے پاس لی ہاگ کے بارے میں کوئی معلومات ہوں''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

''مجھے دو۔ میں بات کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر عمران کو دے دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر این ٹی کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا ایک بلب سپارک کر رہا تھا۔ عمران نے اس بلب کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن بار بار پریس کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس بٹن کو پریس کر کے دوسری طرف مسلسل کال دے رہا تھا۔ اس جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر پر بول کر بار بار کال نہیں دینی پڑتی تھی۔ بٹن بار بار پریس کرنے سے دوسری طرف ٹرانسمیٹر خودبخود جاگ اٹھتا تھا اور اس سے سیٹی کی آواز نکلتی تھی جس سے دوسری طرف ٹرانسمیٹر رکھنے والے کو ٹرانسمیٹر کال آنے کا علم ہو جاتا تھا۔

''یس۔ این ٹی ہیئر۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف

سے این ٹی کی تیز آواز سنائی دی۔ اس آواز کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر جلتا بجھتا بلب روشن ہو گیا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ دوسری طرف کال اٹنڈ کی جا رہی ہے۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ حکم۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''این ٹی۔ لی ہاگ کے بارے میں کیا جانتے ہو۔ اوور''۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لی ہاگ۔ آپ کا مطلب ہے لی ہاگ ایجنسی کا چیف۔ اوور''۔ دوسری طرف سے این ٹی نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ اوور''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''لی ہاگ ایجنسی کا یہاں زبردست ہولڈ ہے۔ ریڈ اتھارٹی ہولڈر ہونے کی وجہ سے لی ہاگ کافرستان کی تمام دوسری ایجنسیوں سے زیادہ طاقتور اور فعال ہے۔ لی ہاگ اور اس کی ایجنسی کی دہشت کا یہاں یہ عالم ہے کہ اس ایجنسی اور لی ہاگ کا نام یہاں بڑی عزت اور احترام سے لیا جاتا ہے۔ لی ہاگ ایجنسی کے خلاف بولنے والا راتوں رات غائب کر دیا جاتا ہے اور اگلے روز اس کی کٹی پھٹی لاش شہر کے کسی چوراہے پر ملتی ہے۔ لاش کے پاس لی ہاگ ایجنسی کا مکڑوں کے سر والا مخصوص نشان بھی ملتا ہے جس سے ہر خاص و عام کو یہ پیغام مل جاتا ہے کہ اس شخص کی ہلاکت کی ذمہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com
Downloaded from PakSociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

دار لی ہاگ ایجنسی ہی ہے اور دوبارہ کوئی لی ہاگ ایجنسی کے خلاف بولنے کی جرأت بھی نہیں کرتا۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔

”لی ہاگ اور اس کی ایجنسی کی ایکٹوٹیز کے بارے میں بتاؤ۔ اوور“......عمران نے ایکسٹو کی مخصوص آواز میں کہا۔

”ان دنوں لی ہاگ ایجنسی کی ایکٹوٹیز غیر معمولی نظر آ رہی ہیں۔ لی ہاگ ایجنسی کی ایک بڑی فورس ہے جو ڈیتھ فورس کے طور پر کام کرتی ہے اور اس فورس کا کوڈ نام ڈی فورس ہے۔ ان دنوں ہر طرف ڈی فورس کے افراد دکھائی دے رہا ہے۔ ڈی فورس کے افراد نیلے رنگ کی مخصوص یونیفارم میں ہوتے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نیلے رنگ کے مکڑیوں کے سر بنے ہوئے ہوتے ہیں جس سے ہر خاص و عام کو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا تعلق لی فورس سے ہے اور ہر کوئی اس فورس سے دور دور ہی رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ڈی فورس کے مختلف گروپ ہیں جو کافرستان میں جگہ جگہ موجود ہیں۔ وہ ہر وقت مسلح رہتے ہیں اور ان کے استعمال کے لئے ان کے پاس تیز رفتار گاڑیاں بھی ہیں اور ہیلی کاپٹرز بھی۔ ان گاڑیوں اور ہیلی کاپٹرز پر بھی مکڑوں کے سر بنے ہوئے ہیں۔ ان دنوں کافرستان میں یہ حال ہے کہ کافرستان میں دوسری سیکورٹی فورسز کم اور ڈی فورس زیادہ دکھائی دے رہی ہیں۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ڈی فورس انٹیلی جنس، پولیس اور ملٹری کی جگہ لے رہی ہے اور ایک دن کافرستان میں جیسے دوسری سیکورٹی فورسز کی بجائے

صرف ڈی فورس ہی رہ جائے گی اور کافرستان کا تمام انتظامی نظام ان کے ہی ہاتھوں میں ہو گا۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔

”کیا ڈی فورس کافرستان میں کسی اہم سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ اوور“......عمران نے پوچھا۔

”بظاہر تو ایسا نہیں لگتا ہے لیکن جس تیزی سے یہاں ڈی فورس کا اضافہ ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے جیسے یہاں کسی بہت بڑے انقلاب کے لائے جانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ بڑھتی ہوئی ڈی فورس کے بارے میں کسی بھی سرکاری اور دوسرے اداروں کی طرف سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی اس کے لئے دوسری سرکاری تنظیمیں آواز اٹھا رہی ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے تمام اداروں کو حکومت کی طرف سے سرکلر جاری کر دیا گیا ہو کہ کافرستان میں دوسری تمام سرکاری تنظیموں اور ایجنسیوں کو ختم کر دیا جائے گا اور ان کی جگہ ڈی فورس کو دے دی جائے گی۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔

”حیرت ہے۔ کافرستان میں اس طرح اچانک انتظامی تبدیلیاں ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ دوسری تمام ایجنسیوں کو دیوار سے لگا کر ان کی جگہ ڈی فورس کو کیوں سامنے لایا جا رہا ہے۔ اوور“......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اسی سلسلے پر کام کر رہا ہوں۔ ڈی فورس کا بڑھتا ہوا رجحان میری سمجھ سے بھی بالاتر ہے۔ اگر ڈی فورس اس طرح ہر

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جگہ اپنے پَر پھیلاتی رہی تو کسی دن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ حکومت کا
تمام تر اختیار لی ہاگ ایجنسی کو مل جائے اور لی ہاگ کافرستان کا
کرتا دھرتا بن جائے گا۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔
”بہرحال۔ تم اپنے طور پر معلومات حاصل کرو اور خاص طور پر
لی ہاگ کی ایکٹوٹیز کا پتہ چلاؤ۔ اگر اسے حکومتی سرپرستی حاصل ہے
تو اس کا رابطہ صدر اور وزیراعظم سے ضرور رہتا ہو گا۔ اسی طرح
کافرستان کی اور بہت سی اہم شخصیات ہیں جن تک تم رسائی حاصل
کر کے لی ہاگ کے بارے میں انفارمیشن حاصل کر سکتے ہو۔ جلد
سے جلد یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ کافرستان میں قانونی اور
انتظامی تبدیلیوں کا کیا راز ہے۔ کافرستان میں ایسا کیا ہو رہا ہے یا
کیا ہونے والا ہے کہ دوسری تمام ایجنسیوں کو ہٹا کر ان کی جگہ لی
ہاگ ایجنسی کی ڈی فورس کو دی جا رہی ہے۔ اوور“...... عمران نے
کہا۔
”او کے چیف۔ میں اپنی تفتیش کا دائرہ بڑھا دیتا ہوں اور کوشش
کرتا ہوں کہ جلد سے جلد اس راز سے پردہ اٹھا سکوں۔ اوور“۔
این ٹی نے کہا۔
”اگر کسی طرح سے لی ہاگ کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر سکو تو یہ سب
سے بہتر ہو گا۔ اوور“...... ایکسٹو نے کہا۔
”اس سلسلے میں، میں نے کئی کوششیں کی تھیں لیکن میں آپ
کے حکم سے یہ کوششیں اور تیز کر دیتا ہوں۔ اوور“...... این ٹی نے

جواب دیا۔
”اچھا یہ بتاؤ کہ ڈی فورس کا کنٹرول کس کے پاس ہے۔ لی
ہاگ تو اس فورس کا چیف ہے، اس کے بعد ڈی فورس کا چارج
کون سنبھالتا ہے۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔
”میرے ذرائع کے مطابق ڈی فورس کا انچارج کرنل گھنشام کو
بنایا گیا ہے جو لی ہاگ کے حکم سے ڈی فورس کا کنٹرولر ہے۔
اوور“...... این ٹی نے کہا۔
”کرنل گھنشام۔ یہ کرنل گھنشام وہی تو نہیں ہے جو بلیک ایجنسی
کا چیف تھا اور بیرون ممالک سپیشل سیکورٹی فورس کے لئے کام کرتا
تھا۔ جس نے بہادرستان اور آراق میں بین الاقوامی فورسز کے
ساتھ مل کر کارروائیاں کی تھیں اور بے شمار مسلمانوں کو بے دریغ قتل
کرنے میں پیش پیش رہا تھا۔ اوور“...... عمران نے چونک کر کہا۔
”یس چیف۔ یہ وہی کرنل گھنشام ہے۔ اس کی بلیک ایجنسی
تحلیل کر دی گئی تھی پھر ایک عرصے تک کرنل گھنشام کا نام سننے میں
نہیں آیا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے اپنی خدمات لی
ہاگ ایجنسی کے سپرد کر دی ہیں اور اب وہ لی ہاگ ایجنسی کی ڈی
فورس کا کمانڈر ہے۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ تم اپنے کام کی رفتار تیز کر دو۔ اپنی لسٹ میں
کرنل گھنشام کا نام بھی شامل کر لو۔ اس کے اردگرد موجود افراد کی
چیکنگ کرو تو تمہیں کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جائے گا۔ اوور“۔ عمران

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... این ٹی نے کہا۔ عمران نے اسے مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ منقطع کر دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے تھے۔ این ٹی نے اسے کافرستان میں ہونے والی انتظامی تبدیلیوں کے بارے میں بتا کر بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ اس کے نزدیک چھوٹی بات نہیں تھی کہ کافرستان کی دوسری سیکورٹی فورسز، انٹیلی جنس، پولیس اور دوسری ایجنسیوں کی جگہ لی ہاگ اور اس کی ڈی فورس پھیلتی جا رہی ہے۔ اتنا سب ہونے کے باوجود ان کے خلاف کسی نے آواز بلند نہیں کی تھی نہ عوامی حلقوں کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے آیا تھا اور نہ ہی اس معاملے پر میڈیا نے زبان کھولی تھی۔ یہ غیر معمولی اقدامات کسی بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے تھے لیکن یہ انقلاب کیا تھا، کہاں برپا ہونے والا تھا اور اس سے کافرستان کی موجودہ حکومت پر کیا اثرات پڑ سکتے تھے۔ یہ سب ایسے سوالات تھے جن کے جواب عمران کے پاس نہیں تھے اس لئے وہ سوائے سوچتے رہنے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

انٹرکام کی گھنٹی بجی تو کافرستانی پرائم منسٹر نے فائل سے سر اٹھایا اور انٹرکام کی طرف دیکھنے لگے پھر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے دبنگ لہجے میں کہا۔

"مسٹر لی ہاگ تشریف لائے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں سیکرٹ روم میں پہنچا دو۔ میں ان سے وہیں ملوں گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے سر"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا اور پرائم منسٹر نے انٹرکام بند کر دیا۔ وہ چند لمحے سوچتے رہے پھر انہوں نے طویل سانس لیتے ہوئے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے پھر خیال آنے پر انہوں نے انٹرکام کا بٹن

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پریس کیا تو دوسری طرف سے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''میں سیکرٹ روم میں جا رہا ہوں۔ ایک گھنٹے تک میرے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا جائے گا اور پریذیڈنٹ اور چیف آف آرمی سٹاف کے سوا کسی کی کال مجھے ٹرانسفر نہیں کی جائے گی''...... پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوکے سر۔ میں سنبھال لوں گا''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا اور پرائم منسٹر نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا پھر وہ میز کے پیچھے سے نکلے اور نپے تلے قدم اٹھاتے ہوئے شمالی دیوار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دیوار کے پاس ایک ستون تھا جس کے اوپر ایک شیر کا منہ بنا ہوا تھا۔ ستون اور شیر کا منہ سفید رنگ کا تھا۔ شیر کا منہ کھلا ہوا تھا جس سے اس کی سرخ زبان صاف دکھائی دے رہی تھی۔ شیر کی آنکھوں کی جگہ دو سوراخ تھے۔ پرائم منسٹر نے شیر کی آنکھوں میں ایک ساتھ دو انگلیاں ڈال دیں۔ اسی لمحے سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ایک دیوار تیزی سے دو حصوں میں منقسم ہو کر دائیں اور بائیں سمٹتی چلی گئی۔ دوسری طرف سیڑھیاں تھیں۔ پرائم منسٹر سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ دروازے کے درمیان میں شیشے کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی جس سے نیلے رنگ کی

روشنی چھوٹ رہی تھی۔ پرائم منسٹر نے پلیٹ پر دایاں ہاتھ رکھا تو پلیٹ کا رنگ بدل کر سرخ ہوا اور پھر نیلا ہو گیا۔ ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ کمرہ دفتری طرز پر سجا ہوا تھا۔ دائیں طرف صوفے تھے جبکہ دوسری طرف ایک بڑی میز اور کرسی تھی۔ صوفے پر لی ہاگ بیٹھا ہوا تھا۔ پرائم منسٹر کو اندر آتے دیکھ کر وہ فوراً ان کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیسے ہو''...... پرائم منسٹر نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔

''ٹھیک ہوں سر''...... لی ہاگ نے مسکرا کر کہا۔

''بیٹھو''...... پرائم منسٹر نے کہا اور خود میز کی طرف بڑھ گئے اور میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا سر''...... لی ہاگ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں تم سے گریٹ پلان کی پروگریس پر بات کرنا چاہتا ہوں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ فرمائیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''تم بتاؤ۔ تم کہاں تک پہنچے ہو''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''میں منزل کے بہت قریب ہوں جناب۔ ایک سے دو ہفتے اور لگیں گے اور میرا کام پورا ہو جائے گا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''کیا ان سب کی سپیشل پلاسٹک سرجری اور ٹریننگ مکمل ہو گئی

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہے‘‘۔ پرائم منسٹر نے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ ان کی پلاسٹک سرجری اور ٹریننگ بھی مکمل ہو گئی ہے۔ چونکہ عام پلاسٹک سرجری میں کافی وقت لگتا ہے اس لئے ان کی سپیشل پلاسٹک سرجری کرائی گئی ہے جس میں ہمیں زیادہ وقت نہیں لگا ہے۔ اگلے دو ہفتوں میں مزید ریہرسل کر کے وہ پرفیکٹ پرسنز بن جائیں گے‘‘...... لی ہاگ نے جواب دیا۔

’’دیکھ لینا۔ ان میں کوئی کمی نہ رہ جائے ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے‘‘...... پرائم منسٹر نے کہا۔

’’میں کبھی کوئی کام کچا نہیں کرتا جناب۔ میں نے ان سب کو مکمل طور پر ایسا بنا دیا ہے کہ ان کے سامنے اصلی افراد بھی آ جائیں تو وہ بھی دھوکا کھا جائیں گے اور دوسرے لوگ ان کی جگہ اصلی افراد کو ڈپلیکیٹ سمجھنا شروع کر دیں گے‘‘...... لی ہاگ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

’’گڈ۔ میں نے تمہارے پلان کے مطابق انٹرنیشنل میڈیا میں ایسا تاثر دینا شروع کر دیا ہے کہ پاکیشیا سے دوسرے تنازعات کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی کا مسئلہ بھی اب حل ہو جانا چاہئے۔ ہیون ویلی والوں کو اب ان کا حق مل جانا چاہئے اور ہمیں اس مسئلے کے لئے ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے جو کافرستان اور پاکیشیا کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی والوں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ تمام معاملات مذاکرات کی میز پر افہام وتفہیم سے حل ہونے چاہئیں۔ میرے ان

بیانات کا نہ صرف پاکیشیا نے خیر مقدم کیا ہے بلکہ دنیا میں بھی کافرستان کی مثبت تبدیلی کو سراہا جا رہا ہے‘‘...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ایسا تو ہونا ہی تھا۔ یہ سب میرے گریٹ پلان کا حصہ ہے۔ ہم نے ابھی اور بہت کچھ کرنا ہے اور ہم جو کچھ کریں گے اس سے نہ صرف ہمارے ملک کا امیج پوری دنیا میں بہتر ہو گا بلکہ ہماری قدر میں بھی ہزاروں گنا اضافہ ہو جائے گا‘‘...... لی ہاگ نے کہا۔

’’میں نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے بھی بات کی تھی اور میں نے انہیں اشارے کنایوں میں یہ عندیہ دے دیا ہے کہ ہم پاکیشیا اور ہیون ویلی کے اہم راہنماؤں کے ساتھ ثالثی کے طور پر انٹرنیشنل کانفرنس بلانے کا سوچ رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں پوری دنیا کی اہم شخصیات کو مدعو کیا جائے گا اور پوری دنیا کی میڈیا ٹیمیں بھی ہوں گی۔ ان سب کی موجودگی میں ہم ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کو ان کے صوابدید کے تحت یہ اختیار دے دیں گے کہ وہ پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں، کافرستان سے یا پھر ہیون ویلی کو ایک خودمختار ملک کے تحت حاصل کرنا چاہتے ہیں‘‘...... پرائم منسٹر نے کہا۔

’’پھر کیا کہا ہے انہوں نے‘‘...... لی ہاگ نے کہا۔

’’انہوں نے میرے خیالات کو بے پناہ سراہا تھا اور ساتھ ہی مجھے ایک مشورہ بھی دیا تھا۔ ان کے کہنے کے مطابق اگر میں ان

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے مشورے پر عمل کروں تو اس سے ہیون ویلی کے سلسلے میں کافرستان کا جو غلط تاثر دنیا میں پھیلا ہوا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور دنیا میں کافرستان کی ساکھ اور زیادہ مستحکم ہو جائے گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا مشورہ دیا تھا انہوں نے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں فوری طور پر ہیون ویلی سے فوج کا انخلا کر دینا چاہئے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آپ نے انہیں کیا جواب دیا ہے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"میں نے ان سے سوچنے کے لئے وقت لیا ہے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اس سلسلے میں، میں پارلیمنٹ اور فوج کے اعلیٰ حکام کو اعتماد میں لوں گا اور پھر حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کے بعد مناسب فیصلہ کیا جائے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے جناب اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا مشورہ ہمارے لئے واقعی بے حد اہمیت کا حامل ہے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم بھی ایسا ہی چاہتے ہو"...... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

"یس سر۔ گریٹ پلان کی کامیابی کے لئے یہ اقدام بہت ضروری ہے کہ ہم ہیون ویلی سے اپنی ساری فوج واپس بلا لیں"۔

لی ہاگ نے کہا۔

"یہ آپ کہہ رہے ہیں مسٹر لی ہاگ۔ ہیون ویلی سے فوج نکالنے کا مطلب جانتے ہیں آپ۔ اگر ہم نے وہاں سے فوج کا انخلاء شروع کر دیا تو ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کو کھلی چھٹی مل جائے گی۔ وہ ہیون ویلی پر فوراً اپنا تسلط جما لیں گے اور پھر مقبوضہ راستوں سے پاکیشیائی فوج کو بھی ہم آگے بڑھنے سے نہیں روک سکیں گے اور اگر پاکیشیائی فوج ہیون ویلی میں داخل ہو گئی تو پھر ہیون ویلی ہمارا اٹوٹ انگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے الگ ہو جائے گا۔ ہیون ویلی کے حریت راہنما پاکیشیائی فوج کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور انہیں اپنے سروں پر بٹھا لیں گے"...... پرائم منسٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں جانتا ہوں سر"...... لی ہاگ نے کہا۔

"سب کچھ جانتے ہو پھر بھی آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں"۔ پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہم فوری طور پر ہیون ویلی سے اپنی پوری فوج کو واپس بلا لیں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"تو پھر اور کیا کہنا چاہتے ہیں آپ"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر۔ ہم دنیا کو دکھانے کے لئے محض یہ اعلان کریں گے کہ ہم ہیون ویلی سے فوج نکالنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے لئے اگر ہم وہاں سے چند ایک فوجی دستے نکال بھی لیں گے تو اس سے ہمیں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ مکمل فوجی انخلاء کا اعلان ہم انٹرنیشنل
کانفرنس کے بعد کریں گے جب یہ طے ہو جائے گا کہ ہیون ویلی
کا اختیار کس کے پاس ہو گا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ واقعی ذہین ہیں۔ مثبت تبدیلیاں
دکھانے کے لئے ہمارا یہ اقدام ناگزیر ہے''...... پرائم منسٹر نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ہیون ویلی کے ساتھ ہونا تو وہی ہے جو ہم چاہتے
ہیں اور جو ہمارا پلان ہے۔ گریٹ پلان اور اس گریٹ پلان کی وجہ
سے ہیون ویلی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کافرستان کے تصرف میں آ
جائے گی۔ ہیون ویلی ہماری تھی، ہماری ہے اور ہماری ہی رہے
گی''۔ لی ہاگ نے کہا۔

''بالکل۔ انٹرنیشنل کانفرنس کے بعد دنیا کا کوئی ملک کافرستان پر
انگلی نہیں اٹھا سکے گا کہ ہیون ویلی پر ہم نے زبردستی قبضہ کر رکھا
ہے''...... پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس سر اور اس طرح پاکیشیا کی زبان بھی اس سلسلے میں ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گی''...... لی ہاگ نے کہا۔

''جنرل سیکرٹری کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے مجھے صدر
مملکت اور چیف آف آرمی سٹاف کے ساتھ پارلیمنٹ کو بھی اعتماد
میں لینا پڑے گا۔ خاص طور پر اس سلسلے میں مجھے اپوزیشن لیڈروں
سے بھی بات کرنی پڑے گی ورنہ وہ اس بات کو ایشو بنا کر فوراً

ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور خواہ مخواہ واویلا مچانا شروع کر
دیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''صدر مملکت، تینوں مسلح افواج کے سربراہان سمیت پارٹی
لیڈروں کو سنبھالنا آپ کا کام ہے جناب۔ باقی آپ سب مجھ پر
چھوڑ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہیون ویلی کو کافرستان کا مستقل طور
پر حصہ بنانے کے لئے سب آپ کی بات مان جائیں گے اور اس
راز کو ہمیشہ راز میں ہی رکھیں گے کہ ہم کیا کرنے جا رہے
ہیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں ان سب کو سنبھال لوں گا''۔ پرائم
منسٹر نے کہا۔

''او کے۔ پھر آپ سمجھیں کہ ہیون ویلی ہماری ہے۔ صرف
ہماری''...... لی ہاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے کافرستان کے تمام سیکورٹی اداروں میں ڈیتھ فورس
کو شامل کر رکھا ہے۔ پولیس، انٹیلی جنس یہاں تک کہ ملٹری انٹیلی
جنس میں بھی ڈی فورس نظر آ رہی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے''۔ پرائم
منسٹر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد لی ہاگ سے پوچھا۔

''سر۔ گریٹ پلان ہر لحاظ سے ایک جامع پلان ہے۔ اس
پلان میں ناکامی کا ایک فیصد بھی امکان نہیں ہے۔ مجھے صرف ایک
خدشہ ہے کہ اس پلان کی بھنک عمران اور اس کے ساتھیوں کو مل گئی
تو وہ اس پلان کو روکنے اور انٹرنیشنل کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لئے ضرور آئیں گے۔ گو کہ میں نے گریٹ پلان کو خفیہ رکھنے کے
تمام انتظامات مکمل کر رکھے ہیں۔ پلان کے لیک آؤٹ ہونے کا
کوئی چانس نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اگر ایسا ہو جاتا ہے تو میں
عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا تھا کہ اگر وہ
گریٹ پلان کو سبوتاژ کرنے کے لئے کافرستان آئے تو انہیں قدم
قدم پر ڈی فورس کا سامنا کرنا ہو گا جو ہر وقت اور ہر شعبے میں ان
کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ان کے بڑھتے ہوئے قدم
روک لیں گے اور ان پر موت بن کر چھا جائیں گے''...... لی ہاگ
نے کہا۔

''تو آپ، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر اپنا رعب ڈالنا
چاہتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ عمران میرے بارے میں اور ڈی فورس کے بارے
میں یقیناً جانتا ہو گا اس لئے وہ کافرستان آنے کے لئے ایک بار
نہیں ہزاروں بار سوچے گا۔ ہزاروں بار''...... لی ہاگ نے تکبر
بھرے لہجے میں کہا پھر وہ پرائم منسٹر کے ساتھ گریٹ پلان کے
بارے میں مزید باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا۔

عمران آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام
میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کافی دنوں بعد چکر لگایا ہے آپ نے۔ کہاں تھے آپ''۔
سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

''مغز ماری کر رہا تھا۔ اس مغز ماری میں اتنے دن گزر گئے کہ
پتہ ہی نہیں چلا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس سے مغز ماری کر رہے تھے اور کیوں''...... بلیک زیرو نے
جواباً مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کو بیٹھتے دیکھ کر وہ دوبارہ اپنی کرسی
پر بیٹھ گیا۔

''عام طور پر مغز ماری پھوہڑ اور بدمزاج بیویوں سے کی جاتی
ہے جو سنتی کم ہیں اور سناتی زیادہ ہیں لیکن میں نے چونکہ ابھی
شہیدوں کی لسٹ میں اپنا نام درج نہیں کرایا اس لئے بیوی نام کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

طوطی میرے پاس ہے نہیں۔ لہٰذا میری مغز ماری بیوی سے تو ہو نہیں سکتی۔ دن رات فلیٹ میں رہو تو یا سلیمان سے مغز ماری کرنی پڑتی ہے یا پھر کتابوں سے۔ کتابوں کے ثقیل اور ناقابل فہم الفاظ تو میں مغز ماری کر کے جیسے تیسے سمجھ ہی لیتا ہوں لیکن سلیمان جب بولتا ہے تو اس کی باتیں سمجھنے کے لئے جتنی مرضی مغز ماری کر لو۔ کچھ سمجھ میں آتا ہے اور بہت کچھ نہیں"...... عمران کی زبان چل پڑے تو بھلا رکنے کا نام کیسے لے سکتی تھی۔

"کیوں۔ ایسا کیا کہہ دیا تھا سلیمان نے آپ سے کہ آپ کو اس کی باتوں پر اس قدر غور کرنے کے لئے مغز ماری کرنا پڑی تھی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو پتہ ہے کتابیں پڑھتے ہوئے مجھے بار بار چائے کی طلب محسوس ہوتی رہتی ہے۔ شروع شروع کے دنوں میں تو وہ مجھے تواتر سے چائے پلاتا رہا پھر اس نے تنگ آ کر مجھ سے ایک معاہدہ کیا کہ وہ مجھ سے ایک سوال کرے گا۔ اگر میں نے اس کے سوال کا جواب دے دیا تو وہ مجھے ایک کپ چائے پلائے گا ورنہ نہیں اور اگر میں نے دوبارہ چائے مانگی تو وہ پھر ایک اور سوال کرے گا۔ اسی طرح وہ سوال کرتا رہے گا اور جواب ملنے پر مجھے چائے مل جایا کرے گی۔ ایک دو روز تو اس نے آسان سے سوال کئے تھے جن کے جواب دے کر مجھے چائے مل جاتی تھی پھر اس نے مجھ سے ایسے سوال کرنا شروع کر دیئے جس کے جواب میں تو کیا خلائی

مخلوق بھی نہیں دے سکتی تھی۔ اب ظاہر ہے میرے پاس جن سوالوں کے جواب نہیں تھے تو مجھے چائے کیسے مل سکتی تھی اور میرا یقین مانو کہ آج چھٹا روز ہے مجھے چائے کے کپ کی شکل بھی دیکھے ہوئے۔ اب تو زبان چائے کا ذائقہ بھی بھول گئی ہے"...... عمران مسلسل بولتا چلا جا رہا تھا اور بلیک زیرو ہنس رہا تھا۔

"کیا سوال کئے تھے سلیمان نے آپ سے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"اس نے پوچھا تھا کہ گدھے کے سر پر بال ہوتے ہیں اس کے باوجود وہ گنجا نظر آتا ہے۔ کیوں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"پھر آپ نے کیا کہا تھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں اسے کیا جواب دیتا۔ گدھا ہوتا تو اس کے سوال کا جواب دیتا نا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"پھر اس نے پوچھا کہ کوا کائیں کائیں کیوں کرتا ہے۔ وہ بکری کی طرح ممناتا کیوں نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ بندروں کی دمیں ہوتی ہیں تو انسانوں کی کیوں نہیں ہو سکتیں۔ بس وہ ایسے ہی دانشمندانہ سوال پوچھتا رہا جن کے جواب کم از کم میرے پاس نہیں تھے پھر آج اس نے چوں چوں، چاں چاں، ماما ٹی ٹاں کر کے کہا کہ یہ کون سی زبان ہے اور اس نے مجھ سے کیا پوچھا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میں اسے اس زبان کا ترجمہ کر کے بتا دوں تو وہ

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

مجھے وہ تمام چائے بھی پلا دے گا جو پچھلے کئی دنوں سے وہ مجھے نہیں
پلا رہا تھا''...... عمران نے کہا۔
''میں پلاؤں آپ کو چائے''...... بلیک زیرو نے مسلسل ہنستے
ہوئے کہا۔
''تو اتنی دیر سے میں الٹی سیدھی کیوں ہانک رہا ہوں''۔ عمران
نے منہ بنا کر کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
''میں ابھی بنا کر لاتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا اور وہ
آپریشن روم سے نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے کے دو کپ لے
آیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے قریب پڑی ہوئی میز پر رکھا اور
دوسرا کپ لے کر اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔
''کوئی خاص رپورٹ''...... عمران نے پوچھا۔
''ممبران کی طرف سے تو کوئی خاص رپورٹ نہیں ملی ہے۔ جن
افراد کے ساتھ میں نے ان کی ڈیوٹیاں لگائی تھیں وہ نارمل انداز
میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ ممبران کے کہنے کے مطابق ان کے آس
پاس بھی انہیں کوئی دکھائی نہیں دیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔
''این ٹی کی بھی کوئی کال نہیں آئی''...... عمران نے پوچھا۔
''میں نے ایک دو روز قبل خود اسے کال کی تھی لیکن اس کی
طرف سے کوئی بھی خاطر خواہ جواب نہیں ملا ہے۔ وہ اپنی سی کوشش
کر رہا ہے لیکن لی ہاگ اور اس کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں اسے ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یعنی ابھی تک سب اندھیرے میں ہی ہیں''...... عمران نے
کہا۔
''ہاں۔ ابھی تک تو ایسا ہی ہے البتہ آج کل میڈیا اور اخبارات
کی خبریں بے حد گرم ہیں۔ کافرستان' پاکیشیا کے ساتھ دوسرے
تنازعات کے ساتھ ہیون ویلی کے معاملے پر بھی سنجیدگی سے غور کر
رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق کافرستان میں پاکیشیا کے ساتھ
مذاکرات کرنے کے لئے سوچ بچار کی جا رہی ہے اور چند انٹرنیشنل
میڈیا نے یہ بھی کہا ہے کہ کافرستان ہیون ویلی کے معاملے میں
تیسرا فریق بھی شامل کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ جلد یا بدیر
کافرستان میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس بلائی جائے گی جس میں
پاکیشیائی وفد کے ساتھ ہیون ویلی کے تحریک آزادی کے سربراہ اور
دوسرے ممالک کے مندوبین بھی شامل ہوں گے پھر ایک میز پر
باقاعدہ مذاکرات ہوں گے اور رائے شماری کے تحت یہ فیصلہ کیا
جائے گا کہ ہیون ویلی کے تنازع کو کیسے حل کیا جائے۔ اس سلسلے
میں کافرستانی پرائم منسٹر نے باقاعدہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری
سے بھی رائے لی تھی۔ کافرستان کے اس بدلے ہوئے رویئے پر
پاکیشیا کو حیرت بھی ہو رہی ہے اور کافرستان کے اس تبدیل شدہ
رویئے پر ان کا خیر مقدم بھی کیا جا رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔
''یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ پاکیشیا کئی بار کافرستان کو
مذاکرات کی میز پر لانے کی کوشش کر چکا ہے لیکن ہر بار کافرستان

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کسی نہ کسی بہانے سے میز سے اٹھ کر بھاگ جاتا ہے۔ مجھے تو ان ساری باتوں میں سچائی کا کوئی پہلو دکھائی نہیں دیتا۔ کافرستان جو ہیون ویلی کو اٹوٹ انگ کہتا ہے۔ وہ اور اس آسانی سے اس تنازع کو حل کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ یہ ناممکن ہے قطعی ناممکن"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور میز سے چائے کا کپ اٹھا کر سپ لینے لگا۔

"ہو سکتا ہے، کافرستان عالمی دباؤ کے تحت ایسا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہو۔ آخر ہم اپنی کوششوں سے اس مسئلے کو پوری دنیا تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور بعض ممالک نے تو ہیون ویلی کے لئے ہماری حمایت بھی کرنی شروع کر دی ہے۔ ویسے بھی ہیون ویلی میں موجود مسلح افواج کے بے رحمانہ اور سفاکانہ رویئے نے کافرستان کا امیج بری طرح سے مجروح کر رکھا ہے۔ جو ہر طرح تحریک آزادی کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے ظلم و ستم بھی ہیون ویلی کے آزادی کے متوالوں کے ذہن نہیں بدل سکتے بلکہ وہ ہیون ویلی میں جس قدر ظلم و ستم کرتے ہیں، ہیون ویلی والوں کے دلوں میں کافرستانیوں کے لئے اور زیادہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کی آزادی کی تحریکیں اور زیادہ زور پکڑتی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ سب کچھ چھ دہائیوں سے ہو رہا ہے۔ اگر کافرستان کو اپنی عزت نفس کا اتنا ہی احساس ہوتا تو وہ ہیون ویلی کو کب کا آزاد کر چکا ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کے خیال میں دنیا کو خاموش کرنے کے لئے کافرستان یہ سارا چکر چلا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ نہ کبھی پاکیشیا سے مذاکرات ہوں گے اور نہ ہی وہاں کوئی انٹرنیشنل کانفرنس بلائی جائے گی۔ جب ہیون ویلی میں آزادی کی تحریکیں زور پکڑنا شروع کر دیتی ہیں تو کافرستان انہیں یا تو طاقت سے دبا دیتا ہے اور جب طاقت سے بھی ان کا بس نہ چلے تو وہ ایسے ہی شوشے چھوڑ دیتے ہیں جس سے ہیون ویلی میں خاموشی چھا جاتی ہے اور وہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ آج نہیں تو کل مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ان کی مراد بر آئے گی لیکن نہ مذاکرات ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کا کبھی انتظار ختم ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں نے تو سنا ہے کہ کافرستان اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے مشورے پر عمل کر کے ہیون ویلی سے اپنی فوج بھی نکالنے کے لئے آمادہ ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جس روز ایسا ہو گیا اس روز سمجھو کہ ہیون ویلی آزاد ہو جائے گی۔ کافرستان زبانی کلام کی حد تو ایسا کہہ سکتا ہے لیکن عملاً وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا۔ کافرستان کی سوچ بے حد محدود ہے۔ وہاں ایسا سمجھا جاتا ہے کہ جس روز ہیون ویلی سے کافرستانی فوج نکلے گی اسی روز ہیون ویلی میں پاکیشیائی فوج پہنچ جائے گی اور اگر پاکیشیائی فوج ہیون ویلی میں داخل ہو گئی تو ہیون ویلی کا اٹوٹ انگ ان

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گا اس لئے ایسی باتوں پر توجہ مت دیا کرو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو آپ کے خیال میں کافرستان یہ سب کیوں کر رہا ہے۔ ان دنوں تو ہیون ویلی میں آزادی کی تحریکیں بھی خاموش ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ خاموش ہیں اسی لئے کافرستان نے شوشے چھوڑنا شروع کر دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کہتا اچانک تیز سیٹی بج اٹھی۔ سیٹی کی آواز ایک ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی جو بلیک زیرو کے دائیں طرف موجود ایک مشین کی سائیڈ پر پڑا ہوا تھا۔

"این ٹی کی کال ہے۔ وہ کسی بھی وقت رابطہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھا ہوا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ ٹرانسمیٹر پر سبز بلب سپارک کر رہا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک بٹن پریس کیا تو بلب کا جلنا بجھنا بند ہو گیا۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... بلیک زیرو نے ایک اور بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"این ٹی بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی کی آواز سنائی دی۔

"بولو۔ اوور"...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں

کہا۔

"چیف۔ میرے علم میں ایک اہم رپورٹ آئی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔ عمران بھی چائے کا سپ لیتا ہوا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"چیف۔ آپ کے حکم پر میں پرائم منسٹر اور چند اہم شخصیات کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ میں نے کافرستانی پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کے ایک اسسٹنٹ تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ اس کا نام میجر وشرام ہے۔ میجر وشرام لوز کریکٹر کا مالک ہے۔ اسے عورتوں، شراب اور جوئے میں بے پناہ دلچسپی رہتی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ ایک کال گرل کو ایڈجسٹ کر دیا تھا جو مجھ سے بھاری معاوضہ لے کر میجر وشرام کو شراب پلا کر اسے دماغی طور پر آؤٹ کر دیتی تھی اور اس سے میرے کہنے کے مطابق معلومات اگلواتی تھی۔ اس نے اب تک میجر وشرام سے جو معلومات حاصل ہیں اس کے کہنے کے مطابق لی ہاگ ان دنوں ہیون ویلی کے خلاف ایک زبردست سازش تیار کر رہا ہے۔ لی ہاگ نے پرائم منسٹر، پریذیڈنٹ اور مسلح افواج کے تینوں سربراہوں کو اعتماد میں لے کر ایک ایسا پلان بنایا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد ہیون ویلی کافرستان کی جھولی میں پکے ہوئے پھل کی طرح آ گرے گا اور پاکیشیا سمیت پوری دنیا کو یقین ہو جائے گی کہ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ میجر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وشرام نے یہ بھی بتایا ہے کہ لی ہاگ اپنے اس پلان کو گریٹ پلان کہتا ہے جس کی اس نے نہ صرف تمام کاغذی کارروائی مکمل کر لی ہے بلکہ اس پلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی اس نے ورک کرنا شروع کر دیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے پر بھی حیرت لہرانے لگی کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے ان کا موضوع گفتگو بھی ہیون ویلی کے بارے میں ہی تھا۔

''کس نوعیت کی سازش ہے۔ ان کا گریٹ پلان کیا ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''میجر وشرام گریٹ پلان کو نام کی حد تک جانتا تھا۔ گریٹ پلان کیا ہے اس کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں ہے۔ کال گرل کے ذریعے میں نے میجر وشرام کو دماغی طور پر اپ سیٹ کرنے والی ایک گولی کھلا دی تھی اور پھر میں نے خود جا کر میجر وشرام سے بات کی تھی۔ وہ لاشعوری طور پر سب کچھ بتاتا جا رہا تھا۔ میں نے اس سے گریٹ پلان کے بارے میں پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ واقعی نہیں جانتا تھا البتہ وہ ایک بات بار بار کہہ رہا تھا کہ اب ہیون ویلی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کافرستان کا اٹوٹ انگ بن جائے گی۔ میں نے اسے مزید کریدا تو مجھے معلوم ہوا کہ میجر وشرام، پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کا بہت قریبی عزیز ہے اس لئے ملٹری سیکرٹری اسے بہت سی خفیہ باتیں بھی بتا دیتا

ہے۔ میجر وشرام نے یہ بھی بتایا تھا کہ لی ہاگ اکثر و بیشتر پرائم منسٹر کے پاس جاتا رہتا ہے اور پرائم منسٹر اس سے ہمیشہ کسی سیکرٹ روم میں ہی ملاقات کرتے ہیں اور ان کی ملاقاتیں کئی کئی گھنٹوں پر محیط ہوتی ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور کوئی خاص بات۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یس چیف۔ ایک بات اور ہے۔ میں نے میجر وشرام سے سیکورٹی فورسز میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں پوچھا تھا۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

''پھر کیا بتایا ہے اس نے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس نے بتایا ہے کہ لی ہاگ کو خدشہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے گریٹ پلان کو سبوتاژ کرنے کے لئے پیش قدمی کر سکتی ہے اور عمران اور اس کے ساتھی کبھی بھی کافرستان میں وارد ہو سکتے ہیں اس لئے تمام فورسز اور ایجنسیوں میں لی ہاگ اپنے آدمی شامل کر رہا ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کافرستان میں آئیں تو کسی نہ کسی ذرائع سے ان کے بارے میں لی ہاگ کو پتہ چل جائے اور ڈی فورس کو ان کے مقابلے پر لا کر ان کا راستہ روکا جا سکے۔ اوور''...... این ٹی نے کہا۔ عمران نے اشارہ کیا تو بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر اسے دے دیا۔

''کیا تم دوبارہ میجر وشرام تک جا سکتے ہو۔ اوور''...... عمران نے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ایکسٹو کی مخصوص آواز میں پوچھا۔

"لیس چیف۔ وہ اس کال گرل کا مکمل طور پر اسیر ہو چکا ہے۔ اس کے ذریعے میں میجر وشرام تک دوبارہ پہنچ سکتا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر ایک کام کرو۔ میجر وشرام کی جگہ تم سنبھال لو اور اس کی جگہ تم پرائم منسٹر ہاؤس چلے جاؤ اور اپنے طور پر ملٹری سیکرٹری سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ہمارے لئے لی ہاگ کا گریٹ پلان جاننا بے حد ضروری ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھی پہلے یہی سوچا تھا جناب کہ میں میجر وشرام بن کر خود وہاں جاؤں اور ملٹری سیکرٹری کو قابو کروں لیکن میجر وشرام کی ڈیوٹی پرائم منسٹر ہاؤس سے ختم کر دی گئی ہے۔ چند روز قبل وہ نشے میں بدمست ہوکر پرائم منسٹر کے پاس چلا گیا تھا جس پر پرائم منسٹر نے اس کی اور ملٹری سیکرٹری کی سخت سرزنش کی تھی اور ان کے حکم سے میجر وشرام کو پرائم منسٹر ہاؤس سے نکال دیا گیا تھا۔ اوور"...... این ٹی نے کہا۔

"تو پھر کوئی اور راستہ تلاش کرو اور جیسے بھی ممکن ہو گریٹ پلان کی تفصیلات معلوم کرو۔ اوور"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"لیس چیف۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

"کوشش نہیں۔ تمہیں یہ کام ہر صورت میں کرنا ہے۔ الٹس مائی

آرڈر۔ سمجھے تم۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیس۔ لیس چیف۔ میں یہ کام کروں گا۔ ضرور کروں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی نے ایکسٹو کا سرد لہجہ سن کر لرزتے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں عمران اور اس کی ٹیم کو کافرستان بھیج رہا ہوں۔ کافرستان پہنچتے ہی وہ تم سے رابطہ کر لیں گے اور پھر تم عمران کی ہدایات پر عمل کرنا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"او کے چیف۔ عمران صاحب اگر یہاں آ جائیں تو میرا کام آسان ہو جائے گا۔ ان کے ساتھ مل کر تو میں کافرستانی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ تک بھی پہنچ سکتا ہوں۔ اوور"...... این ٹی نے کہا۔ عمران کی کافرستان آمد کا سن کر اس کے لہجے میں مسرت کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ ایک یا دو روز میں تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ تم ریڈ تھری ٹرانسمیٹر آن رکھنا۔ عمران اس ٹرانسمیٹر پر تم سے بات کرے گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"او کے چیف۔ میں ریڈ تھری ٹرانسمیٹر آن کر کے ہر وقت اپنے پاس رکھوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

"عمران کے پہنچنے تک تم اپنا کام جاری رکھو۔ ہو سکتا ہے اس کے آنے تک تم کوئی اہم معلومات حاصل کر لو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''ضرور چیف۔ میں اپنے کسی بھی کام سے کوتاہی کیسے برت سکتا ہوں۔ میری کوشش ہو گی کہ عمران صاحب کے آنے سے پہلے بہت کچھ معلوم کر لوں۔ اس کے لئے میں آج سے بلکہ ابھی سے کام شروع کر دیتا ہوں۔ اوور''...... این ٹی نے کہا۔

''او کے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''آپ نے بالکل ٹھیک ہی کہا تھا۔ کافرستان واقعی ہیون ویلی کے معاملے میں اچھے طریقے سے سوچ ہی نہیں سکتا''...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس بار لی ہاگ، ہیون ویلی کے خلاف کوئی خطرناک پلان بنا رہا ہے۔ ادھر لی ہاگ کے دو ایجنٹ بھی پاکیشیا میں موجود تھے جو اہم شخصیات کی ویڈیو کلپس بنا بنا کر اسے بھیج رہے تھے۔ ان ویڈیو کلپس کا لی ہاگ کے گریٹ پلان سے کیا لنک ہو سکتا ہے''۔ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کوئی نہ کوئی لنک تو ضرور ہو گا۔ اس نے ویڈیو کلپس ان اہم شخصیات کے بنوائے ہیں جو خاص طور پر ہیون ویلی میں ہونے والے مظالم کے بارے میں دنیا کو آگاہ رکھتے ہیں اور دوسرے ممالک سے ہیون ویلی کے تنازع کو سلجھانے کے لئے اپیلیں کرتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کافرستانی پرائم منسٹر کا دوسرے تنازعات کے ساتھ ہیون ویلی

کے سلسلے میں پاکیشیا کے ساتھ مذاکرات کی میز پر آنے کا عندیہ دینا، ان کا اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے مشورے لینا اور انٹرنیشنل کانفرنس بلا کر تھرڈ فریق کو شامل کرنے کی حامی بھرنا اور بار بار لی ہاگ کا پرائم منسٹر سے ملنا۔ یہ سب مجھے ایک ہی سلسلے کی کڑیاں نظر آ رہی ہیں۔ وہ نہ جانے ایسا کیا چکر چلا رہا ہے کہ میجر وشرام جیسے شخص کو بھی یہ یقین ہے کہ اس بار ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں آ گرے گا اور پوری دنیا سمیت پاکیشیا بھی اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکے گا''...... عمران نے سوچ سوچ کر بولتے ہوئے کہا۔

''لی ہاگ انتہائی خطرناک حد تک ذہین ہے عمران صاحب۔ اس نے اگر واقعی کوئی گریٹ پلان بنایا ہے تو واقعی ایسا ہو سکتا ہے کہ جو میجر وشرام نے کہا ہے وہ سچ ہو۔ ہمیں جلد سے جلد اس پلان کا نہ صرف پتہ لگانا ہو گا بلکہ اسے سبوتاژ بھی کرنا ہو گا ورنہ پاکیشیا کی عوام کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی والوں کی بھی تمام امیدیں، تمام خواہشیں دم توڑ دیں گی جو سب نے کئی دہائیوں سے لگا رکھی ہیں اور آزادی حاصل کرنے کے لئے ہیون ویلی والوں نے اب تک لاکھوں انسانوں کی قربانیاں دی ہیں۔ وہ سب کافرستانی فوج کے ہاتھوں بدترین مظالم سہہ رہے ہیں۔ ان کی تمام کوششیں، ان کی خواہشیں اور ان کی قربانیاں رائیگاں چلی جائیں گی اور اگر واقعی لی ہاگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو پھر ہیون ویلی کے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

عوام کو کبھی ان کا حق نہیں مل سکے گا۔ کبھی بھی نہیں“...... بلیک زیرو
نے جذباتی لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ نہ ہیون ویلی کے عوام کی امیدیں
ختم ہوں گی نہ ہی ان کا خون رائیگاں جائے گا۔ انہیں ان کا حق
ضرور ملے گا۔ کافرستان لاکھ کوششیں کر لے لیکن ہیون ویلی کا الحاق
کافرستان سے نہیں ہو گا۔ کبھی بھی نہیں ہو گا۔ میں ان کے تمام
پلان، ان کی تمام سازشوں کا تارو پود بکھیر دوں گا۔ میں لی ہاگ
اور اس کے گریٹ پلان کی دھجیاں اڑا دوں گا۔ ان کے مذموم
عزائم کو میں وہاں جا کر پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کردوں گا
اور ہیون ویلی کے خلاف ہونے والی سازش کا میں لی ہاگ اور اس
کی فورس سے بھیانک اور انتہائی خوفناک انتقام لوں گا کہ لی ہاگ
تو کیا کافرستانی حکومت بھی تھرا جائے گی“...... عمران نے انتہائی
سرد لہجے میں کہا۔ جوش اور جذبے کے تحت اس کا چہرہ پکے ہوئے
ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں واقعی کافرستان
اور لی ہاگ کے لئے نفرت کی سرخی ابھر آئی تھی جو آگ سے زیادہ
تیز اور خوفناک تھی۔

”تم ممبران کو کال کر کے میٹنگ روم میں بلاؤ۔ گریٹ پلان
کے بارے میں ابھی تک ہم اندھیرے میں ہیں لیکن ہم اس انتظار
میں بیٹھے نہیں رہ سکتے کہ کب ہمیں گریٹ پلان کا پتہ چلے اور کب
ہم گریٹ پلان کو ختم کرنے کے لئے حرکت میں آئیں“۔ عمران

نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمیں فوراً ان کا محاسبہ کرنا ہو گا۔ نہ
معلوم کب کیا ہو جائے“...... بلیک زیرو نے کہا اور اس نے قریب
پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کو کال کرنے میں مصروف
ہو گیا۔ عمران مسلسل سوچ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر کافرستان
جا کر لی ہاگ کا گریٹ پلان سبوتاژ کرنے کی چٹانوں جیسی سختی اور
سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نیلے رنگ کا ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے آسمان کی بلندیوں پر اڑا جا رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر میں دونوں سائیڈوں پر نیلے رنگ کے ٹکڑے بنے ہوئے تھے جو ڈی فورس کا مخصوص نشان تھا۔

ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے ساتھ کرنل گھنشام بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل گھنشام مضبوط جسم والا شخص تھا۔ اس کا چہرہ بے حد بڑا تھا اور اس کی ٹھوڑی کسی ہتھوڑے جیسی نظر آ رہی تھی۔

کرنل گھنشام کی بڑی بڑی آنکھوں میں سرخی پھیلی ہوئی تھی جو اس کے سفاکانہ اور بے رحمانہ طبیعت کی غماز تھی۔ کرنل گھنشام کے چہرے پر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی نظر آ رہی تھی۔ اس کی شکل دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ زندگی بھر مسکرایا ہی نہ ہو۔ کرنل گھنشام کے کانوں پر ہیڈ فونز لگے ہوئے تھے جس کا مائیک اس کے منہ کے آگے تھا۔

ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتاری سے شمالی بارڈر کے بیس کیمپ کی جانب بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کرنل گھنشام کو بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا نے کافرستان سے ایک معاہدے کے تحت کافرستان کے سو مچھیروں کو واپس کیا تھا جو سمندر میں مچھلیاں پکڑتے ہوئے غلطی سے بارڈر لائن کراس کر کے دوسری طرف چلے گئے تھے۔

یہ سلسلہ دونوں ممالک میں امن اور ایک دوسرے سے بہتر تعلقات استوار کرنے کے لئے کافی عرصے سے جاری تھا۔ دونوں ممالک ایک دوسرے کے قیدیوں کو رہا کر رہے تھے۔ اس کے لئے باقاعدہ طور پر قیدیوں کی فہرست بنا کر ایک دوسرے ملکوں کے حوالے کی جاتی تھیں اور پھر انہیں سرحد پار فوجی حکام کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔

کرنل گھنشام نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کر رکھے تھے۔ اس کے آدمی سرحدی علاقوں کے ساتھ ساتھ ان تمام جگہوں پر موجود تھے جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے آنے کا ایک فیصد بھی امکان ہو سکتا تھا۔

اپنے انتظامات سے کرنل گھنشام مطمئن تھا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کافرستان آئے تو وہ اس کی فورس کی نظروں سے چھپ نہیں سکیں گے۔ خواہ وہ کسی بھی میک اپ میں کیوں نہ ہوں۔ ڈی فورس کے پاس ایسے بے شمار سائنسی آلات

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھے جن کی مدد سے وہ ہر قسم کا میک اپ آسانی سے چیک کر سکتے تھے۔ کرنل گھنشام اور اس کی فورس نے بیرون ملک سے آنے والوں پر بھی کڑی نظر رکھی ہوئی تھی۔ ان کی نظروں سے کوئی بھی بچ کر نہیں جا سکتا تھا پھر آج کرنل گھنشام کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سے سو قیدیوں کو متعلقہ حکام کے حوالے کیا گیا ہے۔ ان قیدیوں کی چیکنگ اور ان سے پوچھ گچھ کے لئے ایک سرحدی بیس کیمپ میں لے جایا گیا تھا۔ کرنل گھنشام کو شک تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے کا اس سے اچھا اور کوئی موقع نہیں مل سکتا۔ وہ ان قیدیوں کے روپ میں بھی کافرستان میں آ سکتے تھے۔

بیس کیمپ میں ڈی فورس بھی موجود تھی اور انہوں نے کرنل گھنشام کو ان قیدیوں کو کلیئرنس کی رپورٹ بھی دے دی تھی۔ ان کے کہنے کے مطابق تمام قیدی کافرستانی ہی تھے اور ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں تھا لیکن اس کے باوجود گھنشام کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایسا سنہری موقع گنوا سکتے تھے۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں انہی قیدیوں میں موجود ہیں اس لئے وہ ان قیدیوں کو دیکھنے اور ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے خود بیس کیمپ میں جا رہا تھا۔

ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتار تھا۔ اگلے آدھے گھنٹے بعد اس کا ہیلی کاپٹر بیس کیمپ کے ہیلی پیڈ پر اتر رہا تھا۔ بیس کیمپ ایک نشیبی میدان

میں دور تک پھیلا ہوا تھا۔ چاروں طرف سے باڑ لگا کر بیس کیمپ کو بند کر دیا گیا تھا۔ وہاں بے شمار بیرکیں اور سرچنگ ٹاورز بھی موجود تھے۔ بیس کیمپ میں ہر طرف فوجی ٹرک اور گاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک طرف کھلی جگہ پر بے شمار افراد فوجیوں کے گھیرے میں زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جن کی حالت دیکھ کر پتہ لگتا تھا کہ یہ وہی غریب مچھیرے قیدی ہیں جنہیں پاکیشیا نے خیر سگالی کے طور پر کافرستان کو واپس کیا تھا۔

جیسے ہی ہیلی کاپٹر نیچے اترا، کئی فوجی اور چند نیلے لباسوں والے افراد بھاگتے ہوئے اس طرف آ گئے۔ کرنل گھنشام نے ہیڈ فونز اتار کر ایک طرف رکھا اور ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ جیسے ہی وہ ہیلی کاپٹر سے نکلا نیلے لباس والوں اور فوجیوں کی ایڑیاں بج اٹھیں۔ ان میں سے ایک نیلے لباس والا جھکے جھکے انداز میں بھاگتا ہوا کرنل گھنشام کے نزدیک آ گیا۔

"میرا نام میجر ترپاٹھی ہے سر۔ میں اس کیمپ کے بلیو سپائیڈرز کا انچارج ہوں"...... نیلے لباس والے نے کرنل گھنشام کے قریب جا کر بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"کیمپ کا انچارج کون ہے"...... کرنل گھنشام نے اس کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کرنل دیپاش۔ لیکن وہ اس وقت یہاں نہیں ہیں۔ وہ ہیڈ کوارٹر گئے ہیں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا ان سب کی تم نے اپنی نگرانی میں چیکنگ کی ہے"۔ کرنل گھنشام نے سامنے بیٹھے قیدیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ میں نے خود بھی ان سے پوچھ گچھ کی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی گلٹی نہیں ہے"...... میجر ترپاٹھی نے جواب دیا۔

"میک اپ ایکسپرٹس کا کیا کہنا ہے"...... کرنل گھنشام نے پوچھا۔

"انہوں نے بھی مکمل چیکنگ کی ہے جناب۔ کوئی میک اپ میں نہیں ہے"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"ان کے سامان کی تلاشی لی تم نے"...... کرنل گھنشام نے پوچھا۔

"یس سر۔ چند کپڑے اور ضرورت کے سامان کے سوا ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے"...... میجر ترپاٹھی نے جواب دیا۔ قیدیوں سے کچھ فاصلے پر ایک میز اور کرسی پڑی تھی۔ میجر ترپاٹھی نے اشارہ کیا تو کرنل گھنشام اس طرف بڑھ گیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں قیدیوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ان سب کے چہروں پر مسکینیت، گھبراہٹ اور پریشانی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

وہ شاید یہ سوچ رہے تھے کہ پاکیشیا نے خیر سگالی کے طور پر انہیں اپنی قید سے تو آزاد کر دیا تھا لیکن اب اپنے ملک میں آ کر وہ ایک بار پھر اپنوں کی قید میں آ گئے تھے جو ان پر اعتبار کرنے کی بجائے ان سے انتہائی سختی سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ پاکیشیا کی قید

سے تو انہیں نجات مل گئی تھی لیکن اب اس بیس کیمپ سے انہیں کب نجات ملے گی اور وہ کب اپنے گھر جا سکیں گے یہ شاید ان میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک ایک کر کے انہیں میرے سامنے لاؤ۔ میں ان سے خود بات کروں گا"...... کرنل گھنشام نے کہا اور میجر ترپاٹھی سر ہلا کر قیدیوں کی طرف چلا گیا۔ کرنل گھنشام نے جیب سے ایک گاگل جیسا چشمہ نکالا اور اسے آنکھوں پر چڑھا لیا۔

اس نے گاگل کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو گاگل کے کنارے روشن ہو گئے۔ گاگل کے شیشے سیاہ رنگ کے تھے جو اب ہلکے ہلکے نیلے نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے میجر ترپاٹھی ایک بوڑھے مچھیرے کو لے آیا۔ بوڑھا بے حد گھبرایا ہوا تھا۔ اس کا رنگ زرد تھا۔ اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار ہو۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر اور سر جھکا کر میز کی دوسری طرف کھڑا ہو گیا۔

"نام کیا ہے تمہارا"...... کرنل گھنشام نے اس کا چہرہ غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بوڑھے نے سر اٹھایا تو کرنل گھنشام نے گاگل کا ایک اور بٹن پریس کر دیا جس سے گاگل کے کناروں سے تیز روشنی نکل کر اس بوڑھے کے چہرے پر پڑنے لگی۔ روشنی تیز ضرور تھی لیکن اس حد تک نہیں کہ بوڑھے کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔

"میرا نام رام پرساد ہے مائی باپ"...... بوڑھے نے لرزتے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوئے لہجے میں کہا۔

"باپ کا نام"...... کرنل گھنشام نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"پرساد"...... بوڑھے نے کہا۔

"میجر ترپاٹھی"...... کرنل گھنشام نے میجر ترپاٹھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... میجر ترپاٹھی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کی لسٹ دو مجھے۔ جن پر ان کے نام پتے لکھے ہیں"۔ کرنل گھنشام نے کہا۔

"یس سر"...... میجر ترپاٹھی نے کہا اور اس نے سائیڈ کی جیب سے چند کاغذات نکال کر کرنل گھنشام کے سامنے رکھ دیئے۔ جن پر ترتیب وار نمبر تھے اور ان کے نام پتے کے ساتھ ان کے بارے میں ضروری تفصیلات درج تھیں۔

"اس کا نمبر بتاؤ"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"اس کا نمبر ایٹی سکس ہے جناب"...... میجر ترپاٹھی نے بوڑھے کے کاندھے پر مارکر سے لکھا ہوا نمبر دیکھتے ہوئے کہا تو کرنل گھنشام کاغذ پلٹنے لگا اور نمبر ایٹ سکس پر کرنل گھنشام نے انگلی رکھ دی۔

"کہاں رہتے ہو"...... کرنل گھنشام نے بوڑھے سے پوچھا۔

"ماچھی گاؤں میں جناب"...... بوڑھے نے جواب دیا اور کرنل

گھنشام اس کے گھر بار کے متعلق مختلف سوالات کرنے لگا جس کا بوڑھا اطمینان سے جواب دے رہا تھا۔

"اس کے گھر کا کوئی فرد اسے لینے آیا ہے"...... کرنل گھنشام نے میجر ترپاٹھی سے پوچھا۔

"یس سر۔ ان سب کے رشتے دار یہاں موجود ہیں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"کہاں ہیں وہ"...... کرنل گھنشام نے پوچھا۔

"وہ سب بیس کیمپ کی دوسری طرف ہیں جناب۔ ایک بیرک میں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ میری طرف سے کلیئر ہے۔ اسے لے جا کر اس کے رشتہ داروں کے حوالے کر دو اور انہیں یہاں سے بھیج دو"۔ کرنل گھنشام نے کہا اور اس کی بات سن کر بوڑھے کے چہرے پر تشکر کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"بہت بہت شکریہ مائی باپ۔ آپ ہمارے لئے دیوتا سمان ہیں۔ میں اور میرا خاندان آپ کا یہ اُپکار زندگی بھر نہیں بھولیں گے"...... بوڑھے نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے جھک کر میز کے نیچے کرنل گھنشام کے پیروں کو ہاتھ لگایا اور پھر میجر ترپاٹھی کی طرف مڑ کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

میجر ترپاٹھی نے دور کھڑے ایک مسلح آدمی کو اپنے پاس بلایا اور پھر اسے آہستہ آہستہ ہدایات دینے لگا اور پھر اس نے مسلح آدمی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے ساتھ بوڑھے کو وہاں سے بھیج دیا۔

"دوسرے کو بلاؤ"...... کرنل گھنشام نے کرخت لہجے میں کہا اور میجر ترپاٹھی سر ہلا کر دوسرا قیدی اس کے سامنے لے آیا۔ کرنل گھنشام گاگل میں موجود حساس لینز اور سینسرز کی مدد سے اس کا میک اپ چیک کرنے لگا۔

اس آدمی کا نمبر تیرہ تھا۔ کرنل گھنشام نے لسٹ پر اس کا نمبر اور نام دیکھا اور پھر اس سے مختلف سوالات کرنے لگا پھر اس نے اس آدمی کو بھی کلیئر کر دیا۔ اس طرح وہ ایک ایک کر کے قیدیوں کو بلاتا رہا۔ میک اپ چیک کرنے والے گاگل سے وہ ان کے میک اپ بھی چیک کر رہا تھا اور ان سے ان کے متعلق بدل بدل کر سوالات بھی کر رہا تھا۔ دس پندرہ افراد کو کلیئر کر کے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا جناب"...... اسے اٹھتے دیکھ کر میجر ترپاٹھی نے چونک کر کہا۔

"اسی طرح ایک ایک سے پوچھ گچھ کرتا رہا تو مجھے یہیں شام ہو جائے گی۔ تم بھی ان افراد کو میرے سامنے لا رہے ہو جو کمزور اور بوڑھے ہیں اور میں بھی احمقوں کی طرح ان سب کو چیک کر رہا ہوں۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس قدر بوڑھے اور کمزور ہو سکتے ہیں۔ وہ میک اپ کر کے اپنے چہرے ضرور بدل سکتے ہیں لیکن قد کاٹھ اور جسمانی ساخت نہیں بدل سکتے"...... کرنل گھنشام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ سوری سر۔ میں ان میں سے چن چن کر ایسے افراد لاتا ہوں جن کے قد کاٹھ مجرموں جیسے ہوں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"نہیں۔ تم ان سب کو لائنوں میں کھڑا کرو۔ میں خود چیک کرتا ہوں"...... کرنل گھنشام نے سخت لہجے میں کہا اور میجر ترپاٹھی سر ہلا کر قیدیوں کی طرف بڑھ گیا اور انہیں کھڑا کر کے ان کی لائنیں بنانے لگا۔ وہ بوڑھوں اور دبلے پتے افراد کے ساتھ عورتوں کی بھی الگ الگ لائنیں بنا رہا تھا۔ کرنل گھنشام نوجوانوں کی لائن کی طرف بڑھا اور پھر گاگل سے ان کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس بار وہ کسی سے سوال و جواب نہیں کر رہا تھا صرف ان کے میک اپ چیک کر رہا تھا۔ تین افراد کو چیک کر وہ چوتھے شخص کے پاس آیا اور اس نے جیسے ہی نوجوان کے چہرے پر بلیو لائٹ ڈالی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس شخص کا چہرہ بدلا ہوا تھا۔ گاگل سے اسے صاف معلوم ہو گیا تھا کہ وہ شخص میک اپ میں ہے لیکن کرنل گھنشام نے اپنے چہرے پر کوئی تاثر نمودار نہیں ہونے دیا اور اس شخص کو چھوڑ کر اگلے نوجوان کے پاس چلا گیا۔ اس نے نوجوان کو ذرا بھی شک نہیں ہونے دیا تھا کہ اس نے اس نوجوان کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔ وہ ایک ایک کر کے آگے بڑھتا رہا۔ اسی لائن میں اسے آٹھواں شخص بھی میک اپ میں نظر آیا۔ کرنل گھنشام اسے بھی چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ آخری آدمی کو چیک کر کے وہ دوسری لائن کی طرف بڑھا

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اور پھر وہ رک گیا۔

"میجر ترپاٹھی"...... اس نے میجر ترپاٹھی کو آواز دی جو دوسری طرف کھڑا تھا۔

"یس سر"...... میجر ترپاٹھی نے تیزی سے قریب آ کر کہا۔

"ان لوگوں میں ہمارے مجرم موجود ہیں۔ تم چونکنا مت اور نہ مڑ کر کسی طرف دیکھنا۔ فوراً جاؤ اور مسلح افراد کو لا کر ان کے پیچھے کھڑا کر دو تب تک میں باقی افراد کو بھی چیک کر لیتا ہوں۔ اور احتیاط سے۔ ان افراد کو خبر نہیں ہونی چاہئے کہ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے"...... کرنل گھنشام نے نہایت آہستگی سے کہا اور میجر ترپاٹھی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت لہرائی اور فوراً غائب ہو گئی۔ اس نے خود کو چونکنے سے بمشکل سنبھالا تھا۔ اسے شاید اس بات کی حیرت تھی کہ ان کی زبردست چیکنگ کے باوجود مجرم ان کی نگاہوں سے کیسے بچ گئے تھے اور کرنل گھنشام کو ان کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا تھا۔

"یس سر۔ میں ابھی سب کو یہاں بلا لیتا ہوں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"ان سب کے پیچھے ایک ایک آدمی کھڑا کر دو۔ اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ ان میں کون مجرم ہے اور کون نہیں"...... کرنل گھنشام نے کہا اور میجر ترپاٹھی نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں بنے کیبنوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

میجر ترپاٹھی کے جانے کے بعد کرنل گھنشام دوسرے نوجوانوں کی قطار کی طرف بڑھا اور گاگل سے نوجوانوں کو چیک کرنے لگا۔ اس قطار میں تیسرے نوجوان کو بھی میک اپ میں دیکھ کر وہ دل ہی دل میں غرا کر رہ گیا۔ وہ اگلے نوجوان کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ میک اپ والے نوجوان نے ایک قدم آگے بڑھا دیا۔

"وہیں رکو۔ آگے کیوں آ رہے ہو"...... کرنل گھنشام نے غرا کر کہا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"کیا بات کرنی ہے"...... کرنل گھنشام نے اسے گھور کر کہا۔

"میں آپ کو اپنا نام بتانا چاہتا ہوں جناب"...... نوجوان نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام جان کر میں نے کیا کرنا ہے۔ پیچھے ہٹو"...... کرنل گھنشام نے سخت لہجے میں کہا۔ میجر ترپاٹھی کے واپس آنے سے پہلے وہ اس نوجوان پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس نے نوجوان کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔

"پھر بھی۔ ایک بار آپ میرا نام سن لیں۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے میں نے کسی کو اپنے منہ سے اپنا نام نہیں بتایا"...... نوجوان نے اسی انداز میں کہا اور کرنل گھنشام اس کی طرف غضیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"بولو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... کرنل گھنشام نے اپنے غصے کو قابو

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"خاکسار کو علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) عرف بڑے میاں کہتے ہیں"...... نوجوان نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور کرنل گھنشام یہ نام سن کر اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس نوجوان کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس کے سر پر اسے سینگ اگے ہوئے دکھائی دے گئے ہوں۔

"عمران صاحب۔ کیا اس طرح ہمارے لئے کافرستان میں داخل ہونا آسان ہو گا۔ ان قیدیوں کے روپ میں تو ہم بہت جلد ان کی نگاہوں میں آ جائیں گے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر قدرے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ اس میک اپ میں کوئی کمی رہ گئی ہے کیا جو ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ کمی تو نہیں ہے۔ آپ نے شاندار میک اپ کیا ہے۔ ان لباسوں میں ہم واقعی کافرستانی ماہی گیر ہی معلوم ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم ان کی نظروں سے چھپ نہیں سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ہم نے صرف ان قیدیوں کا روپ بدلا ہے جنہیں پاکیشیا کی طرف سے خیر سگالی کے طور پر رہا کر کے کافرستانی حکام کے حوالے کیا جائے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے کافرستانی حکام ہمیں اپنی تحویل میں لے کر آسانی سے چھوڑ دیں گے۔ وہاں ہم سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ ہمارے میک اپ چیک کئے جائیں گے۔ پاکیشیا نے ان قیدیوں کو چھوڑنے سے پہلے ان کی تمام معلومات کافرستان بھجوائی ہوں گی۔ ہم سے سوال و جواب کئے جائیں گے اور جب ان قیدیوں کے رشتے دار ہمارے سامنے آئیں گے تب ہم کیا کریں گے"..... صفدر کہتا چلا گیا۔

"ہاں عمران۔ ہمیں یہ یقین ہے کہ وہ لوگ ہمارے میک اپ نہیں پہچان سکیں گے۔ ان کے تمام سوالوں کے جواب بھی دے دیں گے لیکن انہوں نے ہم سے کافرستانی رشتے داروں کے سلسلے میں سوال کئے تو ہم ان کا کیا جواب دیں گے"..... جولیا نے صفدر کی تائید میں بولتے ہوئے کہا۔

"ایک اور بات بھی ہے"..... صدیقی نے کہا۔

"کیا۔ تم بھی بتا دو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نو افراد کافرستان جا رہے ہیں۔ پاکیشیا کی طرف سے خیر سگالی کے طور پر سو افراد کو چھوڑنے کے لئے کہا گیا تھا۔ ہم نے جن نو افراد کی جگہ لی ہے۔ کیا اس سے ان افراد کی حق تلفی نہیں ہو گی جنہیں ان سو افراد کے ساتھ چھوڑا جانے والا تھا اور جب انہیں

یہ معلوم ہو گا کہ ان کے نو افراد کم ہیں اور ان کی جگہ نو سیکرٹ ایجنٹ کافرستان میں داخل ہوئے ہیں تو اس کی خبر پوری دنیا میں پھیل جائے گی جس سے پاکیشیا کی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"بس۔ یا کسی اور کو بھی کچھ بولنا ہے"..... عمران نے پوچھا۔ وہ سب ملٹری کے ایک ٹرک میں سوار تھے جنہیں بارڈر کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ ملٹری کے دس ٹرکوں میں سو کافرستانی افراد موجود تھے اور کافرستانی سرحد کی طرف لے جائے جا رہے تھے۔ ان ٹرکوں کے آگے پیچھے چار چار ملٹری کی جیپیں بھی دوڑ رہی تھیں جن میں مسلح افواج کے جوان موجود تھے۔ اس کے علاوہ اس کارروائی کی حفاظت کے لئے دو جنگی ہیلی کاپٹر بھی پروازیں کر رہے تھے۔

عمران نے اپنی ٹیم کے ساتھ ان سو قیدیوں کے ہمراہ کافرستان میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ این ٹی نے کافرستان میں ڈی فورس کے بارے میں جو تفصیلات بتائی تھیں، انہیں ذہن میں رکھ کر عمران نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ کافرستان میں آسانی سے اس طرح داخل ہو سکتا ہے جب خیر سگالی کے طور پر غلطی سے بارڈر کراس کرنے والے افراد کو کافرستان کے حوالے کیا جائے۔ این ٹی کی اطلاع کے مطابق لی ہاگ نے کافرستان میں ڈی فورس کا جال پھیلا رکھا تھا اور کافرستان میں آنے والے کو کڑی چیکنگ کے بعد چھوڑا جاتا تھا۔ چیکنگ کے لئے ان کے پاس جدید سے جدید ترین

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com
Downloaded from PakSociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

آلات تھے جن کی مدد سے وہ ہر قسم کا میک اپ چیک کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ این ٹی نے ایکسٹو کو یہ بھی بتایا تھا کہ کرنل گھنشام نے ڈی فورس کو ہدایات دے رکھی تھیں کہ شک پڑنے پر وہ کسی کو بھی گولی سے اڑا سکتے ہیں۔ شک کی بنیاد پر اگر ان کے ہاتھوں ان کے ملک کی اہم شخصیت بھی ہلاک ہو جائے تو وہ اس کی بھی پرواہ نہ کریں۔ یہاں تک کہ کافرستان میں ڈی فورس کی سیکورٹی اس قدر سخت کر دی گئی تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ جس راستے سے بھی آتا تو اس کا ٹکراؤ ڈی فورس سے ناگزیر تھا۔ عمران کو جب معلوم ہوا کہ پاکیشیا نے خیر سگالی کے طور پر سو قیدیوں کو رہا کرنے کا اعلان کیا ہے تو عمران کو یہ راستہ قدرے سیف معلوم ہوا۔ اس نے سوچا کہ قیدیوں کو بارڈر پار اعلیٰ حکام کے حوالے کیا جائے گا تو ان کی چیکنگ تو ضرور ہو گی لیکن شاید وہاں ڈی فورس کا دباؤ نہ ہو کیونکہ خیر سگالی کے طور پر جن قیدیوں کو رہا کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے، میڈیا کے ذریعے اس خبر کو پوری دنیا میں پھیلا دیا جاتا ہے تاکہ دونوں ممالک باہمی اعتماد کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے امن کے مشن کو جاری رکھ سکیں اور دنیا میں دونوں ممالک کے خیر سگالی کے کردار کو سراہا جائے۔ چونکہ بارڈر پر اصلی افراد کو ہی لے جایا جاتا تھا تاکہ دونوں ممالک سے ایک دوسرے پر انگلیاں نہ اٹھائی جا سکیں اسی لئے لی ہاگ اور ڈی فورس کا انچارج کرنل گھنشام اس عام راستے سے سیکرٹ ایجنٹوں کے

آنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو ظاہر ہے اس کا منفی اثر صرف اور صرف پاکیشیا پر ہی پڑتا تھا اور دنیا میں پاکیشیا کا ہی امیج مجروح ہوتا تھا اور پاکیشیا کم از کم دنیا کی نظروں میں اپنا امیج خراب نہیں کر سکتا تھا۔

عمران نے ان قیدیوں کے ہمراہ جانے کا پروگرام بہت سوچ سمجھ کر بنایا تھا۔ اس نے این ٹی کو کال کر کے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اس نے جن نو قیدیوں کا خود اور اپنے ساتھیوں پر میک اپ کیا تھا۔ پھر این ٹی نے کافرستان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ان نو قیدیوں کے نقلی رشتہ داروں کا پورا سیٹ اپ تیار کیا اور پھر عمران نے سر سلطان سے مل کر اس فہرست میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کے نام شامل کرا دیئے جو باقی اکیانوے قیدیوں کی طرح کافرستانی باشندے تھے جو مچھلیوں کا شکار کرتے ہوئے غلطی سے بارڈر لائن کراس کر کے آگے بڑھ آئے تھے اور انہیں پاکیشیائی کوسٹ گارڈز نے گرفتار کر لیا تھا۔

جن نو افراد کو سو افراد کی فہرست سے ڈراپ کیا گیا تھا انہیں بھیجے جانے والے قیدیوں کی دوسری لسٹ میں شامل کر لیا گیا تاکہ ان کی حق تلفی بھی نہ ہو۔

عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا جدید میک اپ کیا تھا جس سے وہ واقعی غریب اور عام سے مچھیرے بن گئے تھے۔ انہوں نے ان مچھیروں جیسے لباس بھی پہن لئے تھے۔ بارڈر کی دوسری طرف

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ان سے جو بھی پوچھا جاتا وہ سب ان کا آسانی سے جواب دے سکتے تھے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو یہ تو بتا دیا تھا کہ وہ قیدیوں کے ہمراہ قیدیوں کے روپ میں کافرستان جا رہے ہیں لیکن اس نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ دوسری طرف ان کے رشتہ دار این ٹی کے گروپ سے تعلق رکھتے تھے اسی لئے صفدر اور وہ سب عمران سے یہ سب سوال کر رہے تھے۔

ٹرک میں چونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہی تھے اس لئے وہ آپس میں کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ عمران نے سنجیدگی سے انہیں ان کے سوالوں کے جواب دینا شروع کر دیئے۔ یہ جان کر کہ ان کے رشتے دار این ٹی کے ساتھی ہیں اور ان کے لئے جن دس قیدیوں کو ڈراپ کیا گیا ہے۔ وہ آئندہ رہا کئے جانے والے قیدیوں کی فہرست میں شامل کر دیئے جائیں گے تو وہ سب مطمئن ہو گئے۔ ان کا کافرستان میں داخل ہو کر رشتہ داروں سے ملنے کا سیٹ اپ مکمل تھا اس لئے اس سے پاکیشیا پر بھی کوئی حرف نہیں آ سکتا تھا۔ رشتہ دار جب ان قیدیوں کو اپنے ساتھ لے جاتے تو پھر وہ سب رشتے داروں سمیت وہاں سے غائب ہو جاتے تو بھلا کافرستان پاکیشیا پر کیا اور کیسے انگلی اٹھا سکتا تھا۔ عمران نے انہیں ان کے ناموں کے ساتھ وہ سب کچھ بتانا شروع کر دیا جو دوسری طرف اعلیٰ حکام کی پوچھ گچھ کی صورت میں انہیں بتانے تھے۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ یہ سب تو ہو جائے گا لیکن ایک

بات اب بھی مجھے کھٹک رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اپنا سر ٹرک کی دیوار پر مارو یا پھر تنویر سے کہو کہ یہ تمہیں زوردار گھونسا رسید کر دے۔ اس طرح تمہاری کھٹکھٹاہٹ ضرور ختم ہو جائے گی"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں سیریس ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن میں سیریس نہیں ہوں۔ بے شک جولیا سے پوچھ لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"وہ تو تم کبھی ہو ہی نہیں سکتے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا نہیں ہو سکتا"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیریس"...... جولیا نے کہا۔

"جب تک کنوارا ہوں۔ تب تک تو مشکل ہے البتہ شادی کے بعد جب میری دلہن کا بھائی ملنے کے لئے آیا کرے گا تو مجھے ظاہر ہے سیریس ہی رہنا پڑے گا"...... عمران نے شرارت سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ اس وقت آپ کو سیریس کیوں رہنا پڑے گا"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تو تمہارا کیا ارادہ ہے اس کی بہن سے ہنسی مذاق کر کے میں اس سے جوتے کھاؤں"...... عمران نے آنکھیں نکال کر کہا اور وہ سب ہنس دیئے۔ تنویر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اس نے منہ کھولا تو اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ عمران سے باتوں میں جیتنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

"آپ مذاق میں میری بات گول کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"گول۔ جانے دو یار۔ بند باڈی کے اس ٹرک میں فٹ بال یا ہاکی کا میچ ہو رہا ہے جو میں گول کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے تو"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے میک اپ عمران صاحب نے کئے ہیں اور عمران صاحب ہر بار نئے اور جدید میک اپ کرتے ہیں جن کا آج تک کوئی توڑ نہیں کر سکا۔ اس بار بھی ایسا ہی ہو گا۔ وہ ہمارے میک اپ کسی طور پر بھی چیک نہیں کر سکیں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"لی ہاگ، عمران کی ٹکر کا ایجنٹ ہے۔ چیف نے ہمیں بریفنگ کے دوران بتایا تو تھا کہ وہ ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑا سائنس دان بھی ہے۔ اپنی فورس کو عام اسلحے کے ساتھ اس نے جدید سائنسی ہتھیار بھی دے رکھے ہیں۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسا کوئی سسٹم تیار کر لیا ہو جس سے وہ ہر قسم کے میک اپ چیک کر سکتا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا تمہارے خیال میں ان قیدیوں میں ہمیں تلاش کرنے کے لئے خود لی ہاگ آئے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہو بھی سکتا ہے۔ لی ہاگ کی طرح کرنل گھنشام بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ اگر ہماری چیکنگ کے لئے وہ آ گیا تو وہ خالی ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس کے پاس ایسے آلات اور ایسے کیمیکلز ہو سکتے ہیں جن کی مدد سے اسے ہمارے میک اپ کا پتہ چل سکتا ہے۔ میں کرنل گھنشام کو بخوبی جانتا ہوں۔ اس نے کافرستان میں سیکورٹی کے جو انتظامات کئے ہیں ان انتظامات کے تحت اس کی نظر پاکیشیا سے رہا ہونے والے قیدیوں پر بھی ہو گی اور ان کی چیکنگ کے لئے وہ خود بھی بارڈر پر آ سکتا ہے"...... صفدر نے اپنے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"آتا ہے تو آنے دو۔ ہم وہاں خالی ہاتھ اور چوڑیاں پہن کر نہیں جا رہے۔ گو کہ ہمارے پاس عام اسلحہ نہیں ہے لیکن سائنسی ہتھیار ضرور ہیں جن کی مدد سے ہم لی ہاگ کی ڈمی فورس کو کیا فوج کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تم کیوں خاموش ہو کیپٹن شکیل۔ کیا تم بھی یہی سمجھتے ہو کہ لی ہاگ یا کرنل گھنشام جدید آلات سے ہمارے میک اپ چیک کر سکتا ہے"...... جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے۔ خود عمران صاحب بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہمیں پہچان لیا جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف ممبران بلکہ عمران بھی چونک پڑا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیوں بھائی۔ میں بھلا ایسا کیوں چاہوں گا"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ اس کی حیرانی مصنوعی تھی۔

"ہاں واقعی۔ عمران بھلا ایسا کیوں چاہنے لگا۔ یہ تو وہی بات ہو جائے گی کہ آ بیل مجھے مار"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری طرح عمران صاحب لی ہاگ کے گریٹ پلان سے لاعلم ہیں اور لی ہاگ کا خفیہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ یہ بھی کوئی نہیں جانتا۔ عمران صاحب کسی بھی طریقے سے لی ہاگ تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ جب تک لی ہاگ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں مل جاتا اس وقت تک گریٹ پلان کی تفصیلات کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ عمران صاحب لی ہاگ اور ڈی فورس کے انچارج کرنل گھنشام کی شکی طبیعت سے بخوبی واقف ہیں۔ لی ہاگ اور کرنل گھنشام کو شک ہی نہیں یقین ہو گا کہ ہم ان قیدیوں میں شامل ہو کر آ سکتے ہیں اس لئے عمران صاحب نے خصوصی طور پر اس طرف توجہ دی ہو گی۔ عمران صاحب نے جو میک اپ کیا ہے وہ ڈی فورس تو شاید چیک نہ کر سکے لیکن لی ہاگ اور کرنل گھنشام کو اس وقت تک سکون نہیں ہو گا جب تک وہ اپنے طور پر قیدیوں کو چیک نہ کر لے اور عمران صاحب ان میں سے کسی ایک کے آنے کا چانس لینا چاہتے ہیں تا کہ لی ہیڈ کوارٹر تک رسائی حاصل کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگا جیسے واقعی کیپٹن شکیل نے

حیرت انگیز طور پر اس کے دل کی بات بھانپ لی ہو۔

"تم کیپٹن شکیل کی طرف جس طرح دیکھ رہے ہو اس سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے کیپٹن شکیل کی یہ بات سچ ہو"...... جولیا نے عمران کو اس طرح کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مم۔ مم۔ میں تو بس یونہی اس کی طرف دیکھ رہا تھا"...... عمران نے جان بوجھ کر گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ نہ صرف ہنس پڑے بلکہ سمجھ گئے کہ کیپٹن شکیل نے جو کہا ہے عمران ایسا ہی کرنا چاہتا ہے۔

"مطلب یہ کہ عمران صاحب لی ہاگ یا کرنل گھنشام کو کور کر کے لی ہیڈ کوارٹر جانا چاہتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"لیکن ان دونوں میں سے وہاں کوئی نہ آیا تو"...... جولیا نے کہا۔

"تب بھی ہم کافرستان تو پہنچ ہی جائیں گے۔ اس کے بعد لی ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے کی ہماری اپنی کوشش ہو گی۔ اس کے لئے بھی عمران صاحب کوئی نہ کوئی پلاننگ کر ہی لیں گے۔ کیوں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں"...... عمران نے منہ پھلا کر کہا۔

"پتہ نہیں یا تم بتانا نہیں چاہتے"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from Paksociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"مجھ سے کیا پوچھ رہی ہو۔ اسی سے پوچھ لو۔ پتہ نہیں اس نے کون سا جادو سیکھ رکھا ہے کہ میں اپنے دل کی بات لاکھ دل میں چھپائے رکھوں یہ بھانپ جاتا ہے"...... عمران نے منہ پھلاتے ہوئے کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

"اسے جادو نہیں ذہانت کہتے ہیں۔ کیپٹن شکیل بھی ذہانت میں کسی سے کم نہیں ہے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو بھی ہے۔ یہ دن بدن میرے لئے خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ کسی دن اس نے یہ جان لیا کہ میرے دل میں جولیا کے لئے کیا ہے اور تنویر کے لئے کیا تو میں کیا کروں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تو تم خود ہی بتا دو کہ تمہارے دل میں ہم دونوں کے لئے کیا ہے"...... جولیا نے اس کی طرف شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو تم سن کر خوش ہو جائی گی لیکن تنویر نے سن لیا تو اس نے مجھے اسی طرح گھور گھور کر ہی شوٹ کر دینا ہے"...... عمران نے تنویر کو اپنی طرف گھورتے دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس دیئے۔

ان کا یہ سفر دو گھنٹوں تک جاری رہا اور پھر ٹرک بارڈر سے کچھ فاصلہ پہلے روک دیئے گئے۔ ان کے ساتھ رینجرز حکام تھے۔ انہیں ایک بیرک میں لایا گیا۔ وہاں ان کے ناموں کی دوبارہ لسٹیں تیار کی گئیں اور پھر ان سب کو بیرک سے باہر لا کر وہ اپنی نگرانی میں

مشترکہ سرحد کے قریب آ گئے جہاں کافرستان کے بی ایس ایف کے حکام تھے۔ دونوں طرف سے بیرئیر ہٹا کر گیٹ کھول دیئے گئے۔ رینجرز حکام اور بی ایس ایف نے ایک دوسرے کا پرتپاک استقبال کیا اور پھر ان تمام قیدیوں کو واک تھرو گیٹ سے گزار کر باقاعدہ طور پر بی ایس ایف کے حوالے کر دیا گیا۔

عام طور پر بارڈر کی دوسری جانب بی ایس ایف کے ہمراہ ان قیدیوں کے رشتہ دار بھی موجود ہوتے تھے جو اپنے عزیز و اقارب کے انتظار میں آنکھیں بچھائے رہتے تھے لیکن ان دنوں پاکیشیا اور کافرستان کے حالات کشیدہ تھے اور پاکیشیا میں عسکریت پسندوں کی وجہ سے پاکیشیا میں غیر یقینی کی صورتحال چل رہی تھی اس لئے بی ایس ایف نے اس طرف سیکورٹی کے پیش نظر قیدیوں کے عزیز، رشتہ داروں کو آنے کی اجازت نہیں دی تھی اور قیدیوں کو باقاعدہ واک تھرو گیٹ سے گزار کر جدید آلات سے چیکنگ بھی کی گئی تھی اور انہیں فوری طور پر حراست میں لے کر بند باڈی کے ٹرکوں میں بٹھا دیا گیا تھا پھر ٹرک انہیں مسلح افراد کی نگرانی میں لے کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

قیدیوں کو لے جانے کے لئے وہاں پانچ ٹرک لائے گئے تھے جن میں بیس بیس افرا کو سوار کرایا گیا تھا۔ ان میں سے مرد حضرات الگ تھے اور خواتین الگ۔

عمران اور اس کے باقی ساتھی تو ایک ٹرک میں آ گئے تھے لیکن

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جولیا چونکہ عورت تھی اس لئے اسے اس ٹرک میں سوار کر دیا گیا تھا جس میں باقی عورتیں سوار ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اب چونکہ دوسرے افراد بھی تھے اس لئے وہ آپس میں بات چیت نہیں کر رہے تھے۔

ان کا یہ سفر ایک گھنٹے تک جاری رہا پھر جب ٹرک روکے گئے اور انہیں کھولا گیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے خود کو ایک بیس کیمپ میں موجود پایا۔ وہ سمجھ گئے کہ قیدیوں کو پوچھ گچھ کے لئے اور ان کی چیکنگ کے لئے اس بیس کیمپ میں لایا گیا ہے۔

بیس کیمپ میں خاکی وردی والے فوجیوں کے ہمراہ نیلی وردیوں والے بھی بے شمار مسلح افراد موجود تھے جن کے کاندھوں پر نیلے رنگ کے ٹکڑے بھی بنے ہوئے تھے۔ ٹکڑوں والی وردیوں کو دیکھ کر انہیں سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ ان افراد کا تعلق لی ہاگ کی ڈی فورس سے ہے۔ ان سب کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا گیا اور کئی مسلح افراد ان کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔ پھر ان سب کو باری باری ایک بیرک میں لے جایا گیا جہاں نہ صرف ان کے آباؤ اجداد تک کے سوالات کئے گئے بلکہ ان کی مختلف سائنسی آلات اور کیمیکلز سے چیکنگ بھی کی گئی کہ ان میں سے کوئی میک اپ میں نہ ہو لیکن وہ نہ ہی فورس کے سوالات سے گھبرائے تھے اور نہ میک اپ چیکنگ کے مرحلے پر ان کی پیشانیوں پر کوئی شکن آئی تھی۔ تمام قیدیوں سے مختلف نوعیت کے سوالات اور چیکنگ نیلی وردیوں والی ڈی

فورس نے ہی کئے تھے جن کا انچارج میجر ترپاٹھی تھا۔

میجر ترپاٹھی ہر ممکن کوشش کر چکا تھا لیکن ان قیدیوں میں سے انہیں کوئی بھی گلٹی نہیں مل سکا تھا چنانچہ اس نے تمام قیدیوں کو واپس میدان میں بھیج دیا تھا۔ خود کو کلیئر کرانے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے پھر وہ آئی کوڈ میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔

”وہی بات ہو گئی جس کا خدشہ تھا۔ لی ہاگ اور کرنل گھنشام تو یہاں آئے نہیں ہیں۔ اب کیا کرنا ہے“...... جولیا نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس سے آئی کوڈ میں پوچھا۔

”وہ نہیں آئے تو کیا ہوا۔ ہمیں کلیئرنس مل چکی ہے۔ بس اب ہماری اس بیس کیمپ سے نکلنے کی دیر ہے اس کے بعد ہم آزاد ہوں گے اور پھر ہم دوسرے ذرائع سے لی ہیڈ کوارٹر تلاش کریں گے“۔ صفدر نے کہا۔

”لیکن ہمارے رشتہ دار کہاں ہیں۔ ہمارے تو کیا یہاں دوسرے قیدیوں کا بھی کوئی عزیز دکھائی نہیں دے رہا“...... چوہان نے کہا۔

”انہیں شاید ہماری کلیئرنس تک الگ رکھا گیا ہے“...... نعمانی نے کہا۔

”تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا“...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"وہ آئیں گے۔ ضرور آئیں گے۔ دونوں نہیں تو ان میں سے کوئی ایک یہاں ضرور آئے گا"...... عمران نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے خیال میں کون آئے گا یہاں۔ لی ہاگ یا کرنل گھنشام"...... تنویر نے پوچھا۔

"کوئی بھی آ سکتا ہے لیکن زیادہ امکان کرنل گھنشام کا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ کرنل گھنشام یہاں ضرور آئے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ان قیدیوں میں ہماری موجودگی کا اسے قوی یقین ہو گا۔ یہی ایک ایسا راستہ تھا جس کا فائدہ اٹھا کر ہم یہاں آ سکتے تھے۔ ہماری ہر طرح کی چیکنگ کر لی گئی ہے اور میجر ترپاٹھی نے اس کی رپورٹ بھی آگے بھیج دی ہو گی لیکن کرنل گھنشام اس قدر شکی مزاج ہے کہ جب تک وہ خود یہاں آ کر ان قیدیوں کو نہیں دیکھ لے گا انہیں یہاں سے جانے نہیں دیا جائے گا۔ اگر انہوں نے ہمیں آزاد کرنا ہوتا تو یہاں لا کر اس طرح جمع نہ کرتے۔ ہمیں فوراً بیس کیمپ سے باہر بھیج دیا جاتا ورنہ کم از کم سب کے عزیز رشتہ دار ضرور یہاں آ جاتے"...... عمران نے کہا۔

"دیکھیں۔ کیا ہوتا ہے"...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے میجر ترپاٹھی کیبن سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"تم سب کی تمام چیکنگ مکمل ہو چکی ہے اور تمہارے بیانات بھی لے لئے گئے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر بعد ہمارے ایک بڑے افسر آنے والے ہیں۔ وہ تمہیں تمہارے رشتہ داروں سے ملا دیں گے اور تمہیں یہاں سے جانے کی اجازت بھی دے دیں گے"۔ میجر ترپاٹھی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ میجر ترپاٹھی یہ سب کہہ کر وہاں سے واپس چلا گیا۔ کچھ دیر بعد قیدیوں کے سامنے ایک میز اور ایک کرسی لا کر رکھ دی گئی۔

"آ جاؤ کرنل گھنشام۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا ہوں"۔ عمران نے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کرنل گھنشام تو آ رہا ہے لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ اسے لی ہیڈ کوارٹر کا علم ہو۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ اسے بھی سیکرٹ لی ہیڈ کوارٹر سے دور رکھا گیا ہو۔ اسے بھی ضرورت پڑنے پر بلیک سپائیڈرز اسی طرح لے جاتے ہوں جیسے ریڈ سپائیڈرز کو لے جاتے ہیں"۔ صفدر نے دھیمی آواز میں اور کرافی زبان میں کہا۔

"اسے آنے تو دو۔ پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں"۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انہیں نیلے رنگ کا ایک ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا اس طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر ان سے کافی فاصلے پر موجود ہیلی پیڈ پر اتر رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کے دونوں دروازوں پر نیلے رنگ کے کپڑے کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پھن بنا ہوا تھا۔

ہیلی کاپٹر کو نیچے اترتے دیکھ کر میجر ترپاٹھی اور اس کے کئی ساتھی ہیلی پیڈ کی طرف دوڑ گئے۔ کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا اور بڑے چہرے اور ہتھوڑے جیسی ٹھوڑی والا ایک آدمی اچھل کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ اس نے بھی نیلے رنگ کی ہی وردی پہن رکھی تھی البتہ اس کی وردی فوجی کلر جیسی تھی۔ اس کے کاندھوں پر متعدد سٹارز نظر آ رہے تھے۔

"تو یہ ہے کرنل گھنشام"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کرنل گھنشام، میجر ترپاٹھی کے ساتھ چلتا ہوا اس طرف آ گیا جہاں میز اور کرسی رکھی گئی تھی۔ پھر کرنل گھنشام اس کرسی پر بیٹھ گیا اور غور سے قیدیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس نے جیب سے گاگلز نما چشمہ نکالا اور آنکھوں پر چڑھا لیا پھر اس نے گاگلز کا کوئی بٹن پریس کیا تو گاگلز کی سائیڈیں چمکنے لگیں اور شیشے نیلے رنگ کے ہو گئے۔

"سٹار گاگلز۔ تو یہ ہمارے میک اپ سٹار گاگلز سے چیک کرے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں قدرے تشویش کا عنصر تھا جسے اس کے ساتھیوں نے واضح طور پر محسوس کر لیا تھا۔

"کیوں۔ کیا یہ اس گاگلز سے ہمارے میک اپ چیک کر سکتا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس گاگلز میں ریڈیائی سسٹم ہے جس کی مدد سے کسی بھی میک اپ کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے بلکہ اس گاگل کی مدد سے یہ میک اپ کے پیچھے ہمارے اصلی چہرے بھی دیکھ لے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سب کوشش کر کے دائیں بائیں ہو جاؤ۔ میں اسے سب سے پہلے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کروں گا اور اسے پکڑنے کی بھی کوشش کروں گا۔ ہم یہاں سے اس کی مدد سے ہی نکلیں گے"...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے میجر ترپاٹھی تیز تیز چلتا ہوا اس طرف آیا اور ان قیدیوں میں سے ایک بوڑھے کو اپنے ساتھ کرنل گھنشام کے پاس لے گیا۔ کرنل گھنشام گاگل سے نیلی روشنی میں بوڑھے کو بغور دیکھ رہا تھا۔ وہ اس بوڑھے سے مختلف سوالات کر رہا تھا اور بوڑھا اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا لرزتی ہوئی آواز میں اسے جواب دے رہا تھا پھر شاید کرنل گھنشام اس بوڑھے سے مطمئن ہو گیا۔ میجر ترپاٹھی نے ایک مسلح آدمی کو بلا کر بوڑھے کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔ اس کے جانے کے بعد میجر ترپاٹھی پھر قیدیوں کے پاس گیا اور ایک اور ادھیڑ عمر شخص کو کرنل گھنشام کے پاس لے گیا اور کرنل گھنشام نے سٹار گاگل سے چیک کرتے ہوئے اس سے سوال و جواب کرنے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

شروع کر دیئے۔ اسی طرح میجر ترپاٹھی باری باری قیدیوں کو ایک
ایک کر کے کرنل گھنشام کے پاس لے جاتا اور کرنل گھنشام اسے
چیک کر کے آگے بھجواتا رہا۔ دس سے پندرہ افراد کی چیکنگ کرنے
کے بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور میجر ترپاٹھی سے باتیں کرنے لگا پھر
میجر ترپاٹھی قیدیوں کی طرف آ گیا۔

''تم سب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جلدی اور دس دس افراد کی
قطاریں بنا لو۔ بوڑھے اور کمزور آدمی الگ الگ قطاریں بنائیں
گے اور عورتیں الگ۔ اسی طرح نوجوان افراد الگ الگ قطاریں
بنائیں گے''...... میجر ترپاٹھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اچھا موقع ہے۔ الگ الگ قطاروں میں چلے جاؤ''...... عمران
نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ میجر ترپاٹھی اپنی نگرانی میں ان سب کی
قطاریں بنا رہا تھا۔ ان میں نوجوان افراد کم تھے اس لئے ان کی
تین قطاریں بنائی گئی تھیں جن میں ظاہر ہے اب ممبران دو، دو تین،
تین ہی شامل ہو سکتے تھے۔ عمران سب سے پہلی لائن میں کھڑا تھا
لیکن میجر ترپاٹھی نے اسے آگے بڑھ کر وہاں سے نکالا اور دوسری
قطار میں لا کر کھڑا کر دیا۔

پہلی لائن میں چوتھے نمبر پر صفدر تھا جبکہ آٹھواں آدمی چوہان
تھا۔ جب تمام قطاریں بن گئیں تو کرنل گھنشام پہلی قطار کی طرف
بڑھتا دکھائی دیا۔ کرنل گھنشام کو پہلی قطار میں بڑھتے دیکھ کر عمران
نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کرنل گھنشام نے قطار میں پہلے شخص

پر گاگل کی نیلی روشنی ڈالی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر وہ
دوسرے آدمی کے سامنے آیا اور سٹار گاگل سے اسے چیک کرنے
لگا۔ عمران کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ تیسرے آدمی کو چیک کر
کے جب وہ صفدر کے سامنے کھڑا ہوا تو عمران نے اسے یکلخت
چونکتے ہوئے دیکھا۔ گو کہ کرنل گھنشام نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا
تھا لیکن وہ جس طرح سے چونکا تھا عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ اس
نے صفدر کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔ عمران کے اعصاب یکلخت
تن گئے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ کرنل گھنشام نے اگر صفدر کو پکڑ کر
ان سے الگ کیا تو وہ کسی بات کی پرواہ کئے بغیر قطار سے نکل کر
اس پر حملہ کر دے گا لیکن کرنل گھنشام اس کی توقع سے زیادہ
چالاک ثابت ہوا تھا۔ صفدر کا میک اپ چیک کرنے کے باوجود وہ
اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا اور اس سے اگلے نوجوان کو سٹار
گاگل سے چیک کرنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے انداز سے ایسا لگ
رہا تھا جیسے سٹار گاگل ہونے کے باوجود اس نے صفدر کا میک اپ
چیک نہ کیا ہو۔

کرنل گھنشام کے اس طرح اپنے سامنے سے ہٹنے پر صفدر بھی
حیران تھا لیکن وہ خاموشی سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔ کرنل گھنشام
دوسرے افراد کو چیک کرتا ہوا آٹھویں نمبر پر موجود چوہان کے
سامنے آیا اور پھر وہ اگلے نوجوان کی طرف بڑھ گیا۔ دسویں شخص کو
چیک کر کے وہ پیچھے ہٹا اور پھر اس نے میجر ترپاٹھی کو آواز دے کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اپنے پاس بلا لیا اور سرگوشی میں اس سے کچھ کہنے لگا۔ عمران سمجھ گیا
کہ کرنل گھنشام، میجر ترپاٹھی کو کیا ہدایات دے رہا تھا۔ اس نے
صفدر اور چوہان کا میک اپ چیک کر لیا تھا۔ اپنی طرف سے اس
نے ان دونوں پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ اس نے ان دونوں
کو چیک کر لیا ہے۔ اب میجر ترپاٹھی سے کہہ کر وہ وہاں پر مزید مسلح
افراد کو بلانا چاہتا تھا تاکہ وہ سب خاموشی سے ان کے سروں پر آ
کر کھڑے ہو جائیں۔ دو افراد میک اپ میں تھے اس لئے اسے
یقین ہو گیا تھا کہ وہاں ان کے مزید ساتھی بھی ہو سکتے ہیں اسی
لئے وہ پہلے ان سب کو کور کرنا چاہتا تھا اور پھر انہیں پکڑنے کا
پروگرام بنا رہا تھا۔ میجر ترپاٹھی چند لمحے کرنل گھنشام کی باتیں سنتا رہا
پھر وہ سر ہلا کر کیمپ کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں مسلح افراد
کی بیرکس بنی ہوئی تھیں۔

کرنل گھنشام چند لمحے اسے جاتا دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ
قدم اٹھاتا ہوا دوسری قطار کی طرف آ گیا اور قطار کے پہلے آدمی کو
سنار گاگل سے چیک کرنے لگا۔ دوسرے آدمی کو چیک کر کے وہ
عمران کے سامنے آیا تو عمران نے اسے ایک بار پھر چونکتے ہوئے
دیکھا۔ کرنل گھنشام فوراً اس کے سامنے سے ہٹ گیا اور اس کے
ساتھ کھڑے چوتھے آدمی کے چہرے پر ریڈیائی لائٹ ڈال کر اسے
دیکھنے لگا۔ اسے چوتھے شخص کی طرف متوجہ دیکھ کر عمران ایک قدم
آگے بڑھا تو کرنل گھنشام چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے

چوتھے آدمی کو چیک کرنے کے باوجود اس کا دھیان عمران کی طرف
ہی ہو۔

”وہیں رکو۔ آگے کیوں آ رہے ہو“...... کرنل گھنشام نے اس کی
طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

”مجھے آپ سے بات کرنی ہے جناب“...... عمران نے زیر لب
مسکراتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا بات کرنی ہے“...... کرنل گھنشام نے اسے گھورتے ہوئے
کہا۔

”میں آپ کو اپنا نام بتانا چاہتا ہوں جناب“...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا نام جان کر میں نے کیا کرنا ہے۔ پیچھے ہٹو“...... کرنل
گھنشام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”پھر بھی آپ ایک بار میرا نام سن لیں۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے
میں نے کسی کو اپنے منہ سے اپنا نام نہیں بتایا“...... عمران نے مسمی
سی شکل بناتے ہوئے کہا۔

”بولو۔ کیا نام ہے تمہارا“...... کرنل گھنشام نے غصے سے بل
کھاتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کر
رہا تھا لیکن عمران اس کا بدلتا ہوا رنگ دیکھ کر صاف محسوس کر رہا تھا
کہ وہ بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”خاکسار کو علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

عرف بڑے میاں کہتے ہیں''...... عمران نے اپنی اصلی آواز میں کہا
اور اس کا نام سن کر کرنل گھنشام اچھل کر فوراً پیچھے ہٹ گیا اور اس
کی طرف یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کے
سر پر سینگ نظر آ گئے ہوں۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا، عمران
بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا۔ اس نے کرنل گھنشام کا کاندھا
پکڑ کر اسے تیزی سے گھمایا اور پھر انتہائی پھرتی سے اس کی گردن
میں ہاتھ ڈال کر اس کی کمر اپنے سینے سے لگا لی۔ یہ سب اس قدر
تیزی سے ہوا تھا کہ اردگرد موجود مسلح افراد کو کچھ سمجھنے اور سوچنے کا
موقع ہی نہ ملا تھا۔ جیسے ہی عمران نے کرنل گھنشام کو اپنی گرفت میں
لیا، مسلح افراد نے فوراً مشین گنوں کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

''خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو میں کرنل گھنشام کی گردن توڑ
دوں گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے کرنل گھنشام کی
گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکل گئی۔

''چھ۔ چھوڑو۔ چھوڑو مجھے''...... کرنل گھنشام نے عمران کے
بازوؤں میں تڑپتے ہوئے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

''حرکت مت کرو کرنل گھنشام ورنہ ایک جھٹکے سے تمہاری گردن
کی نازک ہڈی ٹوٹ جائے گی''...... عمران نے غرا کر کہا اور کرنل
گھنشام کی حرکت رک گئی۔ مسلح افراد پریشانی کے عالم میں ایک
دوسرے کی شکلیں دیکھ رہے تھے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو وہ
کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ اسی لمحے میجر ترپاٹھی اپنے ساتھ بے شمار

مسلح افراد کو لے کر وہاں آ گیا اور اس نے جو کرنل گھنشام کو ایک
قیدی کی گرفت میں دیکھا تو وہ وہیں ٹھٹک گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے''...... اس نے
ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں علی عمران ہوں میجر۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ سب اپنا
اسلحہ گرا دیں اور پیچھے ہٹ جائیں ورنہ کرنل گھنشام میرے ہاتھوں
بے موت مارا جائے گا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور میجر
ترپاٹھی ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''سنا نہیں۔ میں نے تم سے کیا کہا ہے۔ گرا دو اسلحہ ورنہ''۔
عمران نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کرنل گھنشام کی گردن کو
مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کرنل گھنشام کے حلق سے زور دار چیخ
نکل گئی۔ کرنل گھنشام کی چیخ سن کر میجر ترپاٹھی اچھل پڑا۔ اس کا
رنگ بدل گیا تھا۔

''گرا دو۔ گرا دو اسلحہ۔ جلدی''...... میجر ترپاٹھی نے گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا اور مسلح افراد نے فوراً اسلحہ گرانا شروع کر دیا۔

''گڈ۔ اب تم سب دس دس قدم پیچھے ہٹ جاؤ اور تم سب بھی
سامنے آ جاؤ''...... عمران نے پہلے سامنے مسلح افراد سے اور پھر
قیدیوں کے اردگرد کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا تو
وہ تیزی سے سامنے آ گئے اور پھر دس دس قدم پیچھے ہٹتے چلے
گئے۔ جیسے ہی وہ پیچھے ہٹے عمران نے اشارہ کیا تو اس کے ساتھی

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

فوراً قطاروں سے نکلے اور انہوں نے مسلح افراد کی مشین گنیں اٹھانی شروع کر دیں۔ قیدیوں میں ان نو افراد کو دیکھ کر میجر ترپاٹھی کا تو جیسے خون ہی خشک ہو گیا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے دو، دو مشینیں سنبھال لیں۔

''تم کیا چاہتے ہو عمران''...... کرنل گھنشام نے بھنچی بھنچی آواز میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں تمہیں چاہتا ہوں پیارے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''مطلب یہ کہ اس وقت اسلحہ میرے ساتھیوں کے پاس ہے۔ میں یہاں خون خرابہ نہیں کرنا چاہتا ورنہ بے گناہ قیدی بھی مارے جائیں گے۔ ان قیدیوں اور اپنے ساتھیوں کو بچانا چاہتے ہو تو ہیلی کاپٹر کی طرف چلو۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم یہاں سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکو گے عمران۔ خود کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ تم اور تمہارے ساتھی سب یہیں مارے جائیں گے''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''ہمارے مرنے سے پہلے زندگی کی بازی تم ہار دو گے کرنل گھنشام۔ بولو۔ ایک جھٹکے سے توڑ دوں تمہاری گردن''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مم۔ میں۔ میں''۔

کرنل گھنشام نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''تو پھر وہی کرو جو میں کہہ رہا ہوں''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ٹھٹھ۔ ٹھٹھ۔ ٹھیک ہے۔ چلو''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''سنو۔ کرنل گھنشام ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے اس لئے تم سب ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ ہم یہاں خون خرابہ نہیں کرنا چاہتے لیکن تم میں سے اگر کسی نے بھی ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو پھر یہاں لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ کرنل گھنشام نے ہاتھوں سے اشارہ کیا تو فوجی اور اس کی فورس کے آدمی تیزی سے ایک طرف ہٹتے چلے گئے۔ عمران، کرنل گھنشام کو اسی طرح گردن سے پکڑے ہیلی کاپٹر کی طرف لے جانے لگا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے چاروں طرف سے کور کر رکھا تھا تاکہ عقب سے ان پر کوئی حملہ نہ کر سکے۔ ہیلی کاپٹر کے قریب چار مسلح افراد کھڑے تھے۔ تنویر اور صفدر نے بھاگ کر ان سے بھی مشین گنیں چھین لیں اور انہیں ہیلی کاپٹر سے دور ہٹا دیا پھر عمران کے اشارے پر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے لگے۔ میجر ترپاٹھی اور اس کے ساتھی بے بسی سے انہیں ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے دیکھ رہے تھے۔

''کیا تم مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ گے''...... کرنل گھنشام نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"تو تم کیا چاہتے ہو ہم اکیلے ہیلی کاپٹر میں جائیں اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر ہوا میں بلند ہو اسے میزائل مار کر ہٹ کر دیا جائے"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم جانا کہاں چاہتے ہو"...... کرنل گھنشام نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"پہلے ہیلی کاپٹر میں بیٹھو۔ اندر بیٹھ کر اطمینان سے باتیں کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس نے کرنل گھنشام کو زبردستی ہیلی کاپٹر میں دھکیل دیا۔ جولیا اور چوہان نے فوراً مشین گنوں کی نالیاں اس کے سر اور سینے سے لگا دیں۔ صفدر ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

کرنل گھنشام کو اندر دھکیلنے کے بعد عمران بھی اچھل کر اندر آ گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے دروازے بند ہوئے میجر ترپاٹھی اور وہاں موجود افراد تیزی سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ انہوں نے اپنا گرا ہوا اسلحہ اٹھا لیا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے چاروں طرف سے ہیلی کاپٹر کو گھیر لیا۔

"رک جاؤ۔ تم کرنل گھنشام کو کہاں لے جا رہے ہو"...... میجر ترپاٹھی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ صفدر نے انجن اسٹارٹ کیا تو ہیلی کاپٹر کے پنکھے آہستہ آہستہ گردش کرنا شروع ہو گئے۔ کرنل گھنشام ہیلی کاپٹر میں تھا اس لئے میجر ترپاٹھی اور اس کے ساتھی ان

کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اگر وہ حملہ کرتے تو ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی کرنل گھنشام کو ہلاک کر دیتے۔ ہوٹرز کی رفتار تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہیلی پیڈ کے اردگرد دھول اڑنے لگی تھی۔

صفدر نے لیور کو پکڑ کر آہستہ آہستہ کھینچنا شروع کر دیا جس سے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔ باہر موجود میجر ترپاٹھی اور اس کے ساتھی بے چینی اور بے بسی سے ہیلی کاپٹر کو بلند ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ چاروں طرف سے ہیلی کاپٹر پر گولیاں برسانا شروع کر دیتے اور ہیلی کاپٹر میں موجود ایک ایک فرد کو چھلنی کر دیتے۔ صفدر ہیلی کاپٹر بلندی پر لایا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتاری سے گڑگڑاتا ہوا ہیں کیمپ سے نکلتا چلا گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لی ہاگ اپنے آفس میں داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

لی ہاگ پرائم منسٹر ہاؤس سے پرائم منسٹر سے گریٹ پلان کے سلسلے میں میٹنگ کر کے ابھی اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر پر واپس آیا تھا۔ آج پرائم منسٹر نے اس سے گریٹ پلان کے سلسلے میں تفصیلاً میٹنگ کی تھی اور گریٹ پلان کے تحت آئندہ اٹھائے جانے والے اقدامات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کے بارے میں سوچا گیا تھا اور اس پلان کو ہر ممکن طریقے سے کامیاب کرنے کے لئے بھی طویل گفتگو کی گئی تھی۔

تمام امور خوش اسلوبی سے طے کرنے کے بعد لی ہاگ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آ گیا تھا۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر وہ میز کے پیچھے آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا

لیا۔

"یس"...... لی ہاگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپریشن روم سے وکرم بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ جس ہیلی کاپٹر میں آئے ہیں اس ہیلی کاپٹر کے ایک پیڈ پر ڈی ایکس ٹائن لگا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے وکرم نے کہا اور لی ہاگ بری طرح چونک پڑا۔

"ڈی ایکس ٹائن۔ تمہارا مطلب ہے لوکیشن چیک کرنے والا ٹریکر"...... لی ہاگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے وکرم نے جواب دیا اور لی ہاگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کس نے لگایا ہے ڈی ایکس ٹائن۔ کہاں سے آیا ہے"۔ لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ آلہ آپ کے ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی آیا ہے چیف۔ ہیلی کاپٹر جیسے ہی ہیلی پیڈ پر لینڈ ہوا تھا مجھے کراس مشین پر اس کا کاشن مل گیا تھا"...... دوسری طرف سے وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لی ہاگ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"اسے آف کر دو فوراً۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ اور اسے ہیلی کاپٹر کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پیڈ سے اتار کر فوراً تباہ کر دو۔ ورنہ ہمارے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کے بارے میں ٹریکر لگانے والے کو علم جائے گا۔ جاؤ۔ جاؤ“...... لی ہاگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں جا رہا ہوں“...... دوسری طرف سے وکرم نے لی ہاگ کو چیختے سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور فون بند ہو گیا۔ لی ہاگ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی مترشح تھی۔

”ڈی ایکس نائن۔ کس نے لگایا ہو گا میرے ہیلی کاپٹر کے پیڈ پر۔ میں تو یہاں سے سیدھا پرائم منسٹر ہاؤس گیا تھا۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں ایسا کون ہو سکتا ہے، جو میرے ہیلی کاپٹر کے نزدیک جانے کی کوشش کر سکے“...... لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ پرائم منسٹر ہاؤس میں اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر سے آتا جاتا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ ہیلی کاپٹر پر لوکیشن چیک کرنے والا ٹریکر ڈی ایکس نائن پرائم منسٹر ہاؤس میں ہی کسی نے لگایا ہو گا۔

”کون ہو سکتا ہے وہ۔ کون“...... لی ہاگ نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا، پھر اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس پرائم منسٹر ہاؤس“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”لی ہاگ بول رہا ہوں“...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس فرمائیں مسٹر لی ہاگ“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے خوش گفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

”کرنل جگدیش۔ یہ بتائیں کہ پرائم منسٹر کا سیکنڈ سیکورٹی انچارج کون ہے“...... لی ہاگ نے پوچھا۔

”سیکنڈ سیکورٹی انچارج کیپٹن راہول ہے جناب۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

” آج ہیلی پیڈ کی نگرانی پر کون کون مامور تھا“...... لی ہاگ نے ملٹری سیکرٹری کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”وہاں تین مسلح افراد اور کیپٹن راہول کی ڈیوٹی رہتی ہے“۔ ملٹری سیکرٹری نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

”جب میں ہیلی کاپٹر پر آیا تھا تب کیپٹن راہول ہی تھا نا وہاں“...... لی ہاگ نے پوچھا۔

”یس۔ آپ کے ہیلی کاپٹر کی نگرانی کے لئے اسے خصوصی طور پر وہاں تعینات کیا گیا تھا“...... ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

”اس کے باوجود میرے ہیلی کاپٹر کے پیڈ میں ڈی ایکس نائن لگا ہوا تھا“...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ڈی ایکس نائن۔ میں سمجھا نہیں“...... ملٹری سیکرٹری نے حیران ہو کر کہا۔

”ڈی ایکس نائن لوکیشن چیک کرنے والا جدید ٹریکر ہوتا ہے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کرنل جگدیش۔ اس ٹریکر کے ذریعے عام طور پر گاڑیوں پر نظر رکھی جاتی ہے کہ وہ کہاں اور کن روٹس پر ہیں۔ ایسا ہی ایک آلہ پرائم منسٹر ہاؤس میں میرے ہیلی کاپٹر کے لانچنگ پیڈ پر لگایا گیا ہے۔ میں واپس سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں آیا تو یہاں موجود حفاظتی سسٹم نے فوراً اس آلے کو چیک کر لیا تھا۔ میں نے اس آلے کو تو تباہ کرا دیا ہے لیکن میرے ہیلی کاپٹر کے ساتھ اس ٹریکر کے آنے مطلب جانتے ہیں آپ''...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو کیا کسی نے اس آلے کی مدد سے آپ کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن چیک کرنے کی کوشش کی ہے''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''کوشش نہیں۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ٹریکر کا پتہ اس وقت چلا تھا جب ہیلی کاپٹر ہیلی پیڈ پر لینڈ کر چکا تھا۔ اس ٹریکر کا ریسیونگ سسٹم کسی اور کے پاس ہے جو ہیلی کاپٹر کو باقاعدگی سے چیک کر رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر کہاں جا رہا ہے اور کہاں لینڈ ہو گا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''اوہ۔ بیڈ نیوز۔ رئیلی ویری بیڈ نیوز۔ آپ کے خیال میں ایسا کون کر سکتا ہے''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

''یہی تو میں آپ سے پوچھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میرا ہیلی کاپٹر عام پبلک پلیس پر نہیں صرف پرائم منسٹر کے ہیلی پیڈ پر اترا تھا اور پرائم منسٹر ہاؤس میں آپ کے ساتھ اس قدر ٹائٹ سیکورٹی میں

میرے ہیلی کاپٹر کے لانچنگ پیڈ پر ڈی ایکس نائن کہاں سے آ گیا''۔ لی ہاگ کے لہجے میں بدستور غصہ تھا۔

''ایسا ہونا نہیں چاہئے تھا۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں۔ میں ابھی سب کو لائن حاضر کرتا ہوں اور اس کا جو بھی ذمہ دار ہوا میں اس کا خود کورٹ مارشل کروں گا''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

''صرف لائن حاضر کرنے سے کام نہیں چلے گا کرنل جگدیش۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں ضرور کوئی کالی بھیڑ موجود ہے۔ اس کا جلد سے جلد پتا لگاؤ۔ اگر ان کالی بھیڑوں سے پرائم منسٹر ہاؤس محفوظ نہیں ہے تو پھر کافرستان کا کیا ہو گا۔ یہ میں بھی نہیں کہہ سکتا''...... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''میں خود تحقیقات کرتا ہوں جناب۔ وہ جو کوئی بھی ہے میری نظروں سے بچ نہیں سکے گا۔ میں پرائم منسٹر ہاؤس میں ہی اس کا مدفن بنا دوں گا''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

''پوچھ گچھ کرنے سے پہلے پرائم منسٹر ہاؤس میں لگے ہوئے سی سی کیمروں کو چیک کرو۔ وہ جو کوئی بھی ہو گا خود ہی تمہارے سامنے آ جائے گا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''او کے۔ میں ماسٹر روم میں جا کر ابھی چیکنگ کرتا ہوں''۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

''وہ جو بھی ہے اسے جلد سے جلد سامنے آنا چاہئے۔ اگر اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کی وجہ سے میرے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کا راز آؤٹ ہو گیا تو بہت مشکل ہو جائے گی۔ بہت بڑی مشکل“...... لی ہاگ نے کہا۔

”یس۔ میں سمجھ سکتا ہوں مسٹر لی ہاگ۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اسے قبر سے بھی کھود نکالوں گا اور پھر اس کا بے حد بھیانک انجام کروں گا“...... ملٹری سیکرٹری نے کہا اور لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے ساتھ قدرے پریشانی کا عنصر بھی نمایاں تھا۔ اسی لمحے ایک بار پھر سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس“...... لی ہاگ نے غرا کر کہا۔

”میں نے ہیلی کاپٹر کے پیڈ سے ڈی ایکس نائن اتار کر اسے توڑ دیا ہے جناب“...... دوسری طرف سے آپریشن روم کے انچارج وکرم نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم ہیڈ کوارٹر کے تمام خودکار حفاظتی سسٹم آن کر دو اور بلیک سپائیڈرز سے کہو کہ بیرونی راستوں پر اپنی نفری بڑھائیں۔ ہیڈ کوارٹر کی طرف آنے والے راستے وہ بلاک کر دیں۔ میری اجازت کے بغیر بلیک سپائیڈر بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو گا“۔ لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی ہدایات جاری کر دیتا ہوں“...... وکرم نے کہا اور لی ہاگ نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا۔ لی ہاگ نے میز

کی دراز کھولی اور دراز سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی اور اس پر لگا ہوا ایک سبز رنگ کا بلب جل بجھ رہا تھا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ میجر ترپاٹھی کالنگ فرام تھری سکس بیس کیمپ۔ ہیلو۔ اوور“...... لی ہاگ نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو سبز بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ زرد بلب روشن ہو گیا اور ٹرانسمیٹر سے میجر ترپاٹھی کی آواز سنائی دی۔

”یس میجر۔ لی ہاگ ہیئر۔ اوور“...... لی ہاگ نے مخصوص انداز میں کہا۔

”غضب ہو گیا چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں داخل ہو گئے ہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے میجر ترپاٹھی کی پریشان زدہ آواز سنائی دی اور لی ہاگ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل ہو گئے ہیں۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ تم ہوش میں تو ہو۔ اوور“...... لی ہاگ نے حیرت سے اور پھر بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ پاکیشیا سے آج جن ماہی گیروں کو خیر سگالی کے طور پر بی ایس ایف کے حوالے کیا گیا تھا۔ اس میں عمران اور اس کے آٹھ ساتھی بھی شامل تھے جو میک اپ میں تھے۔ اوور“۔ دوسری طرف سے میجر ترپاٹھی نے کہا اور پھر وہ سرحد پار سے آنے والے قیدیوں کے بارے میں تفصیل بتانے لگا اور پھر جب اس نے میں

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کیمپ میں کرنل گھنشام کے آنے کی تفصیلات بتائیں اور یہ بتایا کہ کیسے عمران اسے اپنے ساتھ یرغمال بنا کر ہیلی کاپٹر میں لے گیا ہے تو لی ہاگ کو غصہ آ گیا۔

"نانسنس۔ اگر کرنل گھنشام نے ان کے میک اپ کے بارے میں جان لیا تھا تو اسے اس طرح ان کے نزدیک جانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ عمران کس قسم کا انسان ہے۔ اوور"...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا جناب۔ میں تو کرنل صاحب کے کہنے پر فورس لینے گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو کرنل صاحب عمران کے قبضے میں تھے۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"وہ کرنل گھنشام کو کس ہیلی کاپٹر میں لے گئے ہیں۔ اوور"۔ لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"کرنل صاحب کا پرسنل ہیلی کاپٹر تھا جناب۔ وہ اسی ہیلی کاپٹر میں آئے تھے۔ اوور"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"کیا بیس کیمپ میں اور ہیلی کاپٹر ہیں۔ اوور"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"نو سر۔ بیس کیمپ کے انچارج آرمی ہیڈ کوارٹر میں گئے ہوئے ہیں۔ یہاں ان کا ایک ہی ہیلی کاپٹر تھا۔ اوور"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"او کے۔ میں دیکھتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... لی ہاگ نے

غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھ دیا۔ عمران اور اس کے آٹھ ساتھی کافرستان میں نہ صرف داخل ہو گئے تھے بلکہ انہوں نے لی ہاگ کے دائیں بازو کرنل گھنشام کو بھی یرغمال بنا لیا تھا اور اس کا ہیلی کاپٹر لے کر بیس کیمپ سے نکل گئے تھے۔ لی ہاگ کو کرنل گھنشام پر بے حد غصہ آ رہا تھا جس نے سٹار گاگل سے ان کا میک اپ چیک کر لیا تھا اور ان کے نزدیک بھی چلا گیا تھا اور عمران ایسا انسان تھا جو کچھ بھی کر سکتا تھا۔

لی ہاگ چند لمحے غصے سے کھولتا رہا پھر اس نے سفید فون کا رسیور اٹھایا اور صفر کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ آپریشن روم"...... دوسری طرف سے وکرم کی آواز سنائی دی۔

"لی ہاگ بول رہا ہوں"...... لی ہاگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس چیف۔ حکم"...... لی ہاگ کی آواز سن کر دوسری طرف سے وکرم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈارک الرٹ مشین آن کر دو اور کرنل گھنشام کا ہیلی کاپٹر مارک کرو۔ فوراً"...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں"...... وکرم نے کہا۔

"جلدی کرو۔ میں آن لائن ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے وکرم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

”میں نے ڈارک الرٹ مشین آن کر کے کرنل صاحب کے ہیلی کاپٹر کو مارک کر لیا ہے جناب“...... وکرم نے کہا۔

”اس وقت ہیلی کاپٹر کہاں ہے اور کتنی بلندی پر ہے“...... لی ہاگ نے پوچھا۔

”ہیلی کاپٹر ٹائی وان پہاڑیوں پر پرواز کر رہا ہے جناب اور اس کی بلندی دو سو فٹ ہے“...... وکرم نے کہا۔

”او کے۔ اس ہیلی کاپٹر کو ریڈ میزائل مار کر ہٹ کر دو“...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

”ریڈ میزائل۔ لل۔ لل۔ لیکن چیف ہیلی کاپٹر میں تو کرنل“۔ دوسری طرف سے وکرم نے لی ہاگ کا حکم سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نانسنس۔ ہیلی کاپٹر میں مجرم ہیں۔ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ۔ انہوں نے کرنل گھنشام کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ اگر اس ہیلی کاپٹر کو تباہ نہ کیا گیا تو کرنل گھنشام انہیں لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا۔ کرنل گھنشام کی ہلاکت سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک کرنل گھنشام کے ساتھ اگر غیر ملکی ایجنٹ مارے جائیں گے تو یہ بھی ہماری کامیابی ہو گی“...... لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی ریڈ میزائل فائر کرتا ہوں“...... وکرم نے کہا۔ چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھائی رہی پھر وکرم کی آواز سنائی دی۔

”چیف۔ کیا آپ آن لائن ہیں“...... وکرم نے پوچھا۔

”یس“...... لی ہاگ نے کہا۔

”میں نے ریڈ میزائل فائر کر دیا ہے۔ اگلے تیس سیکنڈوں تک میزائل ہیلی کاپٹر سے ٹکرا جائے گا اور ہیلی کاپٹر کے ساتھ اس میں موجود تمام افراد کے ٹکڑے اڑ جائیں گے“...... وکرم نے کہا۔

”گڈ۔ ہیلی کاپٹر پر مسلسل نظریں رکھو۔ جب ہیلی کاپٹر ہٹ ہو جائے تو بتانا“...... لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے وکرم نے کہا۔

”ہرا۔ ریڈ میزائل ہیلی کاپٹر سے ٹکرا گیا ہے چیف۔ ہیلی کاپٹر ہٹ ہو گیا ہے“...... چند لمحوں کے بعد وکرم نے زور زور سے نعرہ مارتے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن۔ ویل ڈن وکرم۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بہت بڑا۔ ویل ڈن“...... لی ہاگ نے کہا۔

”تھینک یو چیف“...... وکرم نے کہا اور لی ہاگ نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے فوراً نیلے رنگ کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

”یس چیف“...... دوسری سے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

”میری ڈارک بلیو سپائیڈر کے کرنل کارتھی سے بات کراؤ۔ فوراً“...... لی ہاگ نے کہا۔

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کرنل کارتھی آن لائن ہیں چیف"...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کراؤ بات"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس۔ کرنل کارتھی ہیئر"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل کارتھی۔ لی ہاگ بول رہا ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے کہا۔

"کرنل کارتھی۔ تم ڈارک بلیو سپائیڈرز کے انچارج ہو جبکہ بلیو سپائیڈر فورس کا انچارج کرنل گھنشام تھا۔ کرنل گھنشام ابھی چند لمحے قبل چند پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ ہلاک ہو گیا ہے۔ اسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس کے ہیلی کاپٹر میں یرغمال بنا رکھا تھا۔ ایجنٹ کرنل گھنشام کے ساتھ سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں آ سکتے تھے اس لئے میں نے ہیلی کاپٹر، ریڈ میزائل مار کے ہٹ کرا دیا ہے۔ کرنل گھنشام چونکہ ہلاک ہو چکا ہے اس لئے ڈارک بلیو سپائیڈر فورس کے ساتھ میں تمہیں بلیو سپائیڈرز فورس کا بھی چارج دے رہا ہوں۔ اب تمہیں دونوں فورسز کی کمانڈ سنبھالنی ہو گی"...... لی ہاگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں سنبھال لوں گا"...... دوسری طرف سے کرنل

کارتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اب کہاں ہو"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"میں دارالحکومت میں ہی ہوں چیف"...... کرنل کارتھی نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم فوری طور پر ثائی وان پہاڑیوں کی طرف جاؤ۔ ہیلی کاپٹر اسی علاقے میں ہٹ کیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم وہاں جا کر تصدیق کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں۔ جب تک تم ان کی لاشوں کے ٹکڑے دیکھ کر تصدیق نہیں کرو گے مجھے یقین نہیں آئے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"او کے چیف۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے جواب دیا۔ لی ہاگ نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر اس نے بڑے تھکے تھکے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پرائم منسٹر ہاؤس سے آنے کے بعد وہ مسلسل ٹیلی فون کالز میں مصروف تھا جس سے اس کے چہرے پر قدرے تھکاوٹ کے تاثرات ابھرے آئے تھے لیکن تھکاوٹ کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات بھی نمایاں تھے کہ اس نے ریڈ میزائل سے اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرا دیا ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے کرنل گھنشام کو یرغمال بنا رکھا تھا۔

ہیلی کاپٹر دو سو فٹ کی بلندی پر تھا اور اتنی بلندی پر کوئی بھی ذی

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوش چھلانگ نہیں لگا سکتا تھا۔ ریڈ میزائل نے ایک منٹ میں جا کر اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیا تھا جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت یقینی تھی لیکن اس کے باوجود لی ہاگ نے تصدیق کے لئے وہاں کرنل کارتھی کو بھیج دیا تھا۔ ایک بار کرنل کارتھی وہاں جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے دیکھ لیتا تو لی ہاگ قطعی طور پر مطمئن ہو جاتا کہ آخر کار عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

"ہمیں جانا کہاں ہے عمران صاحب"...... صفدر نے ہیلی کاپٹر بلندی پر لے جا کر شمالی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"چلے چلو۔ جہاں تک ہمیں یہ ہیلی کاپٹر لے جائے"...... عمران نے گنگنانے والے انداز میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو ہمیں کہیں بھی لے جا سکتا ہے۔ یہ خاصا تیز رفتار ہے اور اس کا فیول ٹینک بھی بھرا ہوا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کہیں نہ کہیں تو ہمیں جانا ہو گا ورنہ فضائی سروس ہمارے پیچھے لگ جائے گی اور ہمیں ہوا میں ہی ہٹ کر دیا جائے گا"...... خاور نے کہا۔

"اتنی جلدی ہوائی سروس ہمارے پیچھے نہیں آئے گی۔ بیس کیمپ میں ایک ہی کاپٹر تھا"...... نعمانی نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر نہیں ہیں تو کیا ہوا۔ ان کے پاس ٹرانسمیٹر تو ہوں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

گے۔ وہ ائیر بیس پر کال کر کے ہمارے بارے میں بتا سکتے ہیں''۔ صدیقی نے کہا۔

''جب تک ہمارے ساتھ کرنل گھنشام ہے شاید اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ اگر لی ہاگ کو معلوم ہو گیا کہ اس ہیلی کاپٹر میں ہم ہیں تو وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ ہمارے ساتھ کرنل گھنشام بھی موجود ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ ہیلی کاپٹر ہٹ کر دے گا''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے وہ ایک کرنل تو کیا اس جیسے بے شمار آفیسرز کو بھی قربان کر سکتا ہے۔ کیوں کرنل گھنشام، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے کرنل گھنشام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو ان کے سامنے ایک الگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''ہاں۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔ تم نے مجھے یرغمال بنا کر بڑی غلطی کی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر میں تمہیں چاروں طرف سے فائٹر طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹرز سے گھیر لیا جائے گا اور ان کی پہلی اور آخری ترجیح اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کی ہی ہو گی''...... کرنل گھنشام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''پھر تو تم بھی خواہ مخواہ ہمارے ساتھ مارے جاؤ گے''۔ عمران

نے مسکرا کر کہا۔

''تم سب ہلاک ہو جاؤ اس کے لئے میں ایک بار تو کیا سینکڑوں بار اپنی جان کی قربانی دے سکتا ہوں''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''اگر ایسی بات تھی تو ہیں کیمپ میں تم نے اپنے ساتھیوں کو اسلحہ گرانے کا کیوں کہا تھا۔ ان سے کہہ دیتے کہ وہ تمہاری پرواہ نہ کریں اور ہم پر فائرنگ کر دیں''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم نے میری گردن پکڑ رکھی تھی۔ میں اذیت میں تھا۔ مجھے سوچنے سمجھنے کا موقع نہیں مل رہا تھا ورنہ میں یہی کرتا''...... کرنل گھنشام نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''تو چلو اب ایسا کر لو۔ میں ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول دیتا ہوں۔ کود جاؤ باہر''...... عمران نے کہا۔

''اس بار کافرستان میں تمہیں چھپنے کی کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی عمران۔ یہاں ہر طرف ڈی فورس کا ہولڈ ہے۔ قدم قدم پر تمہارا ڈی فورس سے سامنا ہو گا اور ڈی فورس کا مقصد صرف ایک ہے اور وہ مقصد ہے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''یار ڈرانے والی باتیں نہ کرو۔ میرا دل پہلے ہی بڑا کمزور ہے۔ ایسا نہ ہو تمہاری باتیں سن کر مجھے کچھ ہو جائے اور تمہارا ہارٹ فیل ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"میں تمہاری احمقانہ باتوں میں آنے والا نہیں ہوں"...... کرنل گھنشام نے منہ بنا کر کہا۔

"چلو عقلمندانہ باتیں کر لیتے ہیں۔ اس پر تو تمہیں اعتراض نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... کرنل گھنشام نے چونک کر کہا۔

"پی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور کرنل گھنشام بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے واہ۔ تم تو ہنستے بھی ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے تم مجھ سے جو پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا"...... کرنل گھنشام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا نہیں بتاؤ گے"...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

"نہیں۔ تم لاکھ کوشش کر لو لیکن میں تمہیں کچھ بھی نہیں بتاؤں گا"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"سنا تنویر تم نے۔ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ کچھ نہیں بتائے گا"۔ عمران نے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں یہ کیسے کچھ نہیں بتاتا"...... تنویر نے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی تڑتڑاہٹ ہوئی اور کرنل گھنشام حلق کے بل چیختا ہوا سیٹ سے نیچے گرا لیکن اس کے گرتے ہی اس کے بائیں طرف بیٹھے

ہوئے چوہان نے جھپٹ کر اس کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور دوبارہ اسی سیٹ پر بٹھا دیا جس پر وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ تنویر نے گولیوں کا برسٹ مار کر اس کی دائیں ٹانگ چھلنی کر دی تھی۔

"دیکھا۔ تم نہیں بولو گے تو پھر میرا گولی مار ساتھی بولے گا اور یہ خود بعد میں بولتا ہے اس کی مشین گن پہلے بولتی ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مم۔ مم۔ میں نہیں بتاؤں گا۔ کچھ نہیں بتاؤں گا"...... کرنل گھنشام نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تنویر"...... عمران نے تنویر سے کہا۔ تنویر کی مشین گن پھر تڑتڑائی اور کرنل گھنشام کی دوسری ٹانگ چھلنی ہوتی چلی گئی۔ کرنل گھنشام کی تیز چیخوں سے ہیلی کاپٹر کے اندر کا ماحول بری طرح سے گونج اٹھا۔ اس بار چوہان نے اسے گرنے نہیں دیا تھا۔ کرنل گھنشام کی دونوں ٹانگیں چھلنی ہو چکی تھیں اور فرش اس کے خون سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ کرنل گھنشام چند لمحے چیختا رہا پھر اس کا سر ڈھلک گیا۔

"یہ تو بے ہوش ہو گیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"وہ تو ہونا ہی تھا۔ کرنل ہونے کے باوجود اس نے اتنی گولیاں کبھی نہیں کھائی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔ اس نے کھڑکی سے نیچے دیکھا تو اسے نیچے پہاڑیاں دکھائی دیں۔

"صفدر۔ خالی جگہ دیکھ کر ہیلی کاٹر نیچے اتار دو"...... عمران نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کہا۔

"یہاں۔ ان پہاڑیوں میں"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہم ڈی فورس کے ہیلی کاپٹر میں ہیں۔ اب تک میجر ترپاٹھی نے لی ہاگ کو ہمارے بارے میں بتا دیا ہوگا۔ اس سے پہلے کہ لی ہاگ مشین سسٹم سے اس ہیلی کاپٹر کو مارک کرے ہمیں ہیلی کاپٹر چھوڑنا ہوگا ورنہ ہیلی کاپٹر مارک ہوتے ہی وہ اسے ہٹ کر دے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ ہاں۔ کرنل گھنشام نے کہا تھا کہ لی ہاگ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ ہمارے ساتھ ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہیلی کاپٹر کو نیچے لے جا رہا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اس نے پہاڑیوں کے دامن میں ہیلی کاپٹر اتارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر میں ہیلی کاپٹر کے پیڈ زمین پر لگ گئے تو وہ سب دونوں اطراف کے دروازے کھول کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے۔ عمران کے کہنے پر چوہان اور خاور نے بے ہوش کرنل گھنشام کو بھی کھینچ کر باہر نکال لیا۔

"ہیلی کاپٹر کا کیا کرنا ہے۔ اس کی یہاں موجودگی سے تو لی ہاگ کو پتا چل جائے گا کہ ہم کہاں ڈراپ ہوئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں اس کا انتظام کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور وہ پائلٹ سیٹ پر چلا گیا جہاں سے صفدر اتر کر نیچے آ گیا تھا۔ عمران نے

ہیلی کاپٹر کو آٹو پائلٹ کیا اور اس کا لیور کھینچ کر ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر چند فٹ اوپر اٹھا تو عمران فوراً چھلانگ لگا کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔

آٹو پائلٹ ہونے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر بدستور اوپر اٹھتا جا رہا تھا پھر دو سو فٹ کی بلندی پر جا کر ہیلی کاپٹر مڑا اور شمال کی طرف اڑتا چلا گیا۔ ابھی ہیلی کاپٹر تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ انہوں نے مشرق کی طرف سے ایک شعلہ سا آ کر ہیلی کاپٹر سے ٹکراتے دیکھا۔ ایک زور دار دھماکا ہوا اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کو پھٹ کر بکھرتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ۔ مائی گاڈ۔ صرف ایک ڈیڑھ منٹ کا فرق پڑا ہے۔ اگر ہم ہیلی کاپٹر سے باہر نہ نکل آئے ہوتے تو اس ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہمارے بھی ٹکڑے اڑ جاتے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں عمران صاحب کی چھٹی حس کی داد دینی چاہئے جو حیرت انگیز طور پر ہر خطرے کو بروقت بھانپ لیتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ صرف میری سینس کو داد دینا۔ مجھے نہ دینا"۔ عمران نے کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

"اس ہیلی کاپٹر کی تباہی سے تو یہی لگتا ہے کہ ہمارا سفر یہیں تک تھا۔ اب ہم نے آگے کیسے جانا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"تم تھک جاؤ تو میں تمہیں کاندھوں پر اٹھا سکتا ہوں۔ باقی سب کو پیدل ہی چلنا پڑے گا۔ مجبوری ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

"مجھے تمہارے کاندھوں پر سوار ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں بھی پیدل چل سکتی ہوں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"میرے کاندھوں کا بوجھ نہ بنو لیکن تنویر کے کاندھوں کا تو بوجھ کم کرو۔ اس بے چارے نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"...... عمران نے کہا اور تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"کیا مطلب۔ میں کیسے تنویر کے کاندھوں کا بوجھ ہوں"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کا جواب تمہیں تنویر ہی دے سکتا ہے۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے تنویر کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا کہ وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتے اسی لمحے کرنل گھنشام کی انہیں کراہ کی آواز سنائی دی۔

"اسے ہوش آ رہا ہے"...... نعمانی نے کرنل گھنشام کے جسم میں حرکت کے آثار دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنے دو۔ یہ آخری دموں پر ہے۔ اب وقت ہے کہ اس سے

کچھ اگلوا لیا جائے ورنہ یہ ہمارے کسی کام کا نہیں رہے گا"۔ عمران نے کہا اور کرنل گھنشام کے سامنے آ کر اکڑوں بیٹھ گیا۔

"صفدر، تنویر۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لو اور نعمانی تم اس کے سر کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اس کا سر زمین سے اٹھنے نہ دینا"۔ عمران نے کہا اور صفدر اور تنویر نے دائیں بائیں سے کرنل گھنشام کے دونوں بازو پکڑ لئے جبکہ نعمانی، کرنل گھنشام کے سر کے پاس آ گیا اور اس نے کرنل گھنشام کی پیشانی پر اس انداز میں ہاتھ رکھ دیا کہ وہ سر نہ اٹھا سکے۔

"کیپٹن شکیل۔ تم اس کی ٹانگیں پکڑ لو"...... عمران نے کہا۔

"ٹانگیں۔ لیکن اس کی ٹانگیں تو زخمی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"زخمی ہونے کے باوجود یہ ٹانگیں چلا سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ شدید تکلیف اور اذیت میں ہونے کے باوجود یہ حرکت نہ کر سکے۔ مجھے اس کی قوت ارادی کمزور کرنی ہے۔ قوت ارادی کمزور ہونے کے بعد ہی یہ میرے سوالوں کے جواب دے سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں۔ عمران، کرنل گھنشام کے دائیں پہلو کی طرف آیا اور پھر اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے کرنل گھنشام کے سینے پر پڑا۔ کرنل گھنشام کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے لئے کھلیں، اس نے اٹھنا چاہا لیکن چونکہ ممبران نے اسے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اس لئے وہ ایک انچ بھی اوپر نہ اٹھ سکا۔ عمران نے مخصوص انداز میں ایک بار پھر اس کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اس بار کرنل گھنشام کی پوری آنکھیں کھل گئیں اور اس کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی۔ وہ ممبران کے ہاتھوں میں بری طرح سے مچلنے لگا۔ عمران کا ہاتھ تیسری بار کرنل گھنشام کے سینے پر پڑا تو کرنل گھنشام کٹتے ہوئے بکرے کی طرح خرخرانے لگا۔

”یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو“..... کرنل گھنشام نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ کر تمہارا قیمہ بنانے کا سوچ رہا ہوں“..... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”قق۔ قق۔ قیمہ“..... کرنل گھنشام نے لرزتے ہوئے کہا۔

”قق۔ قق۔ قیمہ نہیں۔ صرف۔ قیمہ۔ قق۔ قق۔ قیمہ بنانے میں مجھے کافی وقت لگے گا اور ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے“۔ عمران نے اس کے ہکلاہٹ کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

”یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور وہ ہیلی کاپٹر“..... کرنل گھنشام نے کہا۔

”جگہ کا تو ہمیں معلوم نہیں ہے اور ہیلی کاپٹر کا نہ پوچھو۔ ہیلی کاپٹر تمہارے چیف لی ہاگ نے تباہ کر دیا ہے۔ اسے شاید یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم تمہارے ہیلی کاپٹر میں سیر کریں۔ اس لئے اس نے میزائل مارا اور ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اڑ گئے“..... عمران نے کہا۔

”ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے اور تم سب یہاں“..... کرنل گھنشام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید یہ سوچ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا تھا تو یہ سب زندہ کیسے بچ گئے تھے۔

”وہ کیا ہے کہ میزائل نے آ کر ہم سے پہلے سلام دعا لی تھی اور ہمیں فوراً ہیلی کاپٹر سے نکلنے کے لئے کہا تھا کہ فوراً ہیلی کاپٹر سے نکل جاؤ ورنہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ تم سب کے بھی ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ ہمیں میزائل کا مشورہ پسند آیا اور ہم فوراً ہیلی کاپٹر سے نکل آئے۔ میزائل ہیلی کاپٹر کو دور لے گیا اور اس نے ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اڑا دیئے“..... عمران نے کہا اور ممبران کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا“..... کرنل گھنشام نے کہا۔

”ابھی سب سمجھ میں آ جائے گا۔ تم فکر نہ کرو“..... عمران نے کہا اور اس نے ایک ہاتھ سے کرنل گھنشام کی گردن کی مخصوص رگ پر انگوٹھا رکھا اور دوسرے ہاتھ کی ایک انگلی کا ہک بنا کر کرنل گھنشام کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

”یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو“..... کرنل گھنشام نے ہکلا کر کہا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔ عمران نے اس کی گردن کی رگ دبا کر ہک اس کی پیشانی کے عین درمیان میں مار دیا تھا۔ کرنل گھنشام کی ابھی چیخ کم ہوئی ہی تھی کہ عمران کی انگلی کا ہک

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ایک بار پھر اس کی پیشانی پر پڑا۔ ساتھ ہی اس نے گردن کی رگ پر دباؤ بڑھا دیا۔ کرنل گھنشام کا جسم بری طرح سے اینٹھنے لگا۔ اگر عمران نے اسے مضبوطی سے پکڑا نہ ہوتا تو وہ بری طرح سے تڑپنا شروع کر دیتا۔ عمران کا مک تیسری بار کرنل گھنشام کی پیشانی پر پڑا تو کرنل گھنشام کا جسم بری طرح سے جھٹکے کھانے لگا۔ اس کی کنپٹیوں کی دونوں رگیں پھول گئی تھیں۔ رگیں پھولتے دیکھ کر عمران نے فوراً دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے ان رگوں پر رکھ دیئے۔ اس نے کنپٹیوں کی رگوں کو انگوٹھوں سے پریس کرتے ہوئے دباؤ ڈالا تو کرنل گھنشام کی بند ہوتی ہوئی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

حصہ اول ختم شد

41B

عمران سیریز نمبر

ایجنٹ لی ہاگ

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"میری آنکھوں میں دیکھو کرنل گھنشام"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ کرنل گھنشام کی آنکھوں میں جیسے عمران کی آنکھوں سے برق سی نکل کر پڑی۔ کرنل گھنشام کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں جیسے عمران کی آنکھوں سے چپک گئیں اور کرنل گھنشام کی پتلیاں سکڑتی چلی گئیں۔

"اپنے دماغ کو آزاد چھوڑ دو۔ فوراً"...... عمران نے اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑتے دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ذہن آزاد کر رہا ہوں"...... کرنل گھنشام کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ اندھے کنویں کی گہرائی میں سے بول رہا ہو۔

"گڈ۔ اب میں تم سے جو پوچھوں گا تم اس کے صحیح صحیح جواب دو گے"...... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

مصنف ----- ظہیر احمد
ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ----- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ہاں۔ میں صحیح جواب دوں گا"...... کرنل گھنشام نے خوابناک انداز میں کہا۔ عمران نے اشارہ کیا تو ان سب نے کرنل گھنشام کے بازو، اس کی ٹانگیں اور سر چھوڑ دیا۔ عمران نے کرنل گھنشام کو شدید اذیت سے دو چار کر کے اس کی قوت مدافعت ختم کر دی تھی اور قوت مدافعت ختم ہونے سے کرنل گھنشام کے اعصاب اس بری طرح سے متاثر ہوئے تھے کہ اب اس میں ہلنے کی بھی سکت نہیں رہ گئی تھی۔ کرنل گھنشام کی چونکہ قوت مدافعت ختم ہو گئی تھی اس لئے عمران اسے ہپناٹائز کر کے اپنی ٹرانس میں لانے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کرنل گھنشام کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مکمل طور پر عمران کی ٹرانس میں آ گیا ہو۔

"اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"کرنل گھنشام"...... کرنل گھنشام نے اسی طرح خوابناک لہجے میں کہا۔

"ڈی فورس میں تمہاری کیا حیثیت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں بلیو ڈی فورس کا انچارج ہوں۔ اس ڈیتھ فورس کا انچارج جسے خاص طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"ڈی فورس کے کتنے سیکشن ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"آٹھ مختلف سیکشن ہیں۔ ان سب کو سپائیڈر کلرز کے ناموں سے تقسیم کیا گیا ہے"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"لی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ کہاں ہے لی ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"لی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے میں جانتا ہوں لیکن میں تمہیں ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا نہیں بتا سکتا"...... کرنل گھنشام نے کہا اور اس کا جواب سن کر عمران چونک پڑا۔

"کیوں نہیں بتا سکتے۔ بولو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"لی ہاگ نے میرے دماغ میں ایک ڈیوائس لگا رکھی ہے جس کا لنک ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر سے ہے۔ اگر میں نے تمہیں ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن بتانے کی کوشش کی تو ماسٹر کمپیوٹر کا فوراً اس ڈیوائس سے لنک ہو جائے گا او ماسٹر کمپیوٹر اس چپ کو بلاسٹ کر کے مجھے ہلاک کر دے گا"...... کرنل گھنشام نے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نیند میں ہو۔

"اوہ۔ وہ چپ تمہارے سر کے کس حصے میں ہے۔ میں اسے ابھی نکال دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چپ کو نکالنے کی کوشش کی گئی تب بھی ماسٹر کمپیوٹر اسے تباہ کر دے گا اور ہلاکت یقینی ہو گی"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"ہونہہ۔ لی ہاگ کا گریٹ پلان کیا ہے۔ وہ ہیون ویلی کے خلاف کیا سازش کر رہا ہے"...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس سلسلے میں بھی میرا مائنڈ لاکڈ ہے"...... کرنل گھنشام نے کہا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اورعمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیا لی ہاگ نے گریٹ پلان کے سلسلے میں متعلقہ افراد کے مائنڈ لاکڈ کر رکھے ہیں"...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ گریٹ پلان اور سیکرٹ لی ہیڈ کوارٹر کے لئے تمام متعلقہ افراد کے مائنڈ لاکڈ ہیں"...... کرنل گھنشام نے کہا۔ اسی لمحے اس کی آنکھیں بند ہوگئیں۔ عمران نے فوراً اس کی کنپٹی پر ہک مارا تو اس کی آنکھیں ایک بار پھر کھل گئیں۔

"مم۔ مم۔ میں۔ میں"...... کرنل گھنشام کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی اور اس کا جسم یکلخت لرزنا شروع ہوگیا جیسے اس پر نزع طاری ہوگیا ہو۔ عمران نے اس کے جسم میں لرزش دیکھی تو وہ طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ مر رہا ہے۔ اس کا خون بہت ضائع ہو چکا ہے اس لئے اس کا بچنا ناممکن ہے۔ میں نے اسے جو اذیتیں دی تھیں اس سے بھی اس کا دل اور دماغ بری طرح سے متاثر ہوا ہے۔ جتنا اس نے بتانا تھا بتا دیا ہے اب یہ مزید کچھ نہیں بتا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس نے کام کی تو ایک بھی بات نہیں بتائی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیسے بتاتا۔ اس کا مائنڈ لاکڈ ہے اور اس کے دماغ میں ڈیوائس بھی لگی ہوئی ہے۔ لی ہاگ ہماری توقع سے زیادہ تیز اور چالاک ہے۔ اس نے ہیڈ کوارٹر اور گریٹ پلان چھپانے کا زبردست انتظام کر رکھا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہمارے راستوں میں ابھی تاریکی ہے۔ روشنی تک پہنچنے کے لئے ہمیں ابھی اس تاریکی میں ہی سفر کرنا پڑے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسا نہ ہو تاریکی میں سفر کرتے کرتے ہم کسی اندھے کنویں میں جا گریں۔ لی ہاگ نے صرف ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ڈیتھ فورس تیار کی ہے۔ ہم ان پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ ہمارے پاس کوئی سواری بھی نہیں ہے اور اسلحے کی بھی کمی ہے۔ لی ہاگ اگر ہیلی کاپٹر کو میزائل مار کر تباہ کر سکتا ہے تو چیکنگ کے لئے وہ یہاں اور فورس بھی بھیج سکتا ہے اس لئے ہمیں یہاں رک کر وقت ضائع کرنے کی بجائے آگے بڑھنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہاں سے ہم جائیں گے کہاں۔ ہمیں تو راستوں کا بھی علم نہیں ہے"...... خاور نے کہا۔

"کیپٹن شکیل نے کہا ہے کہ ہم تاریک راہوں کے مسافر ہیں۔ اب اگر ہر طرف تاریکی ہے تو کیا ہوا اندھیرے میں ٹاک ٹوئیاں مارتے ہوئے ہم کہیں نہ کہیں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"تو چلو پھر۔ یہاں کھڑے کھڑے دانت کیوں نکال رہے ہو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں ہاں۔ مجھے واقعی اپنے دانت نہیں دکھانے چاہئیں۔ دانت تو مجھے تنویر کے نکالنے چاہئیں جو تمہیں مجھے ڈانٹتے دیکھ کر مسکرا دیتا ہے"...... عمران نے فوراً کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

عمران نے اپنے لباس کے خفیہ جیب سے ایک قلم نکالا اور اس کا اوپر کا حصہ گھمانے لگا۔ اوپر کا حصہ کسی پیچ کی طرح کھل کر الگ ہوا تو عمران نے اس حصے کو اپنے دائیں کان میں لگا لیا اور قلم کے دوسرے حصے پر لگے کیپ کو اتار کر اس نے پچھلے حصے پر لگایا اور قلم کی ٹپ کو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر دھیرے دھیرے رگڑنے لگا۔

"یہ کیا ہے اور یہ تم کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے حیرت سے پوچھا۔ باقی سب بھی عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"خاموش رہو"...... عمران نے کہا۔ وہ چند لمحے ٹپ ناخن پر رگڑتا رہا پھر اس نے ٹپ کو ناخن پر زور سے دبایا تو ٹپ قلم کے اندر گھستی چلی گئی۔

"یس۔ این ٹی ہیئر۔ اوور"...... اسی لمحے عمران کے کان میں قلم کے اس حصے سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ آواز گو بے حد کم تھی لیکن ان سب نے این ٹی کی آواز سن لی تھی۔ این ٹی کی آواز سن کر ان سب کے چہروں پر بے پناہ حیرت ابھر آئی تھی۔ وہ شاید

سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ عمران بظاہر عام نظر آنے والے قلم سے ایک جدید اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر کا کام لے سکتا ہے۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"...... عمران نے قلم کسی مائیک کی طرح اپنے منہ کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس آپ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ بارات لے کر نکل آئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"ہاں اور میری بارات دلہن کے دروازے تک پہنچ گئی ہے۔ بینڈ باجے والوں کا انتظار ہے۔ وہ آئیں گے تو میں بارات دلہن کے گھر لے جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔ عمران کو اس انداز میں باتیں کرتا دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ وہ کوڈ میں بات کر رہا ہے تاکہ اگر ٹرانسمیٹر کی کال کسی جگہ کیچ کر بھی لی جائے تو ان کی باتوں سے کوئی نتیجہ اخذ نہ کیا جا سکے۔

"بینڈ باجے والے میرے ساتھ تیار کھڑے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی نے جواب دیا۔

"تیار ہیں تو انہیں لے کر فوراً آ جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بارات کے ساتھ دھوپ میں سڑتا رہوں اور دلہن کوئی اور لے جائے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ اور باراتی کہاں ہیں۔ میں بس دو گھنٹوں تک پہنچ رہا ہوں۔ اوور"۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

"کیا دو گھنٹے زیادہ نہیں ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بارات دور ہے۔ پہنچنے میں مجھے وقت تو لگے گا۔ اوور"...... این ٹی نے کہا۔

"او کے۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس نے دوسری طرف کا جواب سن کر اوور اینڈ آل کہا اور قلم کا کیپ عقب سے انگوٹھے سے پریس کیا تو قلم کی ٹپ باہر آ گئی۔ عمران نے کیپ اتار کر ٹپ پر چڑھایا اور کان سے قلم کا پیس نکال کر اسے قلم کے پچھلے حصے سے جوڑنے لگا۔

"یہ بارات اور دلہن کا کیا چکر ہے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"چکر۔ کیا مطلب۔ اس میں چکر والی کون سی بات ہے۔ بارات کا مطلب بارات ہوتا ہے اور دلہن، دلہن ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم این ٹی سے کوڈ میں باتیں کر رہے تھے۔ کیا تمہیں خطرہ تھا کہ تمہاری کال کہیں چیک کی جا سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"احتیاط اچھی ہوتی ہے۔ اس بار ہمارا پالا لی ہاگ جیسے ذہین اور سائنس دان ایجنٹ سے ہے۔ سائنس کی دنیا میں اس کا بہت نام ہے۔ اگر وہ اپنی فورس کے دماغوں میں ڈیوائس لگا سکتا ہے تو فون کال اور ٹرانسمیٹر کال چیک کر لینا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں

ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن این ٹی نے یہ کیسے کہا ہے کہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم کہاں ہیں۔ کیا آپ نے اسے بتایا تھا کہ ہم اسے یہاں ملیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ جس ٹرانسمیٹر پر میں نے اسے کال کی تھی اس ٹرانسمیٹر پر لوکیشن چیکر بھی لگا ہوا ہے جس سے این ٹی کو ہماری لوکیشن کا ایگزیکٹ پتا چل گیا ہے اس لئے وہ اب سیدھا یہاں آئے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہی لوکیشن چیکر لی ہاگ کے پاس بھی ہوا تو"۔ چوہان نے کہا۔

"تو اسے بھی علم ہو جائے گا کہ ہم کہاں ہیں"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اس صورت میں تو اسے یہاں فورس بھیجنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ این ٹی پہلے یہاں پہنچتا ہے یا ڈی فورس"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"تو کیا ہمیں این ٹی کا انتظار کرنے کے لئے یہیں رکنا پڑے گا"...... تنویر نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے ٹرانسمیٹر کا چیکر آن کر رکھا ہے۔ ہم جہاں بھی جائیں گے این ٹی کو پتا چل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"مطلب ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے کرنل گھنشام کو اٹھایا اور ایک پہاڑی غار میں رکھ دیا جو ہلاک ہو چکا تھا۔ کرنل گھنشام کی لاش غار میں رکھ کر انہوں نے باہر آ کر پتھروں سے غار کا دہانہ بند کر دیا تاکہ جانور یا گدھ آ کر اس کی لاش نہ کھا سکیں۔ وہ مسلمان تھے اس لئے کسی بھی لاش کی بے حرمتی کرنا ان کا شیوہ نہیں تھا۔ ان کے پاس سامان نہیں تھا ورنہ وہ کرنل گھنشام کی لاش کہیں دفن کر دیتے۔

کرنل گھنشام کی لاش غار میں رکھنے کے بعد وہ آگے بڑھنے لگے۔ پہاڑیوں کے دائیں بائیں راستے بنے ہوئے تھے۔ وہ ان راستوں سے گزرتے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں ہیلی کاپٹروں کے ہوٹرز کی آوازیں سنائی دیں۔

"این ٹی کو کال کئے ابھی ایک گھنٹہ ہوا ہے۔ وہ اتنی جلدی یہاں نہیں آ سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ لی ہاگ کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہٹ ہونے والے ہیلی کاپٹر میں ہم ہلاک نہیں ہوئے تھے اس لئے اس نے یہاں فورس بھیج دی ہے"...... صفدر نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یا پھر شاید اس نے ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی ہے اور اسے ہماری لوکیشن کا پتا چل گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باتیں چھوڑو اور فوراً سامنے غار کی طرف بھاگو۔ اس سے

پہلے کہ ہیلی کاپٹر اس طرف آئیں ہمیں غار میں جانا ہے ورنہ وہ اوپر سے ہی ہم پر گولیوں اور میزائلوں کی بوچھاڑ کر دیں گے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے سامنے والی پہاڑی کی طرف دوڑ پڑا جس میں ایک غار کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا۔ غار زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ تیزی سے اس غار میں داخل ہو گئے۔ جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوئے انہیں ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور چند لمحوں بعد انہیں سامنے کھلے میدان میں دو شینوئے ہیلی کاپٹر اترتے دکھائی دیئے۔ یہ ہیلی کاپٹر بے حد بڑے بڑے تھے جن پر ڈبل ہوٹرز لگے ہوئے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں میں زیادہ مقدار میں بھاری سامان یا بڑی تعداد میں فوجیوں کو لے جایا جا سکتا تھا۔ دونوں نیلے رنگ کے ہیلی کاپٹر تھے اور ان کے رنگ اس ہیلی کاپٹر سے زیادہ گہرے تھے جسے میزائل مار کر ہٹ کیا گیا تھا اور ان ہیلی کاپٹروں پر بھی ٹکڑے بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ نیوی کلر کے ہیلی کاپٹر جیسے ہی میدان میں اترے ان کے دونوں سائیڈوں سے نیوی کلر کے لباس والے بے شمار مسلح افراد چھلانگیں مارتے ہوئے باہر آنا شروع ہو گئے اور میدان میں آتے ہی انہوں نے مشین گنیں لئے جھکے جھکے انداز میں ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا۔

"وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ ڈی فورس کا پورا دستہ یہاں پہنچ گیا ہے اور ان کا مقصد یہاں ہمارا شکار کھیلنا ہے"...... صفدر نے ہونٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بھینچتے ہوئے کہا۔ نیوی کلر لباس والوں کی تعداد کسی طرح ساٹھ ستر سے کم نہ تھی۔ انہیں وہاں اتارتے ہی ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہو گئے تھے۔

"دیوار کے ساتھ لگتے ہوئے غار میں پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور خود بھی دیوار کے ساتھ لگ کر پیچھے ہٹنا شروع ہو گیا۔ غار کافی چوڑا تھا۔ وہاں اچھی خاصی روشنی تھی لیکن غار کا پچھلا حصہ تاریک تھا۔ وہ پیچھے ہٹتے ہوئے تاریکی میں آ گئے۔ باہر مسلح افراد کی دوڑ بھاگ شروع ہو گئی تھی انہیں ان کے دوڑتے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

"بس عمران۔ ہم اس سے زیادہ پیچھے نہیں جا سکتے۔ پیچھے غار بند ہے"...... جولیا کی آواز سنائی دی اور عمران نے پلٹ کر دیکھا تو واقعی وہاں ٹھوس دیوار تھی۔ غار چوڑا ضرور تھا لیکن اتنا لمبا نہیں تھا کہ وہ مزید پیچھے جا سکیں۔ دائیں بائیں دیواریں بھی سپاٹ تھیں۔

اسی لمحے انہیں سامنے سے چند مسلح افراد دوڑتے ہوئے اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ مسلح افراد کی اس طرف آتے دیکھ کر عمران بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ جیسے بچنے کے لئے کوئی راہ تلاش کر رہا ہو۔

کرنل کارتھی کا ہیلی کاپٹر جیسے ہی ہوا میں بلند ہوا، کرنل کارتھی کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل کارتھی نے جیب سے فوراً سیل فون نکالا اور اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا جس پر ایچ کیو لکھا ہوا تھا۔ کرنل کارتھی نے رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"کرنل کارتھی"...... کرنل کارتھی نے اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

"چیف سے بات کرو"...... دوسری طرف سے چند کوڈز پوچھنے کے بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔ ایک لمحے کے لئے سیل فون میں خاموشی چھا گئی پھر لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل کارتھی۔ کہاں ہو تم"...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میں ہیلی کاپٹر میں ہوں جناب اور ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف جا رہا ہوں"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''وہاں اکیلے مت جاؤ۔ مجھے ابھی ماسٹر کمپیوٹر ماسٹر نے بتایا ہے کہ اس کا کرنل گھنشام کے سر میں موجود ڈیوائس سے لنک ہوا ہے۔ اس ڈیوائس کے ڈیٹا کے مطابق کرنل گھنشام ہلاک تو ہو گیا ہے لیکن اس کی ہلاکت ہیلی کاپٹر کی تباہی سے نہیں بلکہ عمران کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ ڈیوائس میں عمران اور کرنل گھنشام کی باتوں کا ڈیٹا بھی ملا ہے جس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی ابھی زندہ ہیں اور عمران نے کرنل گھنشام کو شدید زخمی کر کے اور اسے ہپناٹائز کر کے اسے اپنے ٹرانس میں بھی لیا تھا''...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے کہا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری ویری بیڈ۔ کرنل گھنشام کو عمران نے ہلاک کیا ہے۔ یہ سن کر بہت دکھ ہوا ہے''...... کرنل کارتھی نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

''افسوس کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ تم فوراً فورس لے جاؤ اور انہیں ٹائی وان پہاڑیوں میں گھیر لو۔ وہ جہاں نظر آئیں انہیں فوراً ختم کر دو''...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹائی وان پہاڑیوں میں مجھے فورس بھیجنے میں تھوڑا وقت لگ جائے گا۔ اس دوران کہیں وہ پہاڑیوں سے نکل نہ جائیں''۔ کرنل کارتھی نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ان پر پیچ پہاڑیوں سے نہیں نکل سکتے۔ وہاں کئی کلو میٹر تک کوئی گاؤں اور کوئی قصبہ نہیں ہے اور نہ وہاں ان کے پاس

سواری کے لئے کوئی آسرا ہے۔ کرنل گھنشام کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے۔ پہاڑیوں سے نکلنے میں انہیں کئی گھنٹے لگیں گے۔ تم وہاں جا کر آسانی سے ان کا شکار کر سکتے ہو''...... لی ہاگ نے کہا۔

''او کے۔ تب پھر وہ پہاڑیوں سے زندہ نہیں نکل سکیں گے۔ میں ان کا ایسا شکار کھیلوں گا کہ ان میں سے کسی ایک کے بھی بچنے کا کوئی چانس نہیں رہے گا''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''ایک بات غور سے سن لو کرنل کارتھی۔ میں نے کرنل گھنشام سے بھی کہا تھا اور تم سے بھی کہہ رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں جس مشن پر آئے ہیں۔ ان کا یہ مشن کسی بھی صورت میں پورا نہیں ہونا چاہئے۔ ان کے لئے یہ ان کی زندگیوں کا لاسٹ مشن ہونا چاہئے ایسا مشن جسے پورا کئے بغیر وہ موت کے منہ میں پہنچ جائیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں جناب۔ میں ٹائی وان کی پہاڑیوں میں ہی ان کے مدفن بنا دوں گا۔ ان کی ہلاکتیں میرے ہاتھوں یقینی ہے۔ قطعی یقینی''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''گڈ۔ میں جلد سے جلد تم سے خوشخبری سننا چاہتا ہوں۔ میرے لئے گریٹ پلان سے بڑی خوشی یہی ہو گی کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈی فورس کے ہاتھوں ہلاک کر دیئے گئے ہیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا جناب۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے مجھے ٹائی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وان پہاڑیوں کو راکھ کا ڈھیر بھی بنانا پڑا تو میں یہ بھی کر گزروں گا۔ میں اسلحے میں ٹرپل سیون میزائل بھی لے جاؤں گا۔ اگر وہ کسی پہاڑی میں چھپے ہوئے ہوں گے تو میں ٹرپل سیون میزائل مار کر اس پہاڑی کو ہی راکھ بنا دوں گا جس میں ان کے زندہ بچنے کا ایک فیصد چانس بھی نہیں ہو گا''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہاں پہنچ کر مجھے رپورٹ کرنا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''بہتر جناب۔ میں جلد آپ کو کامیابی کی رپورٹ دوں گا''۔ کرنل کارتھی نے کہا اور دوسری طرف سے لی ہاگ نے فون بند کر دیا۔ کرنل کارتھی نے ڈسپلے کلیئر کیا اور تیزی سے چند نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے کالنگ بٹن آن کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''پربھارکر بول رہا ہوں جناب۔ حکم''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ اس نے شاید کرنل کارتھی کا نمبر پہلے سے اپنی فون بک میں فیڈ کر رکھا تھا اس لئے کال رسیو کرتے ہی اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں بات کی تھی۔

''پربھارکر۔ اپنے آدمی تیار کرو فوراً۔ پچاس ساٹھ آدمی ہونے چاہئیں۔ سب کے سب مسلح اور چاک و چوبند''...... کرنل کارتھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ ہمیں جانا کہاں ہے''...... دوسری

طرف سے پربھارکر نے کہا۔ پربھارکر کی عادت تھی کہ وہ کرنل کارتھی سے کوئی سوال و جواب نہیں کرتا تھا۔ اس کی عادت صرف کرنل کا حکم ماننا تھا۔

''فورس لے کر تم ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں چند پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ ان ایجنٹوں کو تم نے نہ صرف ٹریس کرنا ہے بلکہ انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ ہر صورت میں''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''یس سر۔ آپ فکر نہ کریں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو میں ٹریس بھی کر لوں گا اور انہیں ہلاک بھی کر دوں گا''...... پربھارکر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اسلحے میں اپنے ساتھ ٹرپل سیون میزائل بھی لے جانا۔ ہو سکتا ہے کہ فورس کو دیکھ کر وہ پہاڑی غاروں میں چھپنے کی کوشش کریں۔ ایسی صورت میں تم اس پہاڑی کو ہی اڑا دینا جس میں تمہیں ان کے چھپے ہوئے ہونے کا شک ہو''...... کرنل کارتھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... پربھارکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اپنے آدمیوں کو ڈبل ہوٹرز شنوائے ہیلی کاپٹروں میں لے جانا اور جب ہیلی کاپٹروں سے فورس ڈراپ ہو جائے تو ہیلی کاپٹروں کو وہاں سے دور بھیج دینا تا کہ پاکیشیائی ایجنٹ موقع کا فائدہ اٹھا کر ان ہیلی کاپٹروں پر قبضہ نہ کر سکیں۔ ایسا وہ پہلے بھی کر چکے ہیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

انہوں نے بلیو فورس کے کمانڈر کرنل گھنشام کو یرغمال بنا لیا تھا اور اس کا ہیلی کاپٹر لے گئے تھے“...... کرنل کارتھی نے کہا۔

”یس سر۔ میں فورس کے زمین پر اترتے ہی ہیلی کاپٹرز واپس بھیج دوں گا“...... پربھارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم فورس لے کر وہاں پہنچو۔ تھوڑی دیر تک میں بھی وہاں آ رہا ہوں۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں“۔ کرنل کارتھی نے کہا۔

”یس سر۔ میں انہیں گرفتار کر کے باندھ لوں گا پھر جب آپ آئیں گے تو آپ کے سامنے انہیں گولیاں مار دی جائیں گی“...... پربھارکر نے کہا۔

”نانسنس۔ ایسا ہرگز مت کرنا۔ انہیں زندہ رکھنے کی غلطی مت کرنا۔ وہ جیسے ہی نظر آئیں انہیں گولیوں سے چھلنی کر دینا۔ سمجھے تم“...... کرنل کارتھی نے گرجتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر۔ ان کی لاشیں ہی آپ کے سامنے لائی جائیں گی۔ صرف لاشیں“...... کرنل کارتھی کا غصیلا لہجہ سن کر دوسری طرف سے پربھارکر نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”وہ سب ہلاک ہو جائیں تب بھی احتیاطاً ان کے سروں میں ایک ایک گولی اتار دینا تاکہ ان کے زندہ رہنے کا کوئی چانس نہ رہے۔ تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ وہ مرتے مرتے بھی انتہائی

حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہیں اور ایک بار وہ زندہ ہو جائیں تو ہاری ہوئی بازی بھی پلٹ کر اپنے حق میں کر لیتے ہیں“...... کرنل کارتھی نے کہا۔

”میں سمجھ گیا سر۔ اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ میں ان کی لاشوں سے ان کے سر الگ کر دوں گا تاکہ ان کے حلقوں میں اٹکی ہوئی سانسیں بھی ختم ہو جائیں“...... پربھارکر نے کہا۔

”او کے۔ اب تم ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف جانے کی تیاری کرو“...... کرنل کارتھی نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے پربھارکر سے رابطہ ختم کر دیا۔

”ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف چلو“...... کرنل کارتھی نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر تقریباً ایک گھنٹے تک پرواز کرتا رہا پھر ہیلی کاپٹر کے قریب سے ڈبل ہوٹرز والے دو ہیلی کاپٹر گزرے تو کرنل کارتھی چونک کر سامنے دیکھنے لگا۔ اس کا ہیلی کاپٹر ایک پہاڑی علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔ سامنے ایک بڑا میدان تھا جہاں نیوی کلر میں ملبوس ڈی فورس کے مسلح افراد دوڑتے بھاگتے دکھائی دے رہے تھے۔

کرنل کارتھی کے حکم پر ہیلی کاپٹر میدان میں اترنا شروع ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کے پیڈز جیسے ہی زمین پر لگے سامنے سے ایک لمبا تڑنگا نوجوان بھاگتا ہوا اس طرف آتا دکھائی دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''میرے اترتے ہی ہیلی کاپٹر اوپر لے جانا۔ جب میں اشارہ کروں تب نیچے لانا''...... کرنل کارتھی نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین سے لگے تو کرنل کارتھی دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور جھکے جھکے انداز میں اس لمبے نوجوان کی طرف بڑھنے لگا جو کچھ فاصلے پر اٹن شن کھڑا ہو گیا تھا۔ کرنل کارتھی کے ہیلی کاپٹر سے باہر جاتے ہی پائلٹ نے ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ نوجوان نے قریب آنے پر کرنل کارتھی کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''آپ آ گئے سر''...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا جو پربھارکر تھا۔

''ہاں۔ کیا ہوا۔ ان سیکرٹ ایجنٹوں کا کچھ پتا چلا''...... کرنل کارتھی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ میدان میں چاروں طرف نیوی کلر لباس والے مسلح افراد دوڑتے پھر رہے تھے اور پہاڑیوں اور ٹیلوں پر بھی چڑھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''ہم ابھی چند لمحے قبل یہاں آئے ہیں جناب۔ میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ وہ یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے''۔ پربھارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیلی کاپٹروں سے اردگرد کا علاقہ چیک کرنا تھا۔ وہ ان

پہاڑیوں سے نکل کر کسی طرف نہیں جا سکتے''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''شنوائے ہیلی کاپٹر سے میں نے ان پہاڑیوں کا راؤنڈ کیا تھا جناب لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئے تھے۔ شاید ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سن کر وہ پہاڑیوں میں یا پہاڑی کٹاؤ میں یا پھر کسی غار میں چھپ گئے ہوں۔ اس لئے میں نے نیچے آ کر ہر طرف فورس پھیلا دی ہے تاکہ انہیں ہر چھوٹی سے چھوٹی سی جگہ پر بھی تلاش کیا جا سکے''...... پربھارکر نے کہا۔

''ان پہاڑیوں میں ان کے چھپنے کی بہت سی جگہیں ہو سکتی ہیں۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ دراڑوں اور غاروں میں فائرنگ کریں اور یہاں نظر آنے والے تمام غاروں کو بم مار کر تباہ کر دیں۔ اگر وہ غاروں میں ہوں تب بھی وہ نہ بچ سکیں''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''یس سر۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ آپ کے حکم سے میں ٹرپل سیون میزائل بھی لایا ہوں۔ ان میزائلوں کو غاروں میں برسانے سے نہ صرف غاریں بلکہ پہاڑیاں بھی تباہ ہو جائیں گی''۔ پربھارکر نے کہا۔

''تو شروع کر دو اپنا کام۔ ابھی''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''یس سر''...... پربھارکر نے اسے سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پلٹ کر زور زور سے اپنے ساتھیوں کو آوازیں دینے لگا۔ دوسرے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لمحے اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں منی میزائل لانچر دکھائی دینے لگے اور پھر اچانک ماحول زبردست فائرنگ اور خوفناک دھماکوں سے بری طرح سے گونجنے لگا۔

ڈی فورس پہاڑی غاروں اور کریکس میں اندھا دھند فائرنگ کرتا شروع ہوگئی تھی۔ جن افراد کے پاس میزائل لانچر تھے انہوں نے اردگرد پہاڑیوں میں نظر آنے والے غاروں میں میزائل داغنا شروع کر دیئے۔ میزائل آگ اگلتے ہوئے غاروں کے اندر جاتے اور پھر ہولناک دھماکے سے پہاڑی کے ساتھ زمین لرز اٹھی تھی اور پہاڑی کا غار اور پہاڑی کا بہت بڑا حصہ خوفناک دھماکے سے پھٹ کر ہوا میں بکھر رہا تھا جس سے چھوٹے اور بڑے غاروں کا نشان تک باقی نہ رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر ان غاروں میں چھپے ہوئے ہوتے تو ٹرپل سیون میزائلوں کی تباہی سے وہ کسی بھی صورت میں بچ نہیں سکتے تھے۔ میزائل غار کے اندر دور جا کر پھٹتے تھے جن میزائلوں سے پہاڑی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتی تھی ان میزائلوں سے غار کے اندر موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کا زندہ بچا رہنا بھلا کیسے ممکن ہوسکتا تھا۔

ٹائی وان پہاڑیوں کا سلسلہ زیادہ طویل نہیں تھا۔ ان پہاڑیوں کی دوسری طرف ایک جنگل تھا اور جنگل کے بعد صحرائی علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔

جنگل ان پہاڑیوں سے خاصا دور تھا۔ ڈی فورس جتنی دیر میں

ان پہاڑیوں میں پہنچی تھی اتنی دیر میں عمران اور اس کے ساتھی ان پہاڑیوں سے نکل کر جنگل میں نہیں جا سکتے تھے۔

ڈی فورس نے وہاں موجود کسی چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے غار کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ ٹرپل سیون میزائلوں سے انہوں نے بے شمار پہاڑیاں تباہ کر دی تھیں۔ اب بھی وہاں آگ اور دھوئیں کے ساتھ گرد کے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔

کرنل کارتھی کے حکم پر تباہی کا یہ سلسلہ دو گھنٹوں سے زیادہ دیر تک جاری رہا تھا۔ اس آپریشن کی کرنل کارتھی نے خود نگرانی کی تھی۔ اس نے وہاں ایک ایسے غار کو بھی ٹرپل سیون میزائل سے تباہ کر دیا تھا جس میں جاتے ہوئے انسانوں کے قدموں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کرنل کارتھی اور پربھارکر کے مطابق یہی ایسا غار ہوسکتا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے ہو سکتے تھے کیونکہ غار کے باہر اندر جاتے ہوئے قدموں کے نشان تو تھے ان کی واپسی کا وہاں کوئی نشان نہیں تھا۔ کرنل کارتھی نے اس غار میں دو میزائل فائر کرائے تھے جس سے غار کا بڑا حصہ تباہ ہوگیا تھا اور پہاڑی بیٹھ گئی تھی جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ بچے رہنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا۔

”مجھے یقین ہے اس قدر خوفناک تباہی سے عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکتے لیکن اس کے باوجود تم ڈی فورس کے ساتھ یہیں رہو۔ ہر طرف نظر رکھو۔ اگر ان میں سے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کوئی ایک زندہ بچ گیا ہو تو اس کے بھی زندہ رہنے کا کوئی احتمال نہ رہے''...... کرنل کارتھی نے پربھارکر کو اپنے قریب بلا کر کہا۔

''لیس سر۔ میں ایک دو دنوں تک یہیں رک جاتا ہوں۔ اول تو ان میں سے کسی کے زندہ ہونے کی کوئی امید نہیں ہے لیکن اگر اس قدر خوفناک تباہی کے باوجود ان میں سے کوئی بچ گیا ہو گا تو بھوک پیاس خود ہی اسے کمین گاہ سے باہر لانے پر مجبور کر دے گی اور وہ ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا''...... پربھارکر نے کہا۔

''او کے۔ میں تم سے رابطے میں رہوں گا۔ ضرورت پڑنے پر میں یہاں اور فورس بھیج دوں گا''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''لیس سر۔ ٹھیک ہے سر''...... پربھارکر نے کہا۔ کرنل کارتھی نے ہوا میں معلق ہیلی کاپٹر کو اشارہ کیا تو ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ اس آپریشن کے دوران ہیلی کاپٹر مخصوص بلندی پر ہوا میں ہی معلق رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کا فیول ٹینک کافی بڑا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر کے اتنے وقت تک ہوا میں معلق رہنے اور واپس جانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین سے لگے تو کرنل کارتھی تیز تیز چلتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کچھ کرو عمران۔ وہ لوگ غار کی طرف آ رہے ہیں''۔ مسلح افراد کو غار کی طرف آتے ہوئے دیکھ کر جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''خاموش رہو۔ اگر تمہاری آواز باہر چلی گئی تو وہ سب سے پہلے اسی غار کو نشانہ بنائیں گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے فوراً اپنا منہ سختی سے بند کر لیا۔

عمران کی نظریں غار کے دہانے پر ہی تھیں جہاں غار سے کچھ فاصلے پر مسلح افراد آ کر رک گئے تھے اور دور سے ہی غار میں جھانکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

عمران نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے جیب سے چار بٹن جیسے چوکور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکال لئے۔ یہ چوکور ٹکڑے لڈو کے دانے جیسے تھے لیکن عام دانوں سے قدرے بڑے تھے اور ان کے درمیان میں سوراخ بنے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک بٹن کو

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

انگوٹھے اور انگلی سے پریس کیا تو اس بٹن میں ہلکی سی چمک سی آ گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر وہ بٹن تھوڑے فاصلے پر غار کی دائیں دیوار کے پاس رکھ دیا۔ پھر اس نے دوسرے بٹن کو بھی اسی طرح انگوٹھے اور انگلی سے پریس کیا اور اس میں چمک آ گئی تو اس نے وہ بٹن پہلے بٹن کی سیدھ میں غار کی دوسری دیوار کے ساتھ رکھ دیا۔ بٹن ایک دوسرے کی سیدھ میں آئے تو ان کے رنگ نیلے نیلے سے ہو گئے۔ ان کے رنگ نیلے ہوتے دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا پھر اس نے اسی طرح دو بٹن غار کے پچھلے حصے کی طرف رکھ دیئے۔ ان کی سیدھ ماپ کر عمران نے بٹنوں کا رنگ بدلتے دیکھا تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔ اب دو بٹن ان کے سامنے دیواروں کے دائیں بائیں پڑے ہوئے تھے اور دو بٹن ان کے عقب میں دیواروں کے پاس چمک رہے تھے۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو۔ ان معمولی بٹنوں سے کیا ہو گا“..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے عمران کو چمکدار بٹن زمین پر رکھتے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے ایسے ہی چار اور چوکور بٹن جیب سے نکالے۔ ایک بٹن روشن کر کے اس نے عقب میں دیوار کے پاس پڑے ہوئے بٹن کی سیدھ میں دائیں طرف دیوار سے چپکایا اور اس کی پوزیشن ایڈجسٹ کرنے لگا اور پھر جب بٹن کا رنگ نیلا ہوا تو اس نے ہاتھ وہیں روک لیا اور بٹن

کو ابھرے پتھر پر چپکا دیا۔ پھر اس نے دوسرا بٹن روشن کیا اور اسے دوسری طرف پڑے ہوئے بٹن کی سیدھ میں اوپر کی طرف چپکا دیا اور اس بٹن کی پوزیشن سیٹ ہوتے ہی وہ ہٹ گیا اور پھر آگے پڑے ہوئے بٹنوں کی سیدھ میں دیواروں کے اوپر ابھرے ہوئے پتھروں پر بٹن چپکانے لگا۔ جب فرش پر رکھے ہوئے چار بٹنوں کی سیدھ میں دیواروں پر لگے ہوئے بٹن آ گئے تو عمران نے بوٹ کی ایڑی سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی آٹھوں بٹنوں کے سوراخوں میں سے سرخ رنگ کی بال جیسی باریک تاریں سی نکل کر ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں۔ یہ تاریں بظاہر لیزر لائٹ جیسی تھیں لیکن بے حد باریک تھیں جو اندھیرا ہونے کی وجہ سے انہیں دکھائی دے رہی تھی۔ لیزر کی لکیریں بٹنوں سے نکل کر بٹنوں میں ہی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جس سے ان کے سامنے اور ان کے پیچھے دو فریم سے بن گئے تھے۔ چوکور فریم۔ عمران نے ایک بار پھر بٹن پریس کیا تو زمین پر پڑے اور دیواروں پر چپکے ہوئے بٹنوں کے دوسرے سروں سے بھی ایسی ہی باریک بال جیسی لیزر لائٹ نکل کر ایک دوسرے بٹنوں سے ٹکرانے لگی۔ اب ان کے اوپر اور نیچے بھی فریم بن گئے تھے اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سب کسی بہت بڑے باکس کے اندر کھڑے ہوں۔ ایسے باکس جن کے چاروں اطراف فریم ضرور بن گئے تھے لیکن ان کے درمیان بدستور خلاء تھا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جس کے آر پار وہ آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

لیزر کا باکس بنتے دیکھ کر عمران نے ریموٹ نما آلہ جیب میں ڈالا اور اطمینان بھرے انداز میں دونوں ہاتھ جھاڑنے لگا۔

"ہاں تو بھائیو اور پھر بھائیو۔ اب پوچھو تم کیا پوچھ رہے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں کہا جیسے وہ سب بہرے ہوں اور اس کے اونچی آواز میں بولے بغیر وہ اس کی باتیں سن ہی نہیں سکیں گے۔

"اب خود کیوں اس طرح گلا پھاڑ رہے ہو۔ کیا تمہاری آواز باہر نہیں جائے گی"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے۔ تم سب اب گلا پھاڑ پھاڑ کر بھی چیخو چلاؤ گے تب بھی ان بے چاروں کو تمہاری آواز سنائی نہیں دے گی۔ یہاں تک کہ وہ سرچ لائٹیں لے کر اندر بھی آ جائیں تو تم انہیں دکھائی بھی نہیں دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخیں تب بھی وہ ہماری آوازیں نہیں سن سکیں گے اور سرچ لائٹیں بھی لے آئیں تو وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا سمجھ لو کہ میں نے جادو کر کے انہیں اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"جادو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں جادو۔ عمران کا جادو۔ ایسا جادو جو ایک دن تنویر کے سر پر بھی چڑھ کر بولے گا۔ جس دن ایسا ہوا اس دن یہ خود ہی تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا۔ ارے ہپ۔ یہ میں نے کیا کہہ دیا۔ تنویر تم نے سنا تو نہیں"...... عمران جیسے اپنی رو میں کہتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اسے خیال آیا اس نے فوراً دونوں ہاتھ منہ پر رکھ دیئے۔ اس کے انداز پر وہ سب مسکرائے بغیر نہ رہ سکے جبکہ تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ پلیز اس جادو کے بارے میں بتائیں۔ مجھے ان لیزر لائٹس باکس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا"...... صفدر نے لیزر لائٹ سے بنے باکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سال بنکر ہے پیارے"...... عمران نے کہا۔

"سال بنکر"...... ان سب کے منہ سے نکلا۔

"ہاں سال بنکر۔ لیزر لائٹ نے اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں ہمارے گرد ایک سال بنکر بنا دیا ہے۔ بظاہر تم سب کو اس بنکر کے چاروں طرف خلاء نظر آ رہا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس خلاء میں ہانکرس نامی شعاعوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ تم اسے ہائی کراس لائٹ بھی کہہ سکتے ہو لیکن یہ لائٹ اس قدر مدھم ہے کہ انسانی آنکھ سے اسے نہیں دیکھا جا سکتا۔ چاروں طرف لیزر لائٹ موجود ہے جن کے درمیانی حصے میں ہانکرس لائٹ ایک ایسے شیشے کا کام دیتی ہے جس پر نہ تو کسی گولی کا اثر ہوتا ہے اور نہ کسی میزائل یا بم سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ اندر سے اس لائٹ کا پتہ نہیں چلتا لیکن اگر باہر سے دیکھا جائے تو یہ ایک سال بنکر کی طرح دکھائی دیتا ہے جو چاروں طرف سے جیسے فولادی شیٹیں لگا کر جوڑا گیا ہو۔ بہرحال ہائکرس لائٹوں کا جال ایسا جال ہے جس کے قریب ایٹم بم بھی پھٹ جائے تو اس کے اندر موجود جاندار کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ جاندار پر نہ دھماکے کا کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر تابکاری اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سال بنکر کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے اندر آکسیجن کی کمی کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ ہائکرس لائٹ کی باریک جالیوں سے اندر آنے والی ہوا جس میں ہائیڈروجن گیس بھی ہو تو وہ خودبخود آکسیجن میں بدل جاتی ہے۔ اس سے سال بنکر میں موجود جاندار کم از کم دم گھٹنے سے ہلاک نہیں ہوتا۔ اب ہم چونکہ اس سال بنکر کے اندر ہیں اس لئے ہم پر بھی کسی گیس کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ اگر باہر موجود ڈی فورس غار میں مسلسل گولیاں برسانا شروع کر دے تو گولیاں فریم کے درمیانی ہائکرس کے جال سے ٹکرا کر گر جائیں گی۔ اسی طرح کوئی بم، کوئی میزائل ہمیں اس سال بنکر کے اندر نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اگر پہاڑی ٹوٹ کر اس سال بنکر پر بھی آ گرے تو ہم یہاں محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس سال بنکر کو بنانے کے لئے ہائکرس بٹنوں کو مخصوص سیدھ میں لگایا جاتا ہے۔ جب تک ان کی سیدھ مخصوص پوائنٹ پر نہیں آتی یہ کام نہیں کرتے اور مخصوص سیدھ بنتے ہی ان

آلات کے رنگ بدل جاتے ہیں“۔۔۔۔۔ عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ڈی فورس سے محفوظ ہو گئے ہیں اور اب اگر وہ چاہیں بھی تو ہمیں ہلاک نہیں کر سکتے“۔۔۔۔۔ نعمانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بالکل۔ اب اللہ کے سوا ہمیں کسی سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اللہ نہ چاہے تو دشمن ہمیں ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے“۔ عمران نے کہا۔ صفدر نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اسے واقعی اپنے سامنے ٹھوس شیشے کی موجودگی کا احساس ہوا۔ پھر باری باری سب نظر نہ آنے والے شیشے کو چھونے لگے۔

”بڑی انوکھی اور انتہائی حیرت انگیز ایجاد ہے یہ۔ کیا اس کا موجد پاکیشیائی ہے“۔۔۔۔۔ صدیقی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ دو پاکیشیائی سائنس دانوں نے مل کر اسے ایجاد کیا ہے۔ ایک سائنس دان تو نامور ہے۔ اس کے نام کا شہرہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچا ہوا ہے اور دوسرا بے چارہ کسی ایک کے دل تک رسائی حاصل نہیں کر سکا“۔۔۔۔۔ عمران نے شرارت بھری نگاہوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اور وہ بے چارے یقیناً آپ ہوں گے“۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو بھی ہے۔ آپ کی یہ انوکھی اور حیرت انگیز ایجاد انقلاب

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from Paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

برپا کر سکتی ہے۔ اس جیسے سمال بنکر بنا کر ایٹمی جنگ کی صورت میں ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں زندگیاں بچائی جا سکتی ہیں''۔ صفدر نے کہا اور سب اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلانے لگے۔ اسی لمحے انہوں نے باہر موجود مسلح افراد میں ہلچل سی ہوتے دیکھی۔ کئی مسلح افراد غار کے دہانے کے قریب آ گئے اور غار یکلخت مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں سے گونج اٹھا۔ وہ بالکل سامنے موجود تھے۔ مشین گنوں کی گولیاں تڑا تڑ خلاء سے ٹکرا رہی تھیں۔ انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ صاف و شفاف بلٹ پروف شیشے کے بنے ہوئے باکس میں ہوں اور بلٹ پروف شیشے سے گولیاں ٹکرا ٹکرا کر اچٹ رہی ہوں۔ پھر اچانک انہوں نے دہانے کے سامنے ایک شخص کو میزائل لانچر لے کر آتے ہوئے دیکھا۔

''ٹرپل سیون میزائل''...... عمران نے دور سے میزائل پر بڑے بڑے حروف میں ٹرپل سیون لکھا دیکھ کر قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا یہ میزائل اس سمال بنکر میں ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے''...... جولیا نے عمران کا تشویش زدہ چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میزائل ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گا لیکن اس میزائل سے غار اور پہاڑی تباہ ہو جائے گی اور سمال بنکر پر سارا ملبہ آ گرے گا اور ہم اس سمال بنکر سمیت پہاڑی تلے دفن ہو جائیں

گے''۔ عمران نے کہا۔ اس کی بات سن کر ان سب کے چہرے پر تشویش دوڑ گئی۔

''مطلب یہ کہ ہم گولیوں، بموں اور میزائلوں سے تو بچ جائیں گے لیکن اس پہاڑی تلے دفن ہونے سے نہیں بچ سکیں گے''۔ جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''دھماکوں سے آپ کے لگائے ہوئے بٹن جیسے آلات اپنی جگہوں سے ہل گئے تو کیا اس سے سمال بنکر ختم نہیں ہو گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ سمال بنکر بننے سے پہلے ان آلات کی پوزیشن ایڈجسٹ کرنی پڑتی ہے۔ جب سمال بنکر بن جائے تو ان کی پوزیشن برقرار رہتی ہے۔ آسان لفظوں میں اگر میں کہوں کہ ہم اس وقت ایک سمال بنکر کے اندر ہیں اور اگر کوئی چاہے تو اس سمال بنکر کو یہاں سے ہم سمیت اٹھا سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس سمال بنکر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے انہیں سامنے سے ایک شعلہ اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ شعلہ سمال بنکر کے اوپر سے گزرتا ہوا پیچھے غار کی دیوار سے ٹکرایا۔ ایک ہولناک اور انتہائی زور دار دھماکہ ہوا اور انہیں ہر طرف آگ کی تیز چمک دکھائی دی۔ دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ انہیں اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ دوسرے لمحے انہیں ہر طرف سے بھاری چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر گرنے کی آوازیں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سنائی دینے لگیں۔ دھماکے سے نہ صرف غار لرز اٹھا تھا بلکہ سال بنکر میں ہونے کے باوجود وہ سب بری طرح سے لڑکھڑا کر ادھر ادھر گر گئے تھے۔ انہیں یوں لگ رہا تھا کہ واقعی ساری پہاڑی بیٹھ گئی ہو اور وہ ہزاروں ٹن وزنی ملبے میں دب گئے ہوں۔ آگ کی چمک ختم ہو گئی تھی لیکن دھماکے کی گونج ابھی تک ان کے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔ سال بنکر پر چونکہ پہاڑی کا ملبہ گرا تھا اس لئے اندر گھپ اندھیرا ہو گیا تھا اور انہیں اب بھی جگہ جگہ ملبہ گرنے اور دھماکوں کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”عمران۔ کہاں ہو“...... چند لمحوں کے بعد اندھیرے میں جولیا کی آواز ابھری۔

”میں اندھیرے میں ہوں“...... عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی اور سال بنکر کے اندر روشنی بھرتی چلی گئی۔ گو کہ روشنی اتنی تیز تو نہیں تھی لیکن اس روشنی میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ یہ روشنی عمران کی ریسٹ واچ کے ڈائل سے پھوٹ رہی تھی۔ اس نے ریسٹ واچ کا شاید کوئی بٹن پریس کیا تھا جس سے ریسٹ واچ کا ڈائل بلب کی طرح سے روشن ہو گیا تھا۔ وہ سب گرے ہوئے تھے اور اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اردگرد دیواروں کے ساتھ انہیں پتھر ہی پتھر دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی شیشے کے بڑے باکس میں ہوں اور پتھروں میں وہ اس سال بنکر سمیت دفن ہو گئے ہوں۔

”لگتا ہے ساری پہاڑی سال بنکر پر آ گری ہے۔ سارے راستے بند ہیں۔ اب ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے“...... جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مجھے بھی یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے“...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یہ تو ایسا ہی ہے جیسے ہم کنویں سے نکل کر کھائی میں آ گرے ہوں۔ اب ہم نہ ادھر کے رہے ہیں نہ ادھر کے“...... صدیقی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس سے تو اچھا تھا کہ ہم غار سے نکل کر ڈی فورس کا مقابلہ کرتے، ہمارے پاس زیادہ اسلحہ تو نہیں ہے لیکن اس اسلحے سے ہم انہیں ناکوں چنے چبوا سکتے تھے“...... چوہان نے کہا۔

”یہ سب عمران کی وجہ سے ہوا ہے۔ چھپنے کے لئے یہی ہمیں اس غار میں لایا تھا۔ غار میں لا کر اس نے ہمیں سال بنکر میں قید کر دیا۔ اب یہ سال بنکر پہاڑی کے نیچے دفن ہو گیا ہے۔ دشمنوں کے گولہ بارود سے تو ہم بچ گئے ہیں لیکن اگر ہم یہاں سے نہ نکلے تو بھوکے پیاسے یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے اور یہی پہاڑی ہمارا مدفن بن جائے گی۔ وہ بھی ہمیشہ کے لئے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ ایک تو میں نے تم سب کی جان بچائی ہے اوپر سے تم مجھے ہی کھری کھری سنا رہے ہو“...... عمران نے جواباً منہ بنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کر کہا۔

''اس طرح جان بچنے کا کیا فائدہ عمران۔ سال بنکر میں ہم کب تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ ہمارے سروں پر پوری پہاڑی گری ہوئی ہے۔ اسے کون ہٹائے گا۔ جب تک پہاڑی کی کھدائی نہیں کی جائے گی ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تم تو ایسے کہہ رہی جیسے تم سب مصیبت میں ہو اور میں اپنے ڈرائنگ روم میں چائے پیتے ہوئے عیش کر رہا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''عمران صاحب۔ گریٹ پلان کے سلسلے میں ہم پہلے ہی اندھیرے میں ہیں۔ اب ہم اس پہاڑی کے نیچے دفن ہو گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم کافرستان کی سازش کا کیا سدباب کریں گے۔ ڈی فورس کا ٹاسک ہماری ہلاکت ہے۔ وہ ہمیں ظاہری طور پر ہلاک نہیں کر سکی تو اس ڈی فورس نے ہمیں اس پہاڑی کے نیچے دفن کر کے مرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ دیکھا جائے تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔ ہماری ہلاکت انہوں نے یقینی بنا دی ہے۔ ہم لاکھ کوششیں بھی کر لیں تو اپنے سروں سے اس پہاڑی کو نہیں ہٹا سکیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔ ہمیں الٹی سیدھی باتیں کرنے کی بجائے اس مسئلے کا کوئی حل سوچنا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیسا حل۔ تمہارے خیال میں لاکھوں ٹن ملبے کے نیچے سے ہم کیسے نکل سکتے ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ سال بنکر کسی طرح سے کھل سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے تنویر کی بات ان سنی کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ اسے صرف ریموٹ کنٹرول سے ہی کھولا جا سکتا ہے لیکن اگر میں نے ایسا کیا تو سارا ملبہ ہم پر آ گرے گا اور ہم جو سانسیں لے رہے ہیں یہ بھی ختم ہو جائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں یاد آیا۔ آپ کے پاس پین ٹرانسمیٹر ہے۔ ٹرانسمیٹر سے کال کر کے آپ این ٹی کو بھی تو یہاں بلا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں آ جائے تو وہ اس پہاڑی کی کھدائی کر کے ہمارے لئے یہاں سے نکلنے کا راستہ بنا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور وہ سب چونک کر عمران کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

''نہیں۔ پین سسٹم صرف کھلی فضا میں کام کرتا ہے۔ ایک تو ہم سال بنکر کے اندر ہیں اور دوسرا ہم پر پہاڑی گری ہوئی ہے۔ اس سچوئیشن میں ٹرانسمیٹر سگنلز کا ملنا ناممکن ہے''...... عمران نے کہا اور ان کے چہرے بجھ گئے۔

''آپ کے پاس این ٹی سے رابطہ کرنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے''...... خاور نے پوچھا۔

''فی الحال تو کوئی نہیں ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس

Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لے کر کہا اور سمال بنکر کے ایک کونے میں جا کر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔

"اس طرح بیٹھے رہنے سے کام نہیں چلے گا عمران۔ کچھ کرو۔ میں اس طرح یہاں گھٹ گھٹ کر مرنے کی بجائے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مرنا چاہتی ہوں"...... عمران کو کونے میں بیٹھتے ہوئے دیکھ کر جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں کیا کروں۔ میرے آباؤ اجداد میں سے کسی کا نام بھی ہرکولیس نہیں تھا جو ان بڑی بڑی چٹانوں اور پتھروں کو آسانی سے اٹھا کر دور پھینک دیتا تھا۔ میں ہرکولیس بھی ہوتا تو اس سمال بنکر کے اندر رہ کر تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو تم ناامید ہو کر یہاں بیٹھے رہنا چاہتے ہو تاکہ کافرستان اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب ہو جائے"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

"ہوتا ہے تو ہو جائے۔ اب میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ تم میں ہمت ہے تو پہاڑی کو یہاں سے ہٹا دو اور اپنے لئے راستہ بنا کر نکل جاؤ اور روک لو جا کر دشمنوں کو مذموم سازش کرنے سے۔ لیکن یاد رکھنا، اگر میں نے سمال بنکر کھولا تو پہاڑی ہم پر آ گرے گی اور ہماری ہڈیوں کا سرمہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا اور تنویر تلملا کر رہ گیا۔

"اس طرح تلملانے سے کچھ نہیں ہو گا تنویر۔ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ عمران صاحب کو سوچنے دو۔ یہ سوچیں گے تو ہمارا یہاں سے

نکلنے کا کوئی نہ کوئی سکوپ ضرور بن جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے ہر وقت سوچنے کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ تم اب سوچو۔ مل کر سوچو۔ اگر ملبے سے نکلنے کی کوئی ترکیب ذہن میں آئے تو مجھے بتا دینا۔ میں تو اس بھاگ دوڑ میں بری طرح سے تھک گیا ہوں۔ کچھ دیر ریسٹ کا موقع ملا ہے تو میں اسے گنواؤں گا نہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم سب بھی ادھر ادھر لیٹ جاؤ۔ خاصی کھلی جگہ ہے۔ سکون سے لیٹ بھی سکتے ہیں اور سو بھی سکتے ہیں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ایسے موقع پر تم حماقتوں کے سوا اور کرتے ہی کیا ہو"...... جولیا نے جل بھن کر کہا۔

"دماغ کو پرسکون رکھتا ہوں اور تمام خدشے، خوف اور پریشانیوں کو ذہن سے نکال کر گہری نیند سو جاتا ہوں۔ اسے تم حماقت سمجھتی ہو تو سمجھتی رہو۔ میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے"...... عمران نے منہ چلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور سمال بنکر میں اس کے خراٹے گونجنے لگے۔ جولیا اور اس کے ساتھی غصے اور پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے رہ گئے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

این ٹی اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ ٹائی وان پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود جنگل میں تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ چار جیپوں میں وہاں پہنچا تھا۔ اس کے ساتھی مسلح تھے۔

این ٹی جنگل سے گزر کر ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف جانا چاہتا تھا کہ اگر اس طرف ڈی فورس یا کوئی اور کافرستانی ایجنسی آئے تو وہ آسانی سے ان کی نظروں میں نہ آسکیں۔

این ٹی جب ان جنگلوں میں پہنچا تو اسے ٹائی وان پہاڑیوں کی جانب سے زبردست دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دھماکے بے حد شدید اور خوفناک تھے جس سے نہ صرف پہاڑی علاقہ لرز رہا تھا بلکہ وہاں سے آگ اور دھویں کے بادل بھی اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔ آگ اور دھویں کے بادلوں کو دیکھ کر اور وہاں ہونے والے مسلسل دھماکوں کی آوازیں سن کر این ٹی اپنے ساتھیوں سمیت

جنگل میں ہی رک گیا تھا۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں اس کے پہنچنے سے پہلے ڈی فورس یا کافرستان کی کوئی اور ایجنسی پہنچ گئی ہے۔ ان پہاڑیوں میں چونکہ عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے اس لئے ڈی فورس ان پر بموں اور میزائلوں سے حملے کر رہی ہے پھر پہاڑیوں کے اوپر ہوا میں معلق ایک ہیلی کاپٹر کو اس نے دوربین سے دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ ان پہاڑیوں میں ڈی فورس موجود ہے۔ مسلسل اور خوفناک ہونے والے دھماکے اس بات کا ثبوت تھے کہ ڈی فورس اور عمران کے ساتھیوں میں ٹھن گئی ہے اور وہ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہو رہے ہیں۔

جنگل اور پہاڑیوں کے درمیان ایک بڑا اور کھلا میدان تھا۔ اگر این ٹی اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمران کی مدد کے لئے پہاڑیوں کی طرف جاتا تو ہیلی کاپٹر سے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ پہاڑیوں میں فورس کی تعداد کتنی تھی اور ان کے پاس کتنے ہیلی کاپٹرز تھے ان کے بارے میں این ٹی کو کچھ علم نہیں تھا اس لئے وہ اپنے ساتھیوں کی زندگیاں خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔ اس کے علاوہ این ٹی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں پر یقین تھا کہ وہ اتنی آسانی سے ڈی فورس کے قابو میں آنے والے نہیں ہیں۔ ڈی فورس جس قدر مرضی فعال اور طاقتور ہو لیکن وہ عمران کی ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے ساتھی ڈی فورس سے بچ نکلیں گے اور وہ جہاں بھی ہوں گے اس سے رابطہ ضرور کریں گے۔

این ٹی نے سپیشل ٹرانسمیٹر پر ایک دو بار عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی نہ جانے کس پوزیشن میں تھے کہ ان سے رابطہ ہی قائم نہیں ہو رہا تھا۔

این ٹی نے سوچا تھا کہ دن کی روشنی میں تو اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑیوں کی طرف نہیں جا سکتا تھا لیکن رات کی تاریکی میں وہ ضرور فائدہ اٹھا سکتا ہے اس لئے اس نے جنگل میں رات تک رکنے کا پروگرام بنایا تھا۔ وہ بار بار عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دل ہی دل میں مسلسل دعائیں کر رہا تھا کہ وہ کسی طرح ڈی فورس سے بچ جائیں۔

پہاڑیوں کی طرف سے کافی دیر تک مسلسل شدید دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر دھماکوں اور فائرنگ کا سلسلہ رک گیا البتہ دور سے اسے دھویں کے بادل مسلسل اوپر اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جس سے این ٹی کو اندازہ ہو رہا تھا کہ ڈی فورس نے وہاں کس قدر خوفناک حد تک بمباری کی ہو گی۔

این ٹی کی نظریں ہوا میں معلق ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر بعد این ٹی نے ہیلی کاپٹر کو نیچے جاتے دیکھا پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر دوبارہ بلند ہوتا دکھائی دیا اور مڑ کر تیز رفتاری سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

ہیلی کاپٹر اس جنگل کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ این ٹی اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر کو اس طرف آتے دیکھ کر گھنے درختوں کے جھنڈ میں چھپ گئے تھے۔ انہوں نے جیپیں پہلے ہی درختوں کے جھنڈ میں چھپا رکھی تھیں جنہیں کم از کم اوپر سے کسی ہیلی کاپٹر سے نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر جب جنگل سے گزرا تو این ٹی نے ٹیلی سکوپ سے پائلٹ کی سیٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل کارتھی کو پہچان لیا۔ کرنل کارتھی کے چہرے پر اطمینان جھلک رہا تھا جیسے وہ اپنے مشن اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر جا رہا ہو۔ کرنل کارتھی کے چہرے پر طمانیت کے تاثرات دیکھ کر این ٹی کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا۔

''اوہ۔ کہیں یہ لوگ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب تو نہیں ہو گئے''...... این ٹی نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا اس کے سر کے اوپر سے گزر گیا اور این ٹی نے آنکھوں سے دوربین ہٹا لی۔ کرنل کارتھی کا سکون اس کے دل و دماغ میں طوفان سا برپا کر رہا تھا۔ اس کے ذہن میں بے شمار خیالات آ رہے تھے۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عمران صاحب گریٹ ہیں۔ یہ لوگ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کبھی نہیں''...... این ٹی نے اپنے دماغ میں آنے والے خیالات زور سے جھٹک کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا ہوا باس۔ کون تھا ہیلی کاپٹر میں"...... اس کے پاس موجود ایک ساتھی نے این ٹی کی بڑبڑاہٹ سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل کارتھی"...... این ٹی نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ڈارک بلیو سپائیڈرز کا کمانڈر"...... اس شخص نے کہا۔

"ہاں"...... این ٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہاڑیوں کی طرف ڈی فورس موجود ہے"...... اس شخص نے کہا جس کا نام سجاول تھا۔

"جو بھی ہے ہمیں ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے عمران صاحب اور ان کے ساتھی بے حد اہم ہیں۔ انہیں ڈی فورس سے بچانے کے لئے ہم سے جو ہو سکا ہم ضرور کریں گے"...... این ٹی نے کہا۔

"لیکن باس۔ پہاڑیوں کی طرف جس شدت سے فائرنگ کی جا رہی تھی اور بم برسائے جا رہے تھے کیا آپ کو یقین ہے کہ عمران صاحب اور ان کے ساتھی بچ جائیں گے"...... سجاول نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یقین ہے۔ ڈی فورس کچھ بھی کر لے وہ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔ وہ اندھا دھند فائرنگ کر رہے ہیں اور جس شدت سے دھماکے کر رہے ہیں اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ممکنہ ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں

جہاں ان کے خیال کے مطابق عمران صاحب اور ان کے ساتھی موجود ہو سکتے ہیں ورنہ گنتی کے چند انسانوں کو ہلاک کرنے کے لئے انہیں اس قدر شدت سے فائرنگ کرنے اور دھماکے کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"یس باس۔ یہ بات آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے عمران صاحب اور ان کے ساتھی پہاڑیوں میں کہیں چھپے ہوئے ہیں اور ڈی فورس انہیں تلاش اور ہراساں کرنے کے لئے یہ سب کر رہی ہے"...... سجاول نے کہا۔

"عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ڈی فورس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ عمران صاحب اور ان کے گنے چنے چند ساتھیوں کے مقابلے پر فوج کے دستے بھی آ جائیں تو ان میں ان فوجیوں کا بھی مقابلہ کرنے کی ہمت اور حوصلہ ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"یس باس۔ عمران صاحب اور ان کے تمام ساتھی واقعی بے مثال ہیں۔ ان کی ذہانت اور ان کی کارکردگی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہوگی۔ میں تو عمران صاحب کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھیوں کی بھی دل سے قدر کرتا ہوں۔ ایسے افراد کے ساتھ کام کر کے لطف آ جاتا ہے بلکہ عمران صاحب کی موجودگی میں ہمارے جذبۂ جہاد کو اس قدر تقویت ملتی ہے کہ ان کے پسینے کے قطروں کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے دل بے قرار رہتا ہے"...... سجاول نے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کہا۔

"ہاں۔ وہ سب واقعی ایسے ہی ہیں۔ ان کی حب الوطنی، مسلمانوں کے ان کے جذبات اور انسانیت کی بھلائی کے لئے ان کے کارنامے بے مثال ہیں۔ انتہائی بے مثال"...... این ٹی نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"تو پھر باس ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ عمران صاحب ہمارے نہیں پوری انسانیت اور خاص طور پر مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہیں۔ انہوں نے ایک بار نہیں متعدد بار مسلمانوں کو اسرائیلی اور کافرستانی سازشوں سے بچایا ہے۔ ایسی خوفناک اور بھیانک سازشوں سے جن سے مسلمانوں کو ہی نہیں پوری دنیا کو بھی بے پناہ خطرات لاحق ہو سکتے تھے۔ ہمیں ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اس بار بھی وہ یہاں ہماری مدد کے لئے آئے ہیں۔ کافرستان، ہیون ویلی کے لئے نہ جانے کیسی بھیانک اور خوفناک سازش تیار کر رہا ہے۔ اس سازش کا تارو پود صرف عمران صاحب ہی بکھیر سکتے ہیں۔ اس وقت ہمیں عمران صاحب کی بہت ضرورت ہے۔ صرف ہمیں نہیں ان کی ضرورت ہیون ویلی کے ہر مسلمان کو ہے جو برسوں سے آزادی کا خواب دیکھ رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ایک روز ہیون ویلی آزاد ہو گا تو صرف عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کی کوششوں سے ورنہ ہم اور ہیون ویلی کی آزادی کی تحریکیں ایسا کرنے میں تقریباً ناکام ہو چکی ہیں۔ ہمارے لئے

اور ہیون ویلی کے باشندوں کے لئے عمران صاحب ہی امید کا وہ سورج ہیں جو ہیون ویلی کو آزادی کی روشنی دے سکتے ہیں"۔ سجاول نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ عمران صاحب ہیون ویلی والوں کے ساتھ ساتھ ہمارے بھی محسن ہیں اور ہم اس سر زمین پر عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آگے جائیں گے اور ڈی فورس کا مقابلہ کریں گے اور جیسے بھی ممکن ہو گا ہم عمران صاحب اور ان کے تمام ساتھیوں کو ان کے گھیرے سے نکال لائیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں اپنے خون کا ایک ایک قطرہ ہی کیوں نہ بہانا پڑے"...... این ٹی نے جذبات سے لبریز لہجے میں کہا۔

"تو پہاڑیوں کی طرف پیش قدمی کریں"...... سجاول نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ابھی جا کر ڈی فورس سے ٹکرا جانا چاہتا ہو اور ڈی فورس کے ایک ایک فرد کی لاش گرا کر ٹائی وان پہاڑیوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نکال لانا چاہتا ہو۔

"نہیں ابھی نہیں۔ ہمیں رات تک یہیں رکنا ہو گا۔ روشنی میں ہم آگے بڑھے تو آسانی سے ڈی فورس کی نظروں میں آ جائیں گے اور وہ دور سے ہی ہم پر میزائل برسا کر ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ رات کی تاریکی میں ہم آسانی سے انہیں نظر نہیں آئیں گے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پہاڑیوں کی طرف جاتے ہی ہم ان پر حملہ کر دیں گے تاکہ انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکے“...... این ٹی نے کہا تو سجاول نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

پہاڑیوں کی طرف مکمل خاموشی چھا چکی تھی۔ کبھی کبھار کسی طرف سے ہلکی پھلکی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں پھر خاموشی چھا جاتی تھی۔ شام کے سائے تیزی سے پھیل رہے تھے اور وہ بڑی بے چینی سے رات ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ شام کے وقت انہوں نے ایک ڈبل ہوٹرز والا شنوائے ہیلی کاپٹر آتے دیکھا تو وہ ایک بار پھر درختوں میں چھپ گئے۔ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کی طرف ہی جا رہا تھا۔ پھر ہیلی کاپٹر ان پہاڑیوں میں جا کر غائب ہو گیا پھر دو گھنٹوں بعد انہیں وہ ہیلی کاپٹر واپس آتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر جب گڑگڑاتا ہوا ان کے اوپر سے گزر گیا تو این ٹی اور اس کے ساتھی درختوں کے بیچ سے نکل آئے۔ اب وہاں اچھا خاصا اندھیرا پھیل گیا تھا۔

”اب چلیں۔ خاصا اندھیرا ہو گیا ہے“...... سجاول نے این ٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں چلو“...... این ٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”جیپوں میں جانا ہے یا پیدل ہی چلیں“...... سجاول نے پوچھا۔

”پہاڑیاں کافی فاصلے پر ہیں۔ پیدل چلنا مشکل ہو گا۔ جیپوں کی ہیڈ لائٹس آف کر کے ہم پہاڑیوں کے نزدیک پہنچ کر انہیں

چھوڑ دیں گے“...... این ٹی نے کہا تو سجاول نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں چار جیپیں جنگل سے نکل کر اندھیرے میں سامنے پہاڑی علاقے کی طرف بڑھی جا رہی تھیں۔ انہوں نے ہیڈ لائٹس آف کر رکھی تھیں۔ جیپوں کے انجن بھی نئے تھے اس لئے خاموش فضا میں ان جیپوں کے انجنوں کی آوازیں بھی نہیں ابھر رہی تھیں۔

این ٹی کی آنکھوں میں نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی اور وہ اگلی جیپ میں نائٹ ٹیلی سکوپ سے مسلسل پہاڑیوں کی طرف دیکھ رہا تھا تاکہ خطرے کی صورت میں وہ اپنے ساتھیوں کو آگاہ کر سکے۔ پھر آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ پہاڑیوں سے کچھ پہلے ایک ٹیلے کے پاس این ٹی کے کہنے پر جیپیں رک گئیں اور این ٹی اپنے ساتھیوں سمیت اسلحے کے تھیلے اٹھا کر پیدل پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

”ہمیں سب سے پہلے یہ چیک کرنا ہے کہ ڈی فورس کی یہاں کتنی تعداد ہے اور وہ کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے ہو سکتا ہے ہمیں چاروں طرف پھیل کر ان پر حملے کرنے پڑیں۔ اس لئے اب تیار رہو۔ تم سب میرے حکم کے مطابق حملہ کرو گے“۔ این ٹی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کے سامنے ایک اونچی پہاڑی تھی۔ وہ احتیاط سے اس پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ پہاڑی کی چوٹی کے قریب پہنچ کر این ٹی نے فوجیوں کے انداز میں انہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ احتیاط کے ساتھ چوٹی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چوٹی پر پہنچ کر اس نے ایک چٹان کے پیچھے سے سر نکالا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ دوسری طرف کھلی وادی تھی جہاں اسے جگہ جگہ مسلح افراد بکھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان مسلح افراد کے ہاتھوں میں ہیوی ٹارچیں تھیں جن کی روشنی میں وہ اردگرد کے ماحول پر مسلسل نظر رکھ رہے تھے۔ این ٹی کو چند پہاڑیوں پر بھی مسلح افراد دکھائی دیئے جن کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپس تھیں اور وہ چاروں طرف کا جائزہ لے رہے تھے۔ وہ سب بے حد چوکنا اور ہوشیار دکھائی دے رہے تھے۔

این ٹی چند لمحے ان سب کو دیکھتا رہا پھر اس نے آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ ہٹائی اور اشارے سے اپنے ساتھوں کو اوپر آنے کے لئے۔ اس کے ساتھی اوپر آئے تو این ٹی انہیں ڈی فورس کی پوزیشنوں کے بارے میں بتانے لگا۔

"تیس افراد میدان میں موجود ہیں اور تیس کے قریب ہی پہاڑیوں اور ٹیلوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ تم سب ان کی پوزیشنیں دیکھ لو اور پہاڑیوں کے عقب سے ہوتے ہوئے ان کی طرف جاؤ اور سب دو، دو ہو کر جانا۔ اور ہاں خیال رکھنا تمہیں صرف بلیو سپائیڈرز کو ہی نشانہ بنانا ہے۔ اگر بلیو سپائیڈرز کے علاوہ تمہیں کوئی اور دکھائی دے تو انہیں این ٹی کا کوڈ بتا دینا۔ وہ تمہیں پہچان

جائیں گے"...... این ٹی نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ این ٹی نے سجاول کو اپنے ساتھ روک لیا باقی سب این ٹی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پہاڑیوں کے دائیں بائیں کھسک گئے۔

"آؤ"...... این ٹی نے اپنے ساتھیوں کو دائیں بائیں سے دوسری پہاڑیوں کی طرف بڑھتے دیکھ کر سجاول سے کہا۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ الٹا کر کمر سے لٹکائی اور پھر وہ مشین گن لئے احتیاط کے ساتھ پہاڑی کی دوسری طرف اترنے لگے۔ پہاڑی سے وہ تقریباً رینگتے ہوئے نیچے جا رہے تھے۔ عمودی پہاڑی سے اس طرح رینگ کر اترنا ان کے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ کوشش کر رہے تھے کہ پہاڑی سے نیچے جاتے ہوئے ان کی طرف سے کوئی آواز پیدا نہ ہو جس سے وادی میں موجود ڈی فورس کے مسلح افراد چونک پڑتے۔ اگر ایسا ہوتا تو ڈی فورس اس طرف اندھا دھند فائرنگ کرنا شروع کر دیتی اور ان کے پاس میزائل لانچر بھی تھے۔ وہ ان کی طرف ایک میزائل بھی داغ دیتے تو ان کے ٹکڑے پہاڑی پر پھیل سکتے تھے۔

پہاڑی سے نیچے آتے ہی وہ چند لمحوں کے لئے رکے اور پھر وادی میں پھیلے ہوئے بڑے بڑے پتھروں اور چٹانوں کی طرف خرگوشوں کی طرح دوڑتے چلے گئے۔ اس طرح وہ وقفے وقفے سے مختلف چٹانیں بدل رہے تھے۔

این ٹی نے ایک چٹان کی آڑ سے دوسری طرف دیکھا تو اسے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سو فٹ کے فاصلے پر پانچ مسلح افراد اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان پانچوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جن کے اوپر ہوئی ٹارچیں لگی ہوئی تھیں۔ وہ ٹارچوں کی روشنی میں پتھروں اور چٹانوں کو دیکھتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے۔

این ٹی نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں تیزی سے دائیں طرف ایک بڑے گول پتھر کی طرف دوڑنے لگا۔ بھاگتے ہوئے اس کے قدموں کی آواز نہیں ابھر رہی تھی لیکن شاید ایک مسلح شخص نے اس کا دوڑتا ہوا سایہ دیکھ لیا تھا۔

"اس طرف کوئی ہے"..... ایک شخص نے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی تڑتڑاہٹ ہوئی اور بے شمار گولیاں ٹھیک اس چٹان سے ٹکرائیں جس کے پیچھے این ٹی نے چھلانگ لگائی تھی۔ اپنے ساتھی کو فائرنگ کرتے دیکھ کر اس کے دوسرے ساتھیوں نے بھی اس چٹان پر تڑاتڑ گولیاں برسانا شروع کر دیں۔

سجاول جو این ٹی کے بائیں جانب ایک بڑے پتھر کی آڑ میں تھا اس نے این ٹی کو اس چٹان کے پیچھے کودتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور جیسے ہی مسلح افراد نے اس چٹان پر فائرنگ کی، سجاول تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے فائرنگ کرتے ہوئے بھاگ کر آنے والوں پر برسٹ مار دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ پہاڑی علاقے کا خاموش ماحول بری طرح سے گونجنے لگا۔ سجاول کی فائرنگ کی زد میں دو مسلح افراد آئے تھے۔ وہ گولیاں کھا کر چیختے ہوئے گرے تو

باقی تین مسلح افراد کی مشین گنوں کی نالیاں اس کی طرف گھوم گئیں۔ مشین گنوں سے شعلے نکلے اور سجاول فوراً پیچھے ہٹ کر پتھر کے ساتھ چپک گیا اور گولیوں کے ٹکرانے سے پتھر کے دوسری طرف چنگاریاں سی پھوٹنے لگیں۔ این ٹی کے لئے یہ موقع کافی تھا۔ وہ فوراً اٹھا اور اس نے سجاول کی طرف فائرنگ کرنے والے بلیو سپائیڈرز پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ وہ تینوں حلق کے بل چیختے ہوئے لٹو کی طرح گھومتے ہوئے نیچے گر گئے۔ فائرنگ کی تیز آوازوں اور ان پانچ افراد کی چیخوں سے وہاں موجود بلیو فورس میں ہلچل سی پیدا ہو گئی تھی۔ ہر طرف سے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر ماحول میں تیز فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ مشین گنوں سے شعلے نکلتے دکھائی دینے لگے۔ فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی بلیو فورس نے مشین گنوں پر لگی ہوئی ٹارچیں آف کر دی تھیں۔ ماحول فائرنگ کے ساتھ ساتھ تیز انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج رہا تھا۔

این ٹی نے دائیں طرف سے تین مسلح افراد کو مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے دوڑ کر اس طرف آتے دیکھا تو اس نے فوراً جیب سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا اور دانتوں سے اس کی سیفٹی پن کھینچ کر پوری قوت سے بلیو سپائیڈرز کی طرف پھینک دیا۔ گرنیڈ بھاگتے ہوئے تین افراد کے قریب گر کر زور دار دھماکے سے پھٹا۔ آگ کے الاؤ میں وہ تینوں بری طرح چیختے ہوئے ہوا میں اڑتے ہوئے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

دور جا گرے۔ این ٹی نے جیب سے ایک اور ہینڈ گرنیڈ نکالا اور اس کی سیفٹی پن کھینچ کر اسے سجاول کے دائیں طرف سے آنے والے چار مسلح افراد کی طرف پھینک دیا۔ گرنیڈ ان چاروں کے پیروں میں گر کر پھٹا اور ان کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔

''آؤ''...... این ٹی نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے چٹان کی آڑ سے نکلا اور سامنے موجود بلیو فورس کی طرف فائرنگ کرتا ہوا تیزی سے زگ زیگ انداز میں بھاگنے لگا۔ سجاول بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے پتھر کے پیچھے سے نکلا اور اس نے بھی برق رفتاری سے بھاگتے ہوئے مسلح افراد کی طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔

این ٹی کے باقی ساتھی دوسری طرف پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے بھی بلیو فورس پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ہینڈ گرنیڈ پھینکنا شروع کر دیئے تھے جس سے مسلح افراد یا تو گولیاں کھا کر پہاڑیوں میں گرتے نظر آ رہے تھے یا پھر ان کے بموں سے ٹکڑے اڑتے جا رہے تھے۔

این ٹی اور سجاول فورس کی گولیوں سے بچنے کے لئے کسی ایک جگہ نہیں رک رہے تھے۔ تیز فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی وہ چھلانگیں لگا کر دائیں بائیں کود جاتے تھے اور مشین گنوں کے میگزین بدلنے کے لئے بھی وہ بار بار پتھروں اور چٹانوں کی آڑ میں آ جاتے تھے۔ اندھیرے میں دشمنوں کو ان حملہ آوروں کی تعداد

کا اندازہ ہی نہیں ہو رہا تھا۔ وہ جگہیں بدل بدل کر فورس پر فائرنگ کر رہے تھے اور موقع کی مناسبت سے ان پر بم پھینک رہے تھے۔ ماحول تیز چیخوں سے بری طرح سے گونج رہا تھا۔ اسی لمحے این ٹی کو آگ کا ایک گولہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ این ٹی لمحے کے ہزارویں حصے میں چھلانگ لگا کر زمین پر گرا اور چھپکلی کی طرح چپک گیا۔ دوسرے لمحے ایک منی میزائل زائیں کی تیز آواز کے ساتھ اس کے عین اوپر سے گزرتا چلا گیا اور کافی دور ایک پہاڑی سے جا ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکا ہوا اور آگ کے الاؤ کے ساتھ پہاڑی کی بے شمار چٹانیں بکھرتی چلی گئیں۔ اگر این ٹی گر کر زمین سے نہ چپک گیا ہوتا تو میزائل اس سے ٹکرا جاتا اور اس کا حشر پہاڑی سے مختلف نہ ہوتا۔

این ٹی نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے ایک چٹان پر ایک بلیو سپائیڈر نظر آیا جس کے کاندھے پر میزائل لانچر تھا۔ وہ لانچر سے این ٹی کا ہی نشانہ باندھ رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دبا کر میزائل فائر کرتا اس کے عقب سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور وہ چٹان سے الٹ کر گرتا نظر آیا۔ چٹان کے عقب میں این ٹی کا کوئی ساتھی موجود تھا جس نے این ٹی کا میزائل سے نشانہ باندھتے ہوئے دیکھ کر اسے برسٹ مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

میزائل بردار نے گرتے گرتے بھی لانچر کا ٹریگر دبا دیا۔ لانچر سے میزائل شعلہ بن کر نکلا اور این ٹی کے بائیں طرف بڑھتا چلا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

گیا۔ اس طرف سے دس بلیو سپائیڈرز فائرنگ کرتے اور بھاگتے چلے آ رہے تھے۔ میزائل اپنی طرف آتے دیکھ کر انہوں نے دائیں بائیں چھلانگیں لگانی چاہیں لیکن میزائل ان کے عین درمیان میں گر کر پھٹ گیا اور بلیو سپائیڈرز کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔

اپنے دائیں جانب سے این ٹی نے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں تو وہ مشین گن سمیت زخمی ناگ کی طرف پلٹا۔

"میں ہوں باس۔ سجاول"...... بھاگ کر آنے والے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو این ٹی نے فوراً ٹریگر سے انگلی ہٹا دی ورنہ وہ سائے کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس پر فائرنگ کر دیتا۔

"آپ ٹھیک ہیں باس"...... سجاول نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں"...... این ٹی نے کہا۔

"میزائل سے بچنے کے لئے آپ نے بروقت زمین پر چھلانگ لگا دی تھی ورنہ"...... سجاول نے کہا۔

"قسمت اچھی تھی جو بچ گیا ورنہ پہاڑی کی جگہ میرے ٹکڑے اڑ جاتے"...... این ٹی نے کہا۔

"عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا کچھ پتا چلا"...... سجاول نے پوچھا۔

"نہیں۔ اگر وہ یہاں کہیں چھپے ہوتے تو ہمارے اس طرح بلیو سپائیڈرز پر حملہ کرنے کی وجہ سے انہیں سامنے آ جانا چاہئے تھا۔ ان

کے لئے یہ جاننا مشکل نہیں ہو سکتا تھا کہ ہم ان کی مدد کے لئے پہنچ گئے ہیں"...... این ٹی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ کسی پہاڑی کریک یا کسی غار میں دور کہیں موجود ہوں اور یہی سمجھ رہے ہوں کہ بلیو سپائیڈرز انہیں ہلاک کرنے کے لئے اندھا دھند فائرنگ اور دھماکے کر رہی ہے"...... سجاول نے کہا۔

"نہیں۔ اس بار یہاں صرف فائرنگ اور دھماکے نہیں ہو رہے۔ انسانی چیخوں سے بھی ماحول گونج رہا ہے۔ ان چیخوں سے انہیں اندازہ لگا لینا چاہئے کہ باہر کیا ہو رہا ہے"...... این ٹی نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ سب بلیو فورس کے آنے سے پہلے یہاں سے نکل گئے ہوں"...... سجاول نے کہا۔

"نہیں۔ جہاں سے انہوں نے مجھے ٹرانسمیٹر کال کی تھی وہاں سے اگر وہ چلنا شروع کرتے تو اب تک اسی مقام پر ہوتے یا زیادہ سے زیادہ جنگل کی طرف بڑھ رہے ہوتے لیکن اس طرف وہ نہیں آئے تھے۔ دائیں طرف کھائیاں ہیں جبکہ بائیں طرف ایک بڑی نہر ہے جو بے حد چوڑی اور تیز رفتار ہے۔ اور بہت دور تک اس نہر پر کوئی پل نہیں ہے۔ ان دونوں اطراف میں جا کر وہ ہیلی کاپٹروں سے آسانی سے چیک کئے جا سکتے تھے اور میرا دل اب بھی کہہ رہا ہے کہ وہ یہیں کہیں ہیں اور زندہ ہیں"...... این ٹی نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"تو آپ ایک بار پھر ان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کریں۔ ہو سکتا ہے اس بار ان سے رابطہ مل جائے"...... سجاول نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں یہی کرتا ہوں۔ کیونکہ اس بات کا امکان نہیں ہے کہ بلیو سپائیڈرز نے انہیں گرفتار کر لیا ہو یا ہلاک کر دیا ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو بلیو سپائیڈرز کی اتنی تعداد یہاں نہ ہوتی"...... این ٹی نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں ان میں سے کسی کو زندہ پکڑنے کی کوشش کروں۔ اس سے ہمیں کم از کم یہ تو پتا چل جائے گا کہ انہوں نے اس قدر شدید فائرنگ اور بمباری کیوں کی تھی"...... سجاول نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ زیادہ مناسب ہے۔ میں عمران صاحب سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم کسی ایک کو پکڑ کر یہاں لے آؤ"...... این ٹی نے کہا اور سجاول اثبات میں سر ہلا کر جھکے جھکے انداز میں اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف سے اس کے دوسرے ساتھی بلیو سپائیڈرز سے برسر پیکار تھے۔

این ٹی اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف موجود ایک چٹان کی طرف بھاگنے لگا۔ چٹان کے قریب آ کر وہ چٹان کے عقب میں آیا اور چٹانوں کی جڑ کے پاس کمر لگا کر بیٹھ گیا۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ سے اردگرد کا ماحول چیک کیا لیکن اردگرد کوئی نہیں تھا پھر

اس نے کمر سے بیگ اتارا اور بیگ کھول کر اس نے بیگ سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

ٹرانسمیٹر آن کر کے وہ ایک بٹن بار بار پریس کرنے لگا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک چھوٹا سا بلب سپارک کر رہا تھا۔ عمران کے پاس موجود ٹرانسمیٹر سے اگر لنک ہو جاتا تو اس ٹرانسمیٹر پر جلتا بجھتا ہوا بلب ٹھہر جاتا لیکن سبز رنگ کا بلب مسلسل سپارک کر رہا تھا۔ این ٹی مسلسل بٹن پریس کر رہا تھا لیکن اس کا عمران سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ کہاں ہیں۔ پلیز۔ میری کال رسیو کریں"...... این ٹی نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر تک بٹن پریس کرتے ہوئے عمران کو کال دیتا رہا لیکن عمران سے اس کا لنک نہ ہو سکا تو اس نے جھلائے ہوئے انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کچھ دیر بعد سجاول ایک بلیو سپائیڈر کو کاندھوں پر ڈالے وہاں آ گیا۔ بلیو سپائیڈر بے ہوش تھا۔ سجاول نے این ٹی کے کہنے پر اسے زمین پر ڈال دیا۔

"کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا"...... اس نے سجاول سے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ ایک چٹان کے پیچھے چھپا ہمارے ساتھیوں کو نشانہ بنا رہا تھا۔ میں نے چٹان کے اوپر چڑھ کر اس پر چھلانگ لگا دی اور اسے کنپٹی پر مکے مار کر بے ہوش کر دیا"...... سجاول نے کہا تو این ٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"او کے۔ تم اردگرد پر نظر رکھو۔ میں اسے ہوش میں لا کر اس سے بات کرتا ہوں"...... این ٹی نے کہا تو سجاول نے اپنی مشین گن کے ساتھ این ٹی کی مشین گن بھی اٹھائی اور بھاگتا ہوا اس چٹان سے کچھ فاصلے پر دوسری چٹان کی طرف چلا گیا۔

این ٹی نے بلیو سپائیڈر کو الٹایا اور بیگ سے رسی کا ایک بنڈل نکال لیا۔ جسے وہ ضرورت پر کام آنے کے لئے ساتھ لایا تھا۔ اس نے رسی کھولی اور بلیو سپائیڈر کے ہاتھ پیر باندھنے لگا۔

بلیو سپائیڈر کو باندھ کر این ٹی نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس نے بلیو سپائیڈر کے منہ پر ہاتھ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک پکڑ لی۔ بلیو سپائیڈر کا سانس پھولنے لگا۔ اس کا دم گھٹا تو اس کے جسم کو زور دار جھٹکے لگنے لگے اور اس نے یکدم سے آنکھیں کھول دیں۔

جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں این ٹی نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ جیسے ہی اس نے بلیو سپائیڈر کا ناک اور منہ چھوڑا اس کے منہ سے ایسی نکلی جیسے ہوا بھرے غبارے کا منہ کھلنے سے نکلتی ہے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا ہے۔ کون ہو تم"...... ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی مگر بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اپنے سر پر این ٹی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ این ٹی نے اپنی دائیں ٹانگ سے پتلون کا پائنچہ ہٹایا۔ اس کی پنڈلی پر

چمڑے کی بیلٹ تھی جس میں پتلی دھار والا خنجر تھا۔ این ٹی نے خنجر نکالا اور اس کے چہرے کے سامنے کر دیا۔ خنجر دیکھ کر نوجوان کی آنکھوں میں خوف ابھر آیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ"...... نوجوان نے بری طرح سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میرا نام کالا قصاب ہے اور قصاب کے بارے میں تم جانتے ہو۔ اس کا مطلب ذبح کرنے والا ہوتا ہے۔ میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر میرے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دے دو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا دوسری صورت میں تمہیں میں اپنے خنجر سے ذبح کر دوں گا"...... این ٹی نے انتہائی سرد اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔ اس کا سفاکانہ لہجہ سن کر نوجوان بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ نہیں۔ تم پوچھو۔ میں بتاتا ہوں"...... اس نے خوف سے خشک ہوتے ہوئے حلق میں تھوک نگل کر کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... این ٹی نے کہا۔

"سریندر سنگھ۔ سریندر سنگھ"...... اس نے کہا۔

"تم بلیو سپائیڈر ہو"...... این ٹی نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں بلیو سپائیڈر ہوں"...... سریندر سنگھ نے اسی انداز میں کہا۔

"تم لوگ یہاں کیوں آئے تھے"...... این ٹی نے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

”ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں چند پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ ہمیں یہاں انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا“..... سریندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیسے معلوم ہوا تھا کہ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں“۔ این ٹی نے پوچھا۔

”ان کی اطلاع چیف لی ہاگ نے کرنل کارتھی کو دی تھی۔ کرنل کارتھی نے ہمارے سیکنڈ انچارج پربھارکر سے بات کی تھی اور پربھارکر دو شنوائے ہیلی کاپٹروں میں لے کر یہاں آ گیا تھا۔ چیف لی ہاگ کو پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیسے پتا چلا تھا اس کے بارے میں، میں نہیں جانتا“..... سریندر سنگھ نے کہا۔

”پھر کیا ہوا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا“..... این ٹی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

”ہم نے انہیں یہاں چاروں طرف تلاش کیا تھا لیکن وہ ہمیں کہیں نہیں ملے تھے۔ ٹائی وان پہاڑیوں کے ساتھ ہم نے نہری علاقہ اور کھائیوں میں بھی چیک کیا تھا لیکن وہ سب یوں غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ“..... سریندر سنگھ نے کہا۔

”اگر وہ نہیں ملے تھے تو پھر یہاں اس قدر فائرنگ اور دھماکے کیوں کئے گئے تھے“..... این ٹی نے پوچھا۔

”پربھارکر اور کرنل کارتھی کا کہنا تھا کہ ہمارے ہیلی کاپٹر دیکھ کر پاکیشیائی ایجنٹ غاروں یا پہاڑی کریکوں میں چھپ گئے ہوں گے۔

کرنل صاحب کا حکم تھا کہ ہمیں ان ایجنٹوں کو ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے۔ اس کے لئے چاہے ہمیں یہ سارا پہاڑی علاقہ ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے، ہم کر دیں۔ اس لئے تمام غاروں اور دراڑوں میں فائرنگ بھی کی گئی تھی اور ان غاروں اور دراڑوں میں میزائل بھی مارے گئے تھے۔ یہاں ایک غار ایسا تھا جس کے باہر چند انسانوں کے قدموں کے اندر جاتے ہوئے نشانات تھے اس لئے اس پہاڑی غار میں فائرنگ بھی کی گئی تھی۔ میزائل بھی مارے گئے تھے اور بعد میں اس پہاڑی کو مکمل طور پر بموں سے بھی اڑا دیا گیا تھا“..... سریندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا وہاں سے کسی کی لاشیں یا ان لاشوں کے ٹکڑے ملے تھے“..... این ٹی نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

”نہیں۔ ہمیں یہاں ایک غار کے سوا کہیں سے کسی لاش یا لاش کے ٹکڑے نہیں ملے تھے“..... سریندر سنگھ نے کہا۔

”ایک غار۔ ایک غار سے لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں“۔ این ٹی نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

”لاشوں کے ٹکڑے نہیں۔ ایک لاش تھی وہاں جو لائٹ بلیو سپائیڈرز کے کرنل گھنشام کی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں گولیوں سے چھلنی تھیں۔ اسے شاید پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں نے مار کر وہاں پھینک دیا تھا“۔ سریندر سنگھ نے کہا اور این ٹی کے چہرے پر سکون آ گیا ورنہ لاشوں کا سن کر اس کا دل جیسے مٹھی میں جکڑا گیا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''اب تم لوگ یہاں کیوں موجود ہو''...... این ٹی نے پوچھا۔

''یہاں کچھ غاروں میں فائرنگ کی گئی ہے اور میزائلوں سے پہاڑیاں تباہ کی گئی ہیں۔ امید تو نہیں ہے کہ کوئی پاکیشیائی ایجنٹ بچ سکا ہو گا اس لئے کرنل کارتھی کے حکم سے ہم یہاں رکے ہوئے تھے کہ اگر کوئی ایجنٹ زندہ بچ گیا ہو تو وہ تاریکی کا فائدہ اٹھا کر یہاں سے نکلنے کی کوشش ضرور کرے گا لیکن تم لوگوں نے جس طرح یہاں حملہ کیا ہے اس سے لگتا ہے کہ اس قدر شدید بمباری کے باوجود بھی تم میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوا تھا''...... سریندر سنگھ نے کہا۔ وہ شاید اسے پاکیشیائی ایجنٹ سمجھ رہا تھا جن کی ہلاکت کے لئے انہیں یہاں لایا گیا تھا۔ این ٹی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

اب فائرنگ کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا۔ کہیں کہیں اکا دکا فائر ہوتا تھا پھر خاموشی چھا جاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سجاول وہاں آ گیا۔ اس کے ساتھ تین ساتھی اور تھے جس میں سے ایک کی ٹانگ زخمی تھی۔

''یہاں کیوں آئے ہو اور باقی سب کہاں ہیں''...... این ٹی نے سجاول سے پوچھا۔

''یہاں ساٹھ بلیو سپائیڈرز تھے۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس لڑائی میں ہمارے چھ ساتھی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ آپ سمیت ہم چاروں ہی بچے ہیں۔ اس کی ٹانگ میں بھی گولی لگی تھی۔ میں نے خنجر سے گولی نکال کر اس کا زخم صاف کر دیا ہے اور اس کی بینڈیج بھی کر دی ہے۔ اب یہ خطرے سے باہر

ہے''...... سجاول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھی طرح سے چیک کرنا تھا۔ کوئی زندہ نہ رہ گیا ہو''...... این ٹی نے کہا۔

''نہیں۔ کوئی زندہ نہیں ہے۔ میں نے سارا علاقہ چھان مارا ہے''...... سجاول نے کہا۔

''عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا کچھ پتا چلا''...... این ٹی نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس نے کیا بتایا ہے''...... سجاول نے بندھے ہوئے بلیو سپائیڈر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''اس نے جو بتایا ہے اس کے مطابق عمران صاحب اور ان کے ساتھی ابھی زندہ ہیں لیکن کہاں ہیں اس کا پتا ہمیں خود لگانا ہو گا۔ میرا ان سے ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ نہیں ہوا۔ میرا عمران صاحب سے ملنا یا ان سے بات کرنا بے حد ضروری ہے۔ مجھے عمران صاحب کو بتانا ہے کہ میں لی ہیڈ کوارٹر ٹریس کر چکا ہوں۔ پرائم منسٹر ہاؤس جا کر میں نے میجر راہول کی جگہ لے کر لی ہاگ کے ہیلی کاپٹر کے پیڈ پر ایک ڈیوائس لگا دی تھی۔ جس کے بارے میں لی ہاگ کو کچھ پتہ نہیں چلا تھا اور وہ ہیلی کاپٹر سیدھا اپنے ہیڈ کوارٹر لے گیا تھا گو کہ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اسے ڈیوائس کا پتہ لگ گیا تھا اور اس نے وہ ڈیوائس تباہ کر دی تھی لیکن تب تک مجھے لی ہاگ کے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا پتہ لگ گیا تھا اب مجھے عمران صاحب کو بتانا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from Paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہے کہ لی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... این ٹی نے کہا۔

''اب عمران صاحب ملیں گے تب ہی آپ انہیں یہ سب بتا پائیں گے۔ کہاں ڈھونڈا جائے انہیں''...... سجاول نے کہا۔

''وہ یہیں کہیں ہی ہیں''...... این ٹی نے وثوق سے کہا۔

''میدان صاف ہے۔ اب ہم انہیں آوازیں دے سکتے ہیں۔ شاید ہماری آوازیں سن کر وہ اپنی کمین گاہوں سے باہر آ جائیں''۔ سجاول نے کہا۔

''ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے''...... این ٹی نے کہا۔

''اس کا کیا کرنا ہے''...... سجاول نے بندھے ہوئے بلیو سپائیڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آف کر دو''...... این ٹی نے کہا اور اٹھ کر چٹان کی دوسری طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور فضا ایک اذیت ناک چیخ سے گونج اٹھی۔ سجاول نے بلیو سپائیڈر پر برسٹ مار دیا تھا۔

این ٹی کے چھ ساتھی ہلاک ہو چکے تھے۔ اب وہ چار تھے اور ان میں بھی ایک زخمی تھا۔ این ٹی کے کہنے پر سجاول نے زخمی کو اس چٹان کے پاس چھوڑ دیا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے کے لئے آگے بڑھ گئے۔ وہ چیخ چیخ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو آوازیں دے رہے تھے۔ تاریکی اور خاموشی میں ان کی آوازیں دور دور لہراتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں لیکن جواب میں

انہیں کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

وہ پاگلوں کی طرح سے چیختے چلاتے رہے لیکن نہ عمران اور اس کے ساتھی ان کے سامنے آئے اور نہ ہی ان کو جواب میں کوئی آواز سنائی دی۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا این ٹی کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے پھر عمران سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ کوشش بھی لاحاصل ہی رہی۔ اب تو این ٹی کو ایسا ہی لگ رہا تھا کہ بلیو سپائیڈر جو کہہ رہا تھا وہ سچ ہی تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی پہاڑی غار میں چھپے ہوئے تھے اور شدید بمباری میں ہلاک ہو کر وہ پہاڑی کے نیچے ہی دب گئے تھے۔ یہ خیال بے حد روح فرسا تھا اور نہ جانے کیوں این ٹی کو اس خیال کے آنے سے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا واقعی اب ہم یہاں سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔ اس پہاڑی کے نیچے ہم اس بنکر میں ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے"...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ عمران کو اس طرح خراٹے لیتا دیکھ کر ان سب کے چہروں پر پریشانی کے سائے گہرے ہو گئے تھے۔ عمران ان سے لاتعلق ہو کر تب ہی خاموش ہوتا تھا جب اس کے ذہن میں کوئی لائحہ عمل نہ ہوتا تھا۔

عمران جس طرح آنکھیں بند کر کے خراٹے نشر کر رہا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے پاس بھی پہاڑی ملبے تلے سے نکلنے کی کوئی ترکیب نہیں ہے۔

"اگر ایسا ہوا تو ہماری موت بری بھی ہو گی اور بھیانک بھی"۔ صدیقی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ جہاں عمران صاحب جیسے

انسان کی ریڈی میڈ کھوپڑی ناکام ہو جائے تو وہاں ہم بھلا کہاں تک سوچ سکتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"میں یہاں پڑا نہیں رہ سکتا۔ مجھے بے بسی کے عالم میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا منظور نہیں ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا کرو گے تم۔ کیا اس سال بنکر سے تم جادو کے زور سے غائب ہو جاؤ گے"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"نہیں۔ میں جادو کے زور سے غائب نہیں ہوں گا۔ ہمیں یہاں عمران نے پھنسایا ہے۔ اب یہی ہمیں یہاں سے باہر نکالے گا۔ ہم سب یہاں مصیبت میں پڑے ہیں اور یہ یہاں پڑا خراٹے نشر کر رہا ہے۔ اٹھاؤ اسے اور اس سے کہو کہ یہ ہمیں سال بنکر اور اس پہاڑی کے ملبے کے نیچے سے نکالے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب سو نہیں رہے۔ یہ سونے کی اداکاری کر رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اداکاری۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہ خراٹے ضرور نشر کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں یہ بھی جاگ رہے ہیں اور ان کا ذہن بھی۔ ان کی ریڈی میڈ کھوپڑی موجودہ سچویشن سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو اسے اداکاری کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ خاموش رہ کر بھی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تو اپنی کھوپڑی سے سوچنے کا کام لے سکتا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''میں جاگ کر صرف ایک لڑکی کے بارے میں سوچتا ہوں''۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے دوبارہ خراٹے لینے شروع کر دیئے۔ یہ جملہ کہنے کے لئے اس نے آنکھیں بھی نہیں کھولی تھیں۔

''لڑکی۔ کون ہے وہ''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''میں اس لڑکی کا نام نہیں لے سکتا ورنہ اس کا بھائی مجھے شوٹ کر دے گا۔ یقین نہیں تو تنویر سے پوچھ لو''...... عمران نے کہا اور تنویر کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس کے اور جولیا کے بارے میں کہہ رہا ہے۔

''فضول باتیں چھوڑو اور آنکھیں کھولو''...... جولیا نے اس کی باتوں کا مطلب سمجھ کر جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور میں تمہارا جھلاہٹ بھرا چہرہ صاف دیکھ سکتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''پھر وہی بات۔ میں کہہ رہی ہوں آنکھیں کھولو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''میں بھی کہہ رہا ہوں میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کہاں کھلی ہیں تمہاری آنکھیں''...... جولیا نے تیز لہجے میں

کہا۔

''اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھو تو تمہیں میرے دل کی آنکھیں کھلی نظر آ جائیں گی''...... عمران نے کہا اور وہ سب اس ٹینشن میں بھی بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ جولیا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران صاحب۔ پلیز۔ ہم یہاں وقت گزارنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور ہم اپنا کام تب ہی پورا کر سکتے ہیں جب ہم یہاں سے نکلیں گے۔ سمال بنکر اور اس پہاڑی کے نیچے سے کیسے نکلنا ہے یہ آپ جانتے ہیں۔ ابھی ہمارے راستے میں اور بھی مشکلات ہیں۔ نہ ہمیں گریٹ پلان کا پتہ ہے اور نہ ہی ہم لی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ جب تک ہم لی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا پتا نہیں چلائیں گے نہ ہم لی ہاگ تک پہنچ سکیں گے اور نہ ہی ہمیں اس کے گریٹ پلان کا کچھ پتا چلے گا''...... صفدر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اور اگر میں تم سب کو اسی سمال بنکر کے ذریعے لی ہیڈ کوارٹر لے جاؤں تو''...... عمران نے اچانک آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی جیسے کوئی زبردست ترکیب سوجھ گئی ہو۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ باقی سب بھی عمران کی بات پر چونک پڑے۔

''کیا کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''یہی کہ ہم اس سال بنکر میں بیٹھے بیٹھے لی ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ ہمیں اب کسی فورس یا ڈی فورس کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ باہر ڈی فورس کے جو افراد موجود ہیں اب وہ خود ہمیں لی ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے اور اس کے لئے لی باگ ان سے کہے گا۔ وہ خود کہے گا''...... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''کیسے۔ کچھ بتائیں تو سہی۔ آخر آپ کے ذہن میں ہے کیا''۔ صفدر نے کہا۔

''بھوسے کے سوا میرے دماغ میں سب کچھ ہے اور یہ وقت بتانے کا نہیں، کچھ کرنے کا ہے۔ فورس ابھی باہر موجود ہے اور ہم اس کی موجودگی کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر فورس ہماری ہلاکت کا یقین کر کے یہاں سے چلی گئی اور پھر ہم شاید کسی بھی طرح لی ہیڈ کوارٹر نہ پہنچ سکیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہاری باتیں تم ہی سمجھو۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ مجھے تو اب یہاں اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اس طرح منہ بناؤ گی تو میں کچھ بھی نہیں کروں گا''...... عمران نے بھی جواباً منہ بنا کر کہا اور اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

''عمران''...... اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر جولیا نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہاری آواز سنائی نہیں دے رہی''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور جولیا غرا کر رہ گئی۔

''عمران صاحب۔ پلیز۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی ترکیب ہے تو اس پر عمل کریں۔ ہمیں اب یہاں عجیب سی فیلنگ ہو رہی ہے''...... خاور نے کہا۔

''جولیا کہے گی تب میں کچھ کروں گا''...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔

''میں نے کہا تو ہے تم سے اور کیسے کہوں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''غصے سے نہیں پیار سے کہو''...... عمران نے کہا۔

''عمران پلیز۔ احمقانہ باتیں مت کرو''...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ جب تک تم پیار سے بات نہیں کرو گی، نہ میں آنکھیں کھولوں گا نہ اٹھوں گا اور نہ ہی کچھ کروں گا''...... عمران نے جیسے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

''اب تم فضول میں ضد کر رہے ہو''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''جو سمجھو۔ تمہاری مرضی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ نہیں کچھ کرنا تو نہ کرو۔ میں اب تم سے کچھ نہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کہوں گی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ پھر سب سے کہہ دو کہ کوئی میری نیند میں خلل نہ ڈالیں''...... عمران نے کہا اور جولیا اس تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''مس جولیا۔ پلیز۔ آپ عمران صاحب کو جانتی ہیں۔ یہ ضد پکڑ لیں گے تو پھر ہم سب کے لئے مشکل ہو جائے گی''۔ نعمانی نے کہا۔

''تو تم کیا چاہتے ہو۔ میں اس کی منت کروں۔ اس کے پاؤں پکڑوں''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''نہیں۔ نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا''...... نعمانی نے بوکھلا کر کہا۔

''یہ خواہ مخواہ ہمیں تنگ کر رہا ہے اور کچھ نہیں۔ مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہمیں واقعی اس سے کوئی بات کرنی ہی نہیں چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''میں تم سے آخری بار پوچھ رہی ہوں کچھ کرنا ہے یا نہیں''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر غصے سے کہا۔

''مجھ سے پیار اور دھیمی آواز میں کہو کہ عمران پلیز ہمیں یہاں سے نکالو تو شاید میرا دل تمہارے دل کی آواز سن لے ورنہ میں اسی طرح پڑا رہوں گا''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''تم سے پیار سے بات کرتی ہے میری جوتی''...... جولیا نے

پیر پٹخ کر کہا۔

''وہ جوتی تم اپنے بھائی کو دکھا دو تو وہ بھی کڑوے کریلے سے شہد جیسی بولی بولنے لگے گا''...... عمران نے کہا۔

''میرے بارے میں کوئی بات کی تو اچھا نہیں ہو گا عمران''۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔ میں نے کسی بھائی کا نام بھی نہیں لیا اور بھائی خود ہی بول پڑا ہے''...... عمران نے کہا اور تنویر تلملا کر رہ گیا جبکہ باقی ممبران بے اختیار مسکرا دیئے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے جو کرنا ہے وہ ہمیں بتا دیں۔ وہ کام ہم کر لیتے ہیں۔ جتنا وقت ضائع ہو رہا ہے اس سے تو فورس یہاں سے چلی جائے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مجھ سے درخواست کرنے کے بجائے اپنی عرضی جولیا کو دو۔ میری آنکھیں بند ہیں۔ جولیا کے بولنے کی آواز میں سن لوں گا۔ کسی اور کے بولنے کی مجھے نہ آواز آئے گی اور نہ سمجھ''...... عمران نے اسی طرح سے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ عمران پلیز۔ کچھ کرو۔ ہمارا یہاں سے نکلنے کا انتظام کرو۔ اب بس''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تم بتاؤ تنویر۔ کیا یہ جولیا کا پیار بھرا لہجہ تھا''...... عمران نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... تنویر نے غرا کر کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

’’عمران پلیز۔ یہاں سے نکلو‘‘..... جولیا نے اپنے لہجے میں لچک دکھاتے ہوئے کہا۔

’’اب بھی میرے کانوں میں تمہاری میٹھی آواز کا رس نہیں ٹپکا‘‘...... عمران نے کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

’’عمران۔ ہم اس سال بنکر سے نکلنا چاہتے ہیں۔ اٹھو اور ہماری مدد کرو‘‘...... جولیا نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

’’آواز میں اب بھی مٹھاس نہیں ہے لیکن خیر تمہارے لہجے میں اپنائیت کی جھلک ضرور موجود ہے جو کسی کے دل پر بم گرا سکتی ہے اس لئے اب مجھے واقعی کچھ کرنا ہی پڑے گا‘‘...... عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے اور شرارت بھری نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر نے غصے سے منہ دوسری طرف پھیر گیا۔ جولیا کے چہرے پر بھی غصہ تھا مگر اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے کوئی اور بات کی تو عمران پھر نخروں پر اتر آئے گا۔

’’عمران صاحب۔ آپ کریں گے کیا‘‘...... چوہان نے عمران سے پوچھا۔

’’جو کروں گا سب کے سامنے کروں گا۔ تم بھی دیکھ لینا‘‘۔ عمران نے کہا۔ اس نے جیب سے وہی ریموٹ کنٹرول نکالا جس سے اس نے سال بنکر بنایا تھا۔ وہ بنکر کے سامنے والے حصے کی

طرف آ گیا جس طرف غار کا دہانہ تھا۔ اس کے سامنے پتھروں اور چٹانوں کے ٹکڑے تھے جو وزن سے ایک دوسرے میں دھنسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

پتھر چونکہ بے ترتیب تھے اس لئے وہاں جگہ جگہ دراڑیں اور رخنے سے بن گئے تھے۔ عمران نے دوسرے بوٹ کی ایڑی سے ایک ماچس کی ڈبیہ جتنی ڈبیہ نکال لی۔ اس نے ڈبیہ کھولی تو اس میں ماچس کی تیلیوں جیسے چھوٹے چھوٹے راڈز دکھائی دیئے۔ راڈز بے حد چمکدار تھے جیسے سٹین لیس اسٹیل کے بنے ہوئے ہوں۔ ان راڈز کے دونوں طرف کے سرے پھولے ہوئے تھے۔

عمران نے ڈبیہ سے چار راڈ نکالے اور نیچے بیٹھ گیا پھر اس نے ریموٹ کا رخ سال بنکر کے سامنے کر کے ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور باہر پڑے ہوئے چند پتھر لڑھک کر اندر آ گئے جیسے عمران نے بنکر کے اس حصے کا کچھ شیشہ ریموٹ سے ہٹا دیا ہو۔ عمران نے وہ پتھر ایک طرف ہٹا دیئے اور دوبارہ اس خلاء کے قریب آ کر اس نے ایک راڈ اٹھایا اور اس کا ایک سرا دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر زور زور سے رگڑنے لگا۔ دوسرے لمحے انہیں منی راڈ کا وہ حصہ سرخ ہوتا دکھائی دیا۔

عمران نے منی راڈ کا رخ بدلا اور اس کا دوسرا سرا ہتھیلی پر رگڑنے لگا۔ چند لمحوں میں منی راڈ کا دوسرا پھولا ہوا حصہ بھی سرخ ہو گیا۔ جب راڈ کے دونوں سرے سرخ ہو گئے تو عمران نے منی

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

راڈ کو سامنے خلاء میں پتھروں کے درمیان موجود ایک رخنے میں ڈال دیا اور اسے انگلی سے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ پھر اس نے دوسرا منی راڈ اٹھایا اور اس کا سرا ہتھیلی پر رگڑنے لگا۔

عمران نے اس راڈ کے بھی دونوں سروں کو ہتھیلی پر رگڑ رگڑ کر سرخ کیا اور پھر اسے بھی پتھروں میں پھنسا دیا۔ اسی طرح اس نے مزید دو اور منی راڈز کے سروں کو ہتھیلی پر رگڑا اور انہیں سرخ کر کے پتھروں کے درمیان بنے ہوئے رخنوں میں دبا دیا اور پھر اس نے ریموٹ سے سمال بنکر کا سامنے بنا ہوا خلاء ہاکرس ریز سے بند کر دیا۔ وہ سب خاموشی سے عمران کو یہ سب کرتے دیکھ رہے تھے۔

”یہ سب کیا ہے۔ ان منی راڈز کو تم نے اس طرح پتھروں میں کیوں رکھا ہے۔ کیا ہو گا ان سے“...... جولیا سے رہا نہ گیا تو وہ عمران سے پوچھ بیٹھی۔ باقی سب کے چہروں پر بھی تجسس کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”یہ منی راڈز، منی ڈائنا مائٹس ہیں۔ چند لمحوں بعد راڈز زور دار دھماکوں سے پھٹیں گے اور ہمارے اردگرد موجود پتھر غائب ہو جائیں گے اور سمال بنکر پر پڑا ہوا ملبہ بھی اڑ جائے گا اور سمال بنکر اوپن کیا جا سکے گا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ان دھماکوں سے باہر موجود ڈی فورس ضرور چونک پڑے گی۔

ان دھماکوں کی وجہ معلوم کرنے کے لئے وہ اس پہاڑی کی

طرف متوجہ ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے یہاں کھدائی کی تو انہیں سمال بنکر ضرور نظر آ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو۔ میرا مطلب ہے وہ یہاں کھدائی کرنے کے لئے نہ آئے تو“...... جولیا نے کہا۔

”میرے پاس ایسے بہت سارے راڈز ہیں۔ میں ان راڈز سے بنکر کے اردگرد دھماکے کرتا رہوں گا۔ ان دھماکوں سے کسی طرف اتنا راستہ ضرور بن جائے گا کہ ہم بنکر کھول کر باہر نکل سکیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا ان ڈائنا مائٹس راڈز سے بنکر کو نقصان نہیں پہنچے گا“۔ خاور نے پوچھا۔

”جس سمال بنکر کو ٹرپل سیون میزائل نقصان نہیں پہنچا سکا۔ اسے بھلا منی ڈائنا مائٹس کیا نقصان پہنچائیں گے“...... عمران نے ہنس کر کہا۔

”لیکن آپ نے کہا تھا کہ اس سمال بنکر سمیت ہی ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتے ہیں۔ یہ کیسے ہو گا“...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”ایسا تب ہو گا جب ہم ڈی فورس کی نظروں میں آ جائیں“۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل خاموش ہو گیا پھر تین منٹ بعد اچانک انہیں زور دار دھماکوں کے ساتھ سامنے آگ کے شعلے پھیلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یکے بعد دیگرے چار دھماکے ہوئے تھے۔ دھماکوں سے سامنے موجود پتھر دھول بن کر اڑ گئے تھے اور انہیں ہر طرف

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

دھول ہی دھول دکھائی دے رہی تھی۔ عمران کی ریسٹ واچ کا ڈائل روشن تھا۔

اس روشنی میں انہیں دھول اڑتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد جب دھول کم ہونا شروع ہوئی تو انہیں سامنے کی طرف سے دن کی روشنی دکھائی دینے لگی۔ منی ڈائنا مائٹس راڈ نے سمال بنکر پر پڑا ہوا سارا ملبہ تو نہیں ہٹایا تھا لیکن جس حصے سے انہیں دن کی روشنی دکھائی دے رہی تھی وہاں اتنی جگہ ضرور بن گئی تھی کہ سمال بنکر کا وہ ایک حصہ کھول کر وہاں سے باہر ضرور نکل سکتے تھے۔

''گڈ شو۔ تم نے آخر کار ہمارے باہر جانے کا راستہ بنا ہی لیا ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو عمران''...... جولیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ روشنی دیکھ کر باقی سب کے چہرے بھی مسرت سے کھل اٹھے تھے۔

''سمال بنکر کو کھولو تا کہ ہم باہر نکل سکیں''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی نہیں۔ انتظار کرو''...... عمران نے کہا۔ اس کی نظریں اس طرف جمی ہوئی تھیں جہاں روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد اسے وہاں چند نیوی کلر لباس والے ڈی فورس کے افراد دکھائی دیئے جو مشین گنیں ہاتھ میں لئے ڈرتے ڈرتے اس طرف آ رہے تھے۔ مسلح افراد کو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ باقی سب بھی ان افراد کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''کیا یہ سمال بنکر کو یہاں سے نکالیں گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''انہیں نکالنا تو چاہئے''...... عمران نے کہا۔ مسلح افراد نے شاید سمال بنکر دیکھ لیا تھا۔ وہ کافی فاصلے پر رک گئے تھے پھر ایک اور آدمی وہاں آیا اور آگے آ کر غور سے بنکر کو دیکھنے لگا۔

''یہ تو فولادی کنٹینر ہے۔ یہ یہاں کیسے آ گیا''...... اس شخص کی انہیں حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''معلوم نہیں۔ چند لمحے قبل اس طرف دھماکے ہوئے تھے۔ دھماکوں کے بعد ہی ہمیں یہ کنٹینر دکھائی دیا ہے''...... دور کھڑے ایک اور شخص نے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے ان افراد کی باتیں سن رہے تھے۔ سمال بنکر کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ اس میں موجود افراد باہر کی آوازیں سن سکتے تھے لیکن باہر موجود افراد بنکر کے اندر موجود افراد کی آوازیں نہیں سن سکتے تھے چاہے بنکر میں موجود افراد چیخ و پکار ہی کیوں نہ کر رہے ہوں یا بنکر کی دیواریں پیٹ رہے ہوں۔

''لیکن اس کنٹینر میں ہے کیا اور یہ آیا کہاں سے ہے''...... اس شخص نے کہا۔

''شاید یہ کنٹینر انہی پاکیشیائی ایجنٹوں نے یہاں رکھا ہو اور وہ ہم سے بچنے کے لئے اس میں چھپ گئے ہوں''...... دوسرے آدمی نے قریب آ کر کہا۔

''نہیں۔ اتنا بڑا کنٹینر بھلا وہ لوگ یہاں کیسے لا سکتے ہیں۔ کرنل

Downloaded from https://paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کارتھی صاحب نے کہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ، کرنل گھنشام کے ہیلی کاپٹر میں یہاں اترے تھے۔ انہوں نے کرنل گھنشام کو ہلاک کر کے ایک غار میں پھینک دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ ایسا کوئی کنٹینر نہیں تھا اور یہ کنٹینر اتنا بڑا ہے جسے وہ لوگ اٹھا کر تو کیا ہیلی کاپٹر سے لٹکا کر بھی یہاں تک نہیں لا سکتے تھے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ کنٹینر ضرور یہاں پہلے سے ہی موجود تھا''...... اس آدمی نے کہا۔

''تو کیا ہم اسے یہاں سے نکالیں۔ ہو سکتا ہے مجرم کنٹینر دیکھ کر اس میں ہی چھپ گئے ہوں''...... دوسرے شخص نے کہا۔

''ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ لوگ اس کنٹینر میں ہیں تب بھی ان کے زندہ بچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ کنٹینر چاروں طرف سے سیلڈ معلوم ہو رہا ہے اور سیلڈ کنٹینر میں کوئی انسان آکسیجن کے بغیر زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا''...... اس شخص نے کہا۔

''پھر بھی ہمیں کوئی رسک نہیں لینا چاہئے۔ ہم کنٹینر کو بموں سے تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی زندہ بھی ہو گا تو مارا جائے گا''...... دوسرے شخص نے کہا۔

''ہاں واقعی وہ خطرناک افراد ہیں۔ ہمیں کنٹینر کو یہاں سے نکالنے کی بجائے اسے تباہ کر دینا چاہئے''...... دوسرے شخص نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس پر ڈبل ہنڈرڈ کے دو بم لگا دو۔ ڈبل ہنڈرڈ

بم سے کنٹینر تباہ ہو جائے گا اور پھر ہم دیکھیں گے کہ اس میں کیا تھا''...... پہلے شخص نے کہا اور اس کا ایک ساتھی سر ہلا کر مڑا اور تیزی سے ایک طرف دوڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش تھے۔ عمران نے لباس کی ایک خفیہ جیب سے ایک کیلکولیٹر جیسا سیل فون نکالا اور اس نے اس سیل فون کے اوپر والے حصے سے ایک چھوٹا سا ایریل باہر نکال لیا پھر اس نے سیل فون کے مختلف بٹن پریس کئے تو سیل فون کا ڈسپلے آن ہو گیا۔

عمران کا انگوٹھا بٹنوں پر مسلسل حرکت کر رہا تھا۔ ڈسپلے پر بے شمار نمبر ابھر آئے تھے پھر عمران نے سیل فون کا ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا تو ڈسپلے سے نمبر غائب ہو گئے اور ڈسپلے سکرین چمکنے لگی۔ عمران نے ایریل کا رخ اس شخص کی طرف کر دیا جو کنٹینر سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اسی لمحے سکرین کا رنگ بدلا تو عمران نے فوراً سرخ رنگ کے بٹن پر انگوٹھا پریس کر دیا۔ اس بار ڈسپلے سکرین پر چند مخصوص نمبر ابھر آئے تھے۔

''بن گیا کام''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا کام۔ اور یہ کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ سیل فون نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سرچ کرنے والا سائنسی آلہ ہے۔ اس سے دوسرے سیل فون کے نمبر اور ٹرانسمیٹرز کی فریکوئنسیوں کا پتا لگایا جا سکتا ہے۔ میں نے اس شخص کے پاس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

موجود اس کے ایک ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی حاصل کی ہے جو اس کی جیب میں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر فریکوئنسی۔ اس سے کیا ہوگا"..... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دیکھتے جاؤ بس"..... عمران نے مسکرا کر کہا پھر اس نے اس آلے کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے انہوں نے باہر موجود شخص کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز نکلتے سنی۔ وہ آدمی چونک پڑا تھا۔ اس نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"اب تم میں سے کوئی نہیں بولے گا"..... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے آلہ اپنے منہ کے پاس کیا اور ایک بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے انہوں نے باہر موجود شخص کو ٹرانسمیٹر آن کرتے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ باہر موجود آدمی کچھ کہتا، عمران نے فوراً آواز بدل کر بولنا شروع کر دیا۔

"شیکھر۔ شیکھر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور"۔ عمران نے تیز آواز میں کہا اور باہر موجود شخص جو کچھ بولنے ہی لگا تھا یہ آواز سن کر خاموش ہو گیا۔

"دلیس لال چند۔ میں تمہاری آواز سن رہا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے دوسری آواز میں کہا۔

"میں نے تمہیں ٹائی وان پہاڑیوں میں ہونے والے آپریشن

کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی ہے۔ اوور"..... عمران نے پہلی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اطلاع ملی ہے کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں ڈی فورس کا حملہ ہوا ہے اور وہاں شنوائے ہیلی کاپٹر میں بے شمار بلیو سپائیڈرز کو ڈراپ کیا گیا ہے۔ اوور"..... عمران نے دوسری آواز میں کہا۔

"بیس کیمپ سے میں نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں چند پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ڈی فورس کو وہاں کارروائی کے لئے بھیجا گیا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ڈی فورس نے ان ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود پہاڑیوں کو بھی بموں اور میزائلوں سے تباہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں شاید ہی ایسی کوئی پہاڑی موجود ہو جو ڈی فورس نے تباہ نہ کی ہو۔ اوور"..... عمران نے پہلی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ڈی فورس نے ڈی سکس پہاڑی تباہ کر دی تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی۔ ہم نے ڈی سکس پہاڑی میں وہ سپال بنکر چھپا رکھا ہے جس میں ہارمائیٹ موجود ہے۔ اوور"..... عمران نے دوسری آواز میں کہا اور اس کی بات سن کر باہر موجود شخص بری طرح سے چونک پڑا۔ جیسے وہ ہارمائیٹ کے بارے میں جانتا ہو۔ عمران جس طرح آواز بدل بدل کر باتیں کر رہا تھا باہر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

موجود شخص کو یوں لگ رہا تھا جیسے دو افراد کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی اس کے ٹرانسمیٹر نے کیچ کر لی ہو اور وہ ان دونوں کی باتیں سن رہا ہو اسی لئے وہ خاموش تھا بلکہ اس نے اپنے قریب کھڑے مسلح افراد کو بھی خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہی پریشانی ہے۔ ہم بڑی مشکلوں سے وائٹ پرل پاکیشیا سے چوری اور سمگل کر کے یہاں لائے تھے۔ احتیاط کے طور پر ہم نے سال بنکر جس میں بارمائیٹ موجود ہے ٹائی وان کی ڈی سکس پہاڑی میں چھپا دیا تھا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم کچھ عرصہ خاموش رہیں گے اور پھر کافرستانی حکومت سے وائٹ پرل کے لئے بات کریں گے۔ کافرستان کو وائٹ پرل کی اہمیت کا علم ہے۔ اسی وائٹ پرل کے لئے پاکیشیا میں ہارڈ ماسٹر اور مادام چندرا دیوی گئی تھیں لیکن وہ وائٹ پرل حاصل نہیں کر سکے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

پاکیشیا میں پہاڑی سے وائٹ پرل نکال کر فوجی محاصرے میں سال بنکر میں دارالحکومت لے جایا جا رہا تھا۔ اس وقت سال بنکر کی نگرانی کرنے والے افراد کی تعداد بے حد کم تھی۔ موقعے کا فائدہ اٹھا کر ہم نے ان پر حملہ کر دیا تھا اور ہم ٹرک سال بنکر سمیت خفیہ راستوں سے کافرستان لے آئے تھے۔ جس اثاثے کو ہارڈ ماسٹر اور مادام چندرا دیوی حاصل نہیں کر سکے تھے وہ ہم نے حاصل کر لیا تھا تاکہ ہم وائٹ پرل کافرستان کو دے کر اس کے بدلے کروڑوں

ڈالرز کما سکیں لیکن اب وہاں ڈی فورس نے حملہ کر دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی بمباری کی زد میں وہ سال بنکر بھی آ جائے جس میں وائٹ پرل موجود ہے۔ اوور''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ میں نے سال بنکر چیک کیا تھا۔ وہ بے حد ہارڈ ہے۔ اس پر بموں اور میزائلوں کا کوئی اثر نہیں ہو گا لیکن خدشہ اس بات کا ہے کہ پہاڑی تباہ ہونے کی صورت میں سال بنکر پہاڑی کے نیچے دفن ہو جائے گا جسے بعد میں نکالنے کے لئے ہمیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوور''...... عمران نے شیکھر کی آواز میں کہا۔

''مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ سال بنکر کہیں ڈی فورس والوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ ڈی فورس لی ہاگ ایجنسی کے تحت کام کرتی ہے۔ اگر لی ہاگ کو پتا چل گیا کہ سال بنکر میں وائٹ پرل ہے تو وہ اسے وہاں سے فوراً اٹھوا لے گا اور پھر ہماری ساری محنت اکارت جائے گی۔ کافرستان کو مفت میں ہی وائٹ پرل مل جائے گا اور ہم یہاں ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ اوور''...... عمران نے پہلی آواز میں کہا اور ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔ وہ غور سے باہر کھڑے شخص کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ اس شخص کے چہرے پر حیرت کے ساتھ مسرت کے بھی تاثرات نمایاں ہو رہے تھے اور وہ بار بار سال بنکر کی طرف دیکھ رہا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"پھر تم بتاؤ کیا کرنا ہے۔ اوور"...... عمران نے شیکھر کی آواز میں کہا۔

"فی الحال خاموش رہنے کے سوا ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ہم ڈی فورس کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے۔ بس تم دعا کرو کہ ڈی فورس جلد سے جلد ٹائی وان پہاڑیوں سے نکل جائے اور انہیں سال بنکر کا پتا نہ چلے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی اب ڈی فورس کے جانے تک کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ او کے۔ میں پھر تم سے رابطہ کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے پہلی آواز میں کہا اور اس نے ساتھ ہی ایک بٹن پریس کر کے آلے کو آف کر دیا۔

"ویری گڈ عمران صاحب۔ آپ نے واقعی زبردست چال چلی ہے۔ دو آدمیوں کی آوازوں سے آپ نے اس شخص کو ایسا تاثر دیا ہے جیسے دو سمگلر آپس میں باتیں کر رہے ہوں اور ان کی کال اس آدمی کے ٹرانسمیٹر میں چیک ہو گئی ہو۔ ویری گڈ۔ ریئلی ویری گڈ۔ آپ واقعی جینئیس ہیں۔ ہنڈرڈ پرسنٹ جینئیس"...... عمران کو آلہ آف کرتے دیکھ کر صفدر نے عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

باقی سب بھی عمران کی ذہانت کی تعریف کرنے لگے جس نے واقعی بڑی مہارت، چالاکی اور ذہانت سے باہر موجود ڈی فورس کے بلیو سپائیڈر کی نہ صرف سائنسی آلے سے فریکوئنسی حاصل کر لی تھی بلکہ اس کے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے دو مختلف آوازوں سے اسے احمق

بھی بنا دیا تھا اور وہ شخص یہی سمجھ رہا تھا کہ اس نے دو دوسرے ٹرانسمیٹر کی کالیں سنی ہیں۔ اسی لمحے ایک بلیو سپائیڈر بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں دو جدید ساخت کے بم تھے۔

"میں ڈبل ہنڈرڈ بم لے آیا ہوں۔ یہ دو بم اس کنٹینر کو اڑانے کے لئے کافی ہوں گے"...... اس شخص نے کہا۔

"یہ کنٹینر نہیں سال بنکر ہے احمق"...... اس شخص نے کہا جس نے ٹرانسمیٹر کال سنی تھی۔

"سال بنکر۔ میں سمجھا نہیں"...... اس شخص نے کہا جو ڈبل ہنڈرڈ بم لایا تھا۔

"تم کچھ نہ ہی سمجھو تو بہتر ہے"...... ٹرانسمیٹر کال سننے والے نے کہا۔

"تو کیا اس کنٹینر۔ میرا مطلب ہے سال بنکر کو تباہ نہیں کرنا"۔ بم والے شخص نے کہا۔

"نہیں۔ اس سال بنکر میں مجرم نہیں ہیں۔ اس میں ایک قیمتی چیز ہے۔ بہت قیمتی چیز"...... اس نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا پھر اس نے اپنے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ایک بٹن دبایا اور دوسری طرف کال دینے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پربھاکر کالنگ فرام ٹائی وان ایریا۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور"...... اس نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔ اب وہ سال بنکر کے خاصا نزدیک آ گیا تھا اور کال دیتے ہوئے جگہ جگہ سے سال

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بنکر کو چھو کر چیک کر رہا تھا۔

''یس۔ کرنل کارتھی اٹنڈنگ۔ اوور''...... چند لمحوں بعد انہوں نے ایک بھاری آواز سنی۔

''میجر پربھارکر بول رہا ہوں جناب۔ آپ کو ایک اہم اطلاع دینی ہے۔ اوور''...... اس شخص نے کہا جس کا نام پربھارکر تھا۔

''کیسی اطلاع۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے پوچھا۔

''نائی وان کی ایک پہاڑی میں ہمیں ایک سال بنکر ملا ہے جناب۔ بنکر ہارڈ اور سیلڈ ہے۔ اوور''...... پربھارکر نے کہا۔

''سال بنکر۔ کیا مطلب۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''جی ہاں جناب۔ ہم نے آپ کے جانے کے بعد مزید چند پہاڑیوں کو تباہ کیا تھا پھر ہم نے فائرنگ بند کر دی تھی اور مجرموں کی لاشوں کی تلاش کے لئے سرچنگ آپریشن کر رہے تھے کہ اچانک ایک پہاڑی میں زور دار دھماکے ہونا شروع ہو گئے۔ ان دھماکوں سے ہم اس پہاڑی کی طرف متوجہ ہو گئے۔ زور دار دھماکوں نے پہاڑی کا اگلا حصہ بری طرح سے تباہ کر دیا تھا۔ ہم یہی سمجھے تھے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں چھپے ہوئے ہیں اور انہوں نے ہی دھماکے کئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے پہاڑی کو گھیرے میں لے لیا۔ ہم پہاڑی میں ہونے والے دھماکوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ

ہمیں ملبے میں ایک بہت بڑا کنٹینر دکھائی دیا جو روشنی میں چمک رہا تھا۔ پہلے تو ہم اس کنٹینر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ ہمیں پہاڑی کے نیچے اس کنٹینر کے ہونے کا مقصد سمجھ میں نہیں آ رہا تھا پھر ہمیں خیال گزرا کہ کہیں اس کنٹینر میں پاکیشیائی ایجنٹ نہ چھپے ہوئے ہوں اس لئے ہم نے اس کنٹینر کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن ابھی ہم کنٹینر تباہ کرنے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ اچانک میرے پاس موجود سی جی ون ٹرانسمیٹر کی سیٹی بجنے لگی۔ میں سمجھا کہ رپورٹ کے لئے آپ نے کال کی ہو گی۔ میں نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے آپ کی بجائے مجھے ایک انجانی آواز سنائی دی۔ پھر دوسری آواز سن کر میں خاموش ہو گیا۔ کال میرے ٹرانسمیٹر پر نہیں کی گئی تھی۔ وہ کال دوسرے دو ٹرانسمیٹر پر کی جا رہی تھی جن میں سے کسی ایک ٹرانسمیٹر کی کال میرے ٹرانسمیٹر نے کیچ کر لی تھی۔ اوور''...... پربھارکر نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر جن دو سمگلروں کی گفتگو سنی تھی۔ وہ حرف بہ حرف دوہرانی شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔

''اس کا مطلب ہے کہ سمگلروں کے ذریعے ہی سہی وائٹ پرل آخر کار کافرستان پہنچ ہی گیا ہے جسے لانے میں ہارڈ ماسٹر اور چندرا دیوی ناکام ہو گئے تھے۔ اوور''...... ساری تفصیل سن کر دوسری طرف سے کرنل کارتھی کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"جی ہاں جناب۔ مادام چندرا دیوی میری کزن تھی۔ اس نے جانے سے قبل مجھے بتایا تھا کہ وہ اور ہارڈ ماسٹر پاکیشیا جا رہے ہیں۔ وہاں وائٹ پرل یا ہارمائیٹ کی شکل میں ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے جو اگر کافرستان آ جائے تو کافرستان کا دفاع ناقابل تسخیر ہو سکتا ہے۔ ہارمائیٹ کے اگر عام انسانوں کو انجکشن لگا دیئے جائیں تو ایٹمی وار میں ان پر کسی تابکاری کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ اسی لئے جب ان سمگلروں نے ہارمائیٹ کا نام لیا تو میں چونک پڑا تھا۔ اوور"...... پربھارکر نے کہا۔

"اب وہ کنٹینر۔ میرا مطلب ہے سالِ بنکر کہاں ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے پوچھا۔

"میرے سامنے ہی ہے جناب۔ آدھے سے زیادہ ملبے میں دھنسا ہوا ہے۔ اوور"...... پربھارکر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ اسے فوراً باہر نکالو۔ میں ایک شنوائے ہیلی کاپٹر بھیج رہا ہوں۔ تم سب مل کر سال بنکر کو ہیلی کاپٹر میں رکھوا دینا۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ وائٹ پرل کا سن کر وہ بے حد خوش ہوں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے کہا اور عمران کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آ گئی۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ ہیلی کاپٹر بھیج دیں۔ تب تک میں ملبے سے بنکر نکلوا لوں گا۔ اوور"...... پربھارکر نے کہا۔

"ان مجرموں کا کچھ پتا چلا۔ اوور"...... کرنل کارتھی نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ہم نے ہر جگہ چھان ماری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میزائلوں سے ہم نے جو پہاڑیاں تباہ کی ہیں۔ وہ سب انہی پہاڑیوں میں ہی دفن ہو گئے ہیں۔ اوور"...... پربھارکر نے پریقین لہجے میں کہا اور ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں ابھر آئیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پاکیشیا کے پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے ایک ہنگامی کال کی تھی جس میں پاکیشیا کے حکومتی نمائندوں سمیت تمام سیاسی شخصیات، اکانومسٹ، میڈیا کے نمائندوں سمیت کئی بیورو اور ٹیکنو کریٹس کو بھی بلایا گیا تھا۔ اس ہنگامی میٹنگ کا ایجنڈا ہیون ویلی رکھا گیا تھا۔

ان دنوں کافرستان سے ہیون ویلی کے حوالے سے بے حد اہمیت کے حامل بیانات آ رہے تھے۔ کافرستان کا رویہ ہیون ویلی کے حوالے سے بے حد نرم اور مثبت تھا۔ کافرستان ان دنوں ایسے بیانات دے رہا تھا جس سے لگتا تھا کہ کافرستان، ہیون ویلی والوں کو آخر کار ان کا حق دینے کے لئے آمادہ ہو گیا تھا۔ اس سلسلے میں کافرستانی حکام نے پاکیشیائی نمائندوں سے بھی بات کی تھی اور کافرستان جو ہیون ویلی کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے ثالث

کے طور پر کسی ملک کو ساتھ ملانے کے لئے رضامند ہی نہیں ہوتا تھا۔ اب خود ہی دوسرے ممالک سے رابطہ کر رہا تھا بلکہ خاص طور پر اقوام متحدہ سے کافرستان بار بار اپیل کر رہا تھا کہ اس معاملے کو اب زیادہ طول نہ دیا جائے اور جلد سے جلد ایک ایسی انٹرنیشنل کانفرنس بلائی جائے جس میں ہیون ویلی کے تحریک آزادی کے نمائندوں سمیت پوری دنیا کے مندوبین اور خاص طور پر دنیا کے میڈیا کے نمائندوں کو بلایا جائے اور اس انٹرنیشنل کانفرنس میں ہیون ویلی کا مسئلہ حتمی طور پر حل کر دیا جائے۔ کافرستان کا کہنا تھا کہ وہ یہ حق ہیون ویلی والوں کے نمائندوں کو دینا چاہتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید پر فیصلہ کریں کہ خود ارادیت کے طور پر وہ کیا چاہتے ہیں۔ کیا وہ پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں یا کافرستان سے یا پھر وہ ہیون ویلی کو ایک الگ اور خود مختار ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں کافرستان میں ہیون ویلی کے اہم نمائندوں سے بھی کئی اہم میٹنگز کی گئی تھیں۔ ان میٹنگز میں پاکیشیا کے نمائندوں کو بھی بلایا گیا تھا جن میں وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سمیت دیگر اہم شخصیات نے بھی شرکت کی تھی۔

ان میٹنگز سے پاکیشیائی اور ہیون ویلی کے نمائندوں کو یہ یقین دلایا گیا تھا کہ کافرستان اس معاملے کو انتہائی سیریس لے رہا ہے۔ اس میں کافرستان کی کوئی چال، ان کا کوئی مفاد اور ان کی طرف سے کوئی دھوکہ دہی والی بات نہیں ہے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کافرستان بار بار انٹرنیشنل کانفرنس بلانے پر ہی زور دے رہا تھا جس کے لئے پاکیشیائی اور ہیون ویلی کے نمائندے نیم رضامند ہوگئے تھے۔ پاکیشیا کا اصرار تھا کہ اگر کافرستان انٹرنیشنل کانفرنس بلانے کا خواہاں ہے تو انٹرنیشنل کانفرنس اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر جنیوا میں منعقد کرائی جائے جس میں ہیون ویلی کے عوامی نمائندوں سمیت پوری دنیا کی اہم شخصیات کو بلایا جائے گا لیکن اس سلسلے میں کافرستان ہٹ دھری سے کام لے رہا تھا۔

کافرستان انٹرنیشنل کانفرنس کافرستان میں ہی منعقد کرانا چاہتا تھا۔ کاز کے طور پر کافرستان اسے سیکورٹی رسک کا بھی نام دے رہا تھا اور یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ کافرستان کی خواہش ہے کہ یہ تاریخی فیصلہ کافرستان میں ہی کیا جائے۔

ہیون ویلی سے ابتدائی طور پر چند فوجی دستوں کو بھی نکال لیا گیا تھا جس سے ہیون ویلی میں خوشی کی لہریں دوڑ گئی تھیں اور عوامی نمائندوں نے انہیں جو امید دلائی تھی اب ہیون ویلی کے باشندوں کو اپنی دلی مراد پوری ہوتی نظر آ رہی تھی اور انہیں باور کرا دیا گیا تھا کہ بہت جلد ہیون ویلی میں آزادی کا سورج روشن ہو گا جس سے ان پر چھائے ظلم وستم کے بادل چھٹ جائیں گے اور وہ آزاد پرندوں کی طرح کھلی فضاؤں میں سانس لے سکیں گے۔

پاکیشیا کی خوشیاں اور امنگیں چونکہ ہیون ویلی والوں کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں اس لئے پاکیشیا اس معاملے کو اور زیادہ طول نہیں

دینا چاہتا تھا۔ پاکیشیا کے حکومتی نمائندوں اور عوام کو ہیون ویلی والوں کی خوشیاں عزیز تھیں اس لئے آج پاکیشیا کے پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں پریذیڈنٹ صاحب نے میٹنگ بلا لی تھی کہ کافرستان کو انٹرنیشنل کانفرنس کافرستان میں بلانے کی اجازت دی جائے یا ان پر یہی دباؤ ڈالا جائے کہ یہ کانفرنس جنیوا میں اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر میں منعقد کی جائے۔

کانفرنس ہال میں تمام مندوبین پہنچ چکے تھے۔ میڈیا والوں کی بھی وہاں کوئی کمی نہیں تھی۔ اس کانفرنس میں تمام سیاسی نمائندے موجود تھے۔ ان سب کی چونکہ ہیون ویلی والوں کے لئے دلی ہمدردیاں تھیں اس لئے وہ سب سیاسی اختلافات بھلا کر اور سیاست سے بالاتر ہو کر یہاں پہنچے تھے۔

صدر مملکت کے ہال میں آتے ہی تمام افراد اپنی اپنی نشستوں پر ان کے احترام میں کھڑے ہوگئے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے ہال میں موجود حاضرین اور گھروں میں موجود ٹی وی چینلز کے ناظرین کو سلام کیا اور اپنی مخصوص نشست پر براجمان ہو گئے۔ میٹنگ کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے کیا گیا اور پھر قاری صاحب نے تلاوت کا باقاعدہ ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد میٹنگ کا آغاز کر دیا گیا۔

پریذیڈنٹ صاحب نے حاضرین کے سامنے تمام صورتحال رکھتے ہوئے انہیں کافرستان میں ہونے والے۔ پاکیشیائی نمائندوں کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

میٹنگ پر بھی بریف کیا اور پھر انہوں نے حاضرین کو باقاعدہ مباحثے کی اجازت دے دی۔

"جناب صدر۔ کیا آپ اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ ہیون ویلی کو آزادی کا حق دینے کا فیصلہ کافرستان کا حتمی فیصلہ ہے"۔ سیاسی جماعت کے ایک مخالف لیڈر نے صدر مملکت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کافرستان نے اب تک پاکیشیائی نمائندوں سے جو بات چیت کی ہے اس حوالے سے دیکھا جائے تو اس بار کافرستان اس معاملے میں انتہائی سنجیدہ نظر آتا ہے۔ صرف پاکیشیائی نمائندوں سے ہی نہیں کافرستان نے اس مسئلے کے حل کے لئے اقوام متحدہ سمیت کئی ممالک سے بھی مشورہ کیا تھا۔ میری اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اور دوسرے ممالک کے سربراہوں سے بھی بات ہوئی تھی۔ کافرستان ان سب سے باقاعدہ رابطے میں ہے اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کافرستان اس ایشو کے لئے واقعی سنجیدہ ہے"۔ پریذیڈنٹ صاحب نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ہیون ویلی کا ایشو پچھلی چھ دہائیوں سے چلا آ رہا ہے۔ ہماری انتہائی کوششوں کے باوجود کافرستان ہماری ایک نہیں سنتا تھا۔ ہیون ویلی پر اس کا مکمل ہولڈ تھا۔ کافرستانی فوج وہاں دھڑلے سے موجود تھی اور اپنی من مانیاں کر رہی تھی پھر اب ایسا کیا ہو گیا ہے کہ کافرستان اس ایشو کو جلد سے جلد ختم کرنا چاہ رہا ہے۔ نہ صرف

ہیون ویلی سے کافرستانی فوج کا انخلاء کیا جا رہا ہے بلکہ ہیون ویلی کے باشندوں کو ان کا خود ارادیت کا حق بھی دیا جا رہا ہے"...... ایک اور سیاسی لیڈر نے نکتہ اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے شاید ہماری کوششیں اور ہیون ویلی والوں کے شہیدوں کا خون رنگ لا رہا ہے پھر ہم نے بین الاقوامی طور پر بھی اس ایشو کو پوری دنیا کے سامنے عیاں کر رکھا ہے اور ہیون ویلی کے باشندوں پر کافرستانی فوج کے ظلم وستم اور بربریت کے فوٹیج دنیا کے سامنے پیش کئے جس پر کئی ممالک نے خفیہ طور پر ہیون ویلی میں جا کر تحقیقات کیں تب انہیں یقین ہوا کہ ہم غلط نہیں ہیں اور ہیون ویلی کے لئے ہم جو آواز بلند کرتے ہیں وہ حق اور سچ کی آواز تھی جس پر ان ممالک نے کھل کر ہماری حمایت کرنی شروع کر دی تھی اور انہوں نے باقاعدہ کافرستان پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا۔ بین الاقوامی دباؤ سے کافرستان کے امن مشن پر ہر طرف سے انگلیاں اٹھائی جا رہی تھیں اور جب بین الاقوامی دباؤ بڑھتا ہے تو ظاہر ہے اس کے ردعمل کے طور پر کچھ تو سامنے آتا ہے۔ ہماری کوششوں اور عالمی دباؤ نے کافرستان کو مجبور کر دیا تھا اور کوئی تنازع حل ہو یا نہ ہو لیکن ہیون ویلی کا مسئلہ ضرور حل کر دیا جائے تاکہ ان پر بڑھتا ہوا عالمی دباؤ ختم ہو جائے"...... صدر مملکت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ہیون ویلی کی تحریک آزادی کے نمائندگان سے بھی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بات کی ہو گی۔ وہ کیا کہتے ہیں کیا وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ کافرستان اس مسئلے کو حقیقی طور پر حل کرنے کے لئے سنجیدہ ہے''...... ایک سینئر جرنلسٹ نے سوال کیا۔

''تحریک آزادی کے نمائندگان ہر طرح سے مطمئن ہیں۔ کافرستان انہیں ہر طرح کی آزادی دینے کا یقین دلا رہا ہے البتہ بعض سیاسی عناصر انہیں ڈھکے چھپے لفظوں میں کافرستان سے الحاق کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ ان عناصر کا تحریک آزادی کے نمائندگان کو ورغلانے کا مقصد کوئی بھی ہو لیکن ان کے بیانات اور ان کے انداز سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ جلد، بہت جلد ہیون ویلی میں آزادی کا ایک نیا سورج طلوع ہونے والا ہے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''ہیون ویلی میں حالات جاننے کے لئے ہمارے اپنے ذرائع بھی ہیں جناب صدر۔ ہمارے نوٹس میں آیا ہے کہ ہیون ویلی میں جہاں خود ارادیت اور آزادی کی باتیں کی جا رہی ہیں وہاں چند مخصوص ٹولے اس بات کا بھی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ انٹرنیشنل کانفرنس جسے آزادی کانفرنس کا نام دیا گیا ہے اس میں یہ اعلان کیا جائے گا کہ ہیون ویلی کو کافرستان کا حصہ بنایا جائے اور ہیون ویلی کی ترقی کے لئے وہاں بے شمار انڈسٹریاں بھی لگائی جائیں گی اور کافرستان کی تمام مراعات بھی ہیون ویلی کو حاصل ہو جائیں گی۔ اس سلسلے میں تحریک آزادی کے چند لیڈر بھی ڈھکے چھپے لفظوں میں

ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق کرنے کا کہہ رہے ہیں''...... اسی جرنلسٹ نے کہا جس نے صدر مملکت سے سوال کیا تھا۔

''دنیا کے ہر ملک میں اچھے اور برے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ سیاسی پارٹیوں کا بھی اس میں برابر کا ہاتھ ہوتا ہے۔ کچھ مثبت انداز میں سوچتے ہیں اور کچھ منفی انداز میں۔ مگر ہمیں اس بات کی فکر نہیں ہے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''جناب صدر۔ ہیون ویلی کے عوامی نمائندوں نے کیا آپ کو یہ عندیہ دیا ہے کہ وہ پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں''...... ایک غیر ملکی جرنلسٹ نے سوال کیا۔

''نہیں۔ اس سلسلے میں نہ انہوں نے ہم سے بات کی ہے اور نہ ہم نے ان سے۔ ہماری شروع سے ہی یہی خواہش تھی اور ہے کہ ہیون ویلی کو خود مختاری دی جائے۔ انہیں خود ارادیت کا حق دیا جائے۔ وہ پاکیشیا سے الحاق کریں یا کافرستان سے یا پھر وہ الگ خود مختار ریاست قیام میں لائیں۔ یہ ان کی خواہش اور ان کے جذبات پر منحصر ہے۔ ہمارے لئے یہی خوشی کی بات ہے کہ خدا خدا کر کے کفر ٹوٹا اور کافرستان، ہیون ویلی کے عوام کو آزادی کانفرنس کی میز تک لانے کے لئے راضی ہوا''...... صدر مملکت نے کہا۔

''اگر ہیون ویلی کے عوام نے کافرستان سے الحاق کا اعلان کر دیا تو آپ کا ردعمل کیا ہو گا جناب صدر''...... ایک کافرستانی نمائندے نے کہا جو خصوصی طور پر اس کانفرنس میں شریک ہوا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

”اگر ہیون ویلی والوں کی خواہش ہو گی۔ ان پر کوئی دباؤ نہیں ہو گا اور وہ کافرستان سے الحاق کر کے آزاد اور خود مختار رہیں گے تو ہمیں بھلا اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ جب ہمیں اعتراض نہیں ہو گا تو کسی ردِعمل کا سوال ہی نہیں اٹھتا“...... صدر مملکت نے ذہانت اور بردباری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ درست ہے کہ ہم ہیون ویلی کے عوام کی خوشی چاہتے ہیں۔ انہیں ظلم و ستم اور تکلیفوں سے نجات مل جائے اور وہ چین اور سکون کی زندگی بسر کریں لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کافرستان انٹرنیشنل آزادی کانفرنس کافرستان میں ہی کرانے پر کیوں بضد ہے۔ کیا اس کے پیچھے کافرستان کا کوئی خاص پلان ہے یا کافرستان ہیون ویلی اور دنیا کے دیگر نمائندوں کے سامنے کوئی نیا کھیل کھیلنا چاہتا ہے تاکہ ان کا بھرم بھی بنا رہے اور ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں آ گرے“...... ایک بزرگ سیاست دان نے کہا۔

”میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں“...... صدر مملکت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ظاہری بات ہے جناب صدر۔ کافرستان اگر آزادی کانفرنس اپنے ملک میں کرائے گا تو وہ کافرستان میں اپنے منتخب نمائندوں کو ہی بلائے گا۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ کافرستان کے رنگ میں رنگ جائیں اور انہی کی بولی بولیں۔ ہیون ویلی کے نمائندوں کو بھی کسی دباؤ میں رکھ کر ان سے اپنی مرضی کا بیان لیا جا سکتا ہے“۔

بزرگ سیاست دان نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میری اب تک کافرستانی حکام، ہیون ویلی کے نمائندوں اور دوسرے ممالک کے سربراہان سے جو بات چیت ہوئی ہے ان سب کے کہنے کے مطابق آزادی کانفرنس میں بولنے کا موقع سب کو دیا جائے گا لیکن آخر فیصلہ ہیون ویلی کے مخصوص نمائندے ہی کریں گے۔ ان کا فیصلہ حتمی ہو گا اور جہاں تک آپ اور ہم جانتے ہیں۔ ہیون ویلی کے سرفروش نمائندے جھکنے اور بکنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ ان کی اپنی یا ان کے خاندان کی زندگیاں بھی خطرے میں ہوں گی تب بھی وہ آزادی کانفرنس میں نہیں ہچکچائیں گے۔ وہ سب وہی فیصلہ سنائیں گے جو ان کے دل کا فیصلہ ہو گا اور ان کے عوام کا فیصلہ ہو گا“...... صدر مملکت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کافرستان آزادی کانفرنس کب بلائے گا“...... میڈیا کے ایک جرنلسٹ نے پوچھا۔

”اس سلسلے میں کافرستان نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سمیت دیگر ممالک سے بھی بات کی تھی۔ ہم سے زیادہ کافرستانی آزادی کانفرنس کی تاریخ لینے کے لئے بے چین ہیں۔ آزادی کانفرنس کی تاریخ لینے کی ذمہ داری کافرستان نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے کاندھوں پر ڈال رکھی ہے جس کے لئے وہ تمام ممالک سے رابطوں میں بھی ہیں اور انہوں نے مجھے بھی کال کر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from Paksociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے مشورہ کیا تھا۔ میں نے اسی لئے ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے تاکہ آپ سب کو اعتماد میں لیا جائے۔ آپ سے صلاح مشورے کئے جائیں اور پھر ہیون ویلی کی آزادی کے لئے آزادی کانفرنس کے انعقاد کے لئے حتمی تاریخ مقرر کر دی جائے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''کیا انہوں نے کوئی تاریخ دی ہے''...... ایک حکومتی نمائندے نے پوچھا۔

''ہاں۔ کافرستان اگلے ماہ کی دس تاریخ تک آزادی کانفرنس کا انعقاد چاہتا ہے۔ اگر ہم اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو ہاں کہہ دیں تو اگلے ماہ کی دس تاریخ ہیون ویلی کے عوام کی زندگیوں میں خوشیوں کے رنگ بھر سکتی ہے لیکن اگر ہم چاہیں تو اس تاریخ کو آگے پیچھے بھی کر سکتے ہیں۔ دوسرے ممالک سے زیادہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری ہماری بتائی ہوئی تاریخ کو ترجیح دینے کے لئے تیار ہیں''...... صدر مملکت نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو اگلے ماہ کی دس تاریخ کیوں۔ آزادی کانفرنس اس ماہ کی دس تاریخ کو بھی شروع کی جا سکتی ہے۔ آج یکم ہے اور اگلے نو روز تک کافرستان کانفرنس کے انعقاد کی تیاری کر سکتا ہے''...... ایک نامور سیاسی لیڈر نے کہا جو پاکیشیا کے اپوزیشن لیڈر بھی تھے۔

''ٹھیک ہے۔ آپ اس سلسلے میں صلاح مشورے کریں پھر ایک

حتمی تاریخ کے بارے میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو بتا دیا جائے گا''...... صدر نے کہا اور پھر کانفرنس ہال جیسے مچھلی منڈی بن گیا۔ تمام افراد مختلف تاریخوں کے حوالے سے بات کرنا شروع ہو گئے۔ تاریخوں اور ماہ کے حوالے سے نئی نئی اور پرانی روایات پر بحث کر کے وہ مختلف تاریخوں کی باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے بہت سے افراد صدر مملکت سے ہیون ویلی کے سلسلے میں سوالات بھی کر رہے تھے اور صدر مملکت ان کے سوالوں کے بڑی بردباری اور باوقارانہ انداز میں جواب بھی دے رہے تھے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

لی ہاگ تیز تیز چلتا ہوا ایک لفٹ کے پاس آیا اور اس نے دیوار کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد مترنم گھنٹی بجی اور اس کے سامنے ایک لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔

لفٹ میں سیاہ وردی میں ملبوس ایک نوجوان موجود تھا جس کے کاندھوں پر سیاہ رنگ کا مکڑا بنا ہوا تھا۔ اس نے لی ہاگ کو دیکھ کر اٹن شن ہوتے ہوئے اسے فوراً سیلوٹ کیا اور لی ہاگ خفیف سے انداز میں سر ہلا کر لفٹ میں آ گیا۔

"سیکنڈ فلور"...... لی ہاگ نے کہا تو لفٹ آپریٹر نے ہاتھ بڑھا کر سیکنڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوا۔ لفٹ کو خفیف سا جھٹکا لگا اور لفٹ نیچے بیٹھنے لگی پھر لفٹ کو ایک اور جھٹکا لگا اور لفٹ رک گئی۔ سامنے دروازہ کھلا اور لی ہاگ لفٹ سے نکل کر

باہر آ گیا۔ لفٹ کے باہر کرنل کارتھی اور چند سیاہ وردیوں میں ملبوس بلیک سپائیڈرز موجود تھے۔ لی ہاگ کو دیکھ کر ان سب کی ایڑیاں بج اٹھیں۔

"کہاں ہے سال بنکر"...... لی ہاگ نے کرنل کارتھی سے پوچھا۔

"میں نے اسے مرکزی ہال میں رکھوا دیا ہے جناب"...... کرنل کارتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ وکرم۔ کیا تم نے بنکر کی تمام چیکنگ کر لی ہے"۔ لی ہاگ نے کرنل کارتھی کے ساتھ کھڑے ایک نوجوان سے پوچھا جو لی ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کا انچارج تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"یس چیف۔ میں نے سائنسی آلات کی مدد سے بنکر کی مکمل چیکنگ کی ہے۔ بنکر میں مجھے کسی خطرناک مواد کے موجود ہونے کا کاشن نہیں ملا۔ میں نے بنکر کا ایکسرے مشین سے بھی جائزہ لیا تھا لیکن مجھے بنکر میں کسی بھی چیز کے ہونے کی تصویر نہیں ملی ہے"...... وکرم نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ بنکر خالی ہے"...... لی ہاگ نے چونک کر کہا اور ان دونوں کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ چار مسلح افراد فوراً ان کے عقب میں آ گئے۔

"نو چیف۔ بنکر میں کچھ ہے۔ بنکر وزنی بھی ہے اور اس کے اندر سموکل ریز سے کچھ موجود ہونے کا ثبوت بھی مل رہا ہے لیکن

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اندر کیا ہے اس کی واضح شکل کا پتہ نہیں چل رہا۔ اندر شاید روشنی ہے اس لئے ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں سے بھی کوئی تصویر نہیں آ رہی ہے''...... وکرم نے کہا۔

''اگر بنکر میں واقعی ہارمائیٹ ہے تو پھر واقعی کسی ریز سے اس کی تصویر بنانا مشکل ہے۔ ہارمائیٹ پرل کی شکل میں ہوتا ہے جس کی تیز چمک کوئی تصویر بنانے نہیں دیتی''...... لی ہاگ نے کہا۔

''مجھے یقین ہے جناب کہ سمال بنکر میں ہارمائیٹ ہی موجود ہے۔ اس بنکر کی مخصوص ساخت اور ان سمگلروں کی آپس میں بات چیت جو پربھارکر نے خود سنی تھی، وہ غلط نہیں ہو سکتی''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو کرنل کارتھی۔ جس وائٹ پرل کو ہارڈ ماسٹر اور مادام چندرا دیوی حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے وہی وائٹ پرل سمگلروں کے ہاتھ لگ گیا تھا اور وہ اسے آسانی سے کافرستان بھی لے آئے تھے۔ کیا یہ سب اتنا آسان ہے۔ وائٹ پرل سوئی جتنا باریک نہیں ہے جسے جیب میں ڈال کر لایا جا سکے۔ وائٹ پرل جیسا قیمتی خزانہ اس قدر آسانی سے کافرستان میں آ سکتا ہے یہ بات کسی طرح میرے حلق میں نہیں اتر رہی''...... لی ہاگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ (اس کے لئے ظہیر احمد کا ایکشن سے بھر پور ناول "وائٹ پرل" کا مطالعہ کریں)

''تو پھر آپ کے خیال میں اس سمال بنکر میں کیا ہو سکتا ہے اور

پربھارکر کے ٹرانسمیٹر پر جن دو سمگلروں نے بات چیت کی تھی اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''میں اس بنکر کو خود دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب تک میں اس بنکر کو خود چیک نہیں کروں گا اس وقت تک میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا لیکن اگر واقعی بنکر میں وائٹ پرل موجود ہے تو اسے کافرستان کی خوش قسمتی ہی کہا جا سکتا ہے۔ بہت بڑی خوش قسمتی''...... لی ہاگ نے سادہ سے لہجے میں کہا تو کرنل کارتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں آ گئے۔

کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے عاری تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک چمکدار اور چھوٹے کنٹینر جتنا ایک باکس پڑا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ مخصوص باکس سٹین لیس سٹیل کا بنا ہوا ہو۔ باکس مکمل طور پر سیلڈ نظر آ رہا تھا۔ لی ہاگ اور اس کے ساتھی اس کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور لی ہاگ غور سے سمال بنکر کو دیکھنے لگا۔

''بڑا عجیب اور انوکھا سمال بنکر ہے۔ میں نے آج تک اس قسم کا بنکر نہیں دیکھا''...... لی ہاگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کرنل کارتھی کے حکم پر پربھارکر نے سمال بنکر ملبے کے نیچے سے نکال لیا تھا اور کرنل کارتھی نے اس سمال بنکر کے لئے وہاں شنوائے ہیلی کاپٹر بھی روانہ کر دیا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کرنل کارتھی نے لی ہاگ سے اس سمال بنکر کے سلسلے میں بات
کی تھی اور یہ سن کر لی ہاگ بے حد خوش ہوا تھا کہ وائٹ پرل
کافرستان میں ہے۔ اسے سمال بنکر کے بارے میں کرنل کارتھی نے
جو بتایا تھا اسے سن کر لی ہاگ نے اس سمال بنکر کو ڈائریکٹ لی ہیڈ
کوارٹر منگوانے کا فیصلہ کر لیا تھا چنانچہ شنوائے ہیلی کاپٹر میں سمال
بنکر لی ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا۔

سمال بنکر کو خصوصی انتظام میں ایک خاص ہال نما کمرے میں
پہنچا دیا گیا جہاں ایسی شعاعیں پھیلی ہوئی تھیں جن کی موجودگی میں
ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کرنے کے باوجود کوئی بم بلاسٹ نہیں
ہو سکتا تھا۔ جب سمال بنکر کمرے میں پہنچ گیا تو لی ہاگ نے آپریشن
روم کے انچارج وکرم کو خصوصی آلات دے کر اس کمرے میں بھیج
دیا تا کہ وہ سمال بنکر کی مکمل چیکنگ کرے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس
کے ہیڈ کوارٹر میں کوئی ایسی چیز آئے جو اس کے ہیڈ کوارٹر اور اس
کی ذات کے لئے نقصان کا باعث بن سکے۔ پھر وکرم نے جب
اسے سمال بنکر کی کلیئرنس دی تو وہ خود اسے چیک کرنے کے لئے
آ گیا۔ لی ہاگ بنکر کے ایک ایک حصے کو چیک کر رہا تھا۔ سمال بنکر
واقعی مکمل طور پر سیلڈ تھا۔

لی ہاگ اس بنکر کو دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ بنکر میں سیلڈ
کرنے کا کوئی نشان تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا
جیسے سٹیل کی بڑی چادر کو مخصوص مشین سے موڑ کر اسے بنکر کی شکل

دی گئی ہو۔ اس کے کسی حصے پر ویلڈنگ کا نشان تک نہیں تھا۔

''تم نے بنکر کن آلات سے چیک کیا ہے''...... لی ہاگ نے
وکرم سے مخاطب ہو کر کہا اور وکرم اسے ان آلات کے بارے میں
بتانے لگا جس سے اس نے سمال بنکر کی چیکنگ کی تھی۔

''حیرت ہے۔ ان تمام آلات کے باوجود تم یہ نہیں دیکھ سکے کہ
اس کے اندر کیا ہے''...... لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''سوری چیف۔ میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی
تھی''...... وکرم نے قدرے دھیمے لہجے میں کہا۔

''اسے اوپن کرنے کے لئے کیا کیا ہے تم نے''...... لی ہاگ
نے پوچھا۔

''میں نے تمام کٹرز استعمال کر کے دیکھ لئے ہیں چیف۔ یہاں
تک کہ میں نے ریز کٹر کا بھی استعمال کیا تھا لیکن ان تمام کٹرز
سے میں بنکر نہ کاٹ سکا اور نہ ہی اس پر کوئی خراش لگا سکا ہوں''۔
وکرم نے کہا۔

''یہ سمال بنکر کسی خاص دھات کا بنا ہوا ہے جس پر کسی کٹر کا
کوئی اثر ہی نہیں ہوتا''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''ہاں۔ دیکھنے میں یہ سٹین لیس سٹیل کا بنا ہوا دکھائی دے رہا
ہے لیکن یہ بالکل نئی قسم کی دھات لگ رہی ہے۔ ایسی دھات جس
کے بارے میں، میں بھی کچھ نہیں جانتا''...... لی ہاگ نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب۔ یہ واقعی نئی قسم کی اور انتہائی ہارڈ دھات لگ رہی ہے۔ پربھارکر نے بتایا تھا کہ جس غار سے اسے نکالا گیا تھا اس غار میں پربھارکر نے ٹرپل سیون کا میزائل فائر کیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق میزائل اس سے ٹکرا کر یا اس کے نزدیک ہی پھٹا تھا پھر اس بنکر پر پوری پہاڑی کا ملبہ بھی گر گیا تھا لیکن دیکھ لیں بنکر کے کسی حصے پر نہ میزائل کے پھٹنے کا کوئی نشان ہے اور نہ پہاڑی کے ملبے کے نتیجے میں اس سال بنکر پر کوئی خراش آئی ہے"...... کرنل کارتھی کہتا چلا گیا۔

"نہ جانے کیوں مجھے اس سال بنکر سے ایک انجانے سے خطرے کی بو آ رہی ہے"...... لی ہاگ نے کہا اور کرنل کارتھی کے ساتھ ساتھ وکرم بھی چونک پڑا۔

"خطرہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب"...... کرنل کارتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وکرم نے اس کے سامنے سال بنکر سائنسی آلات سے چیک کیا تھا۔ اسے بنکر میں کسی چیز کی موجودگی کا پتہ نہیں چلا تھا لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ بنکر میں کوئی خطرناک مواد نہیں ہے۔ اس کے باوجود لی ہاگ کو انجانے خطرے کا احساس ہو رہا تھا اس لئے اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"بظاہر تو ایسا کچھ نہیں لگتا لیکن میرا دل اس بنکر سے مطمئن نہیں ہو رہا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے اس بنکر کو خاص طور پر ٹائی وان

پہاڑیوں میں لایا گیا تھا۔ وائٹ پرل کا اس بنکر میں موجود ہونا، سمگلروں کا کافرستان میں لانا، پہاڑی پر ہونے والے چار دھماکے اور پھر پربھارکر کے ٹرانسمیٹر پر آنے والی کال جس میں دو سمگلرز خصوصی طور پر وائٹ پرل کے بارے میں بات کریں، مجھے تو یہ سب ایک کھیل اور ڈرامہ سا لگ رہا ہے جیسے یہ کھیل خاص طور پر مجھے کسی جال میں پھنسانے کے لئے کھیلا گیا ہو"...... لی ہاگ نے جیسے مسلسل سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں ابھی اس بنکر کو یہاں سے اٹھوا لیتا ہوں اور اسے اسی پہاڑی وادی میں پھینکوا دیتا ہوں۔ اس بنکر کے ساتھ طاقتور ڈائنا مائٹس لگا کر اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ پھر اس میں جو کچھ ہوا تو خود ہی سامنے آ جائے گا"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"ہاں۔ یہی مناسب رہے گا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"لیکن چیف اگر اس میں واقعی وائٹ پرل ہوا تو"...... وکرم نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا اور لی ہاگ چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات دکھائی دینے لگے جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ وہ اس سال بنکر کا کیا کرے۔

"تب پھر تم بتاؤ۔ اگر اس بنکر میں واقعی وائٹ پرل ہے تو اسے بنکر سے کیسے نکالا جائے"...... لی ہاگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"آپ مجھے تھوڑا وقت دیں چیف۔ میں چند اور ریزز کا استعمال کروں گا۔ ہوسکتا ہے ان ریزز سے میں اس بنکر کو کھول لوں۔ ویسے بھی سمال بنکر فول پروف کمرے میں ہے۔ اگر اس میں ایٹم بم بھی ہے تو اس کمرے میں موجود حفاظتی ریزز میں وہ پھٹ نہیں سکے گا۔ کسی عام بم کے پھٹنے کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... وکرم نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کوشش کر دیکھو۔ اگر وائٹ پرل مل گیا تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔ اس قدر مالا مال جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے"...... لی ہاگ نے کہا اور وکرم کی آنکھوں میں جیسے مسرت کے دیئے جل اٹھے۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ یہ بنکر کھلے گا۔ ضرور کھلے گا۔ میں اسے کھولنے کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا"...... وکرم نے مالا مال ہونے کا سن کر خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"او کے۔ کرنل کارتھی تم میرے ساتھ آؤ۔ میں نے گریٹ پلان کے سلسلے میں تم سے ضروری ڈسکس کرنی ہے"...... لی ہاگ نے کہا اور کرنل کارتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لی ہاگ نے اسے ساتھ لیا اور واپس جانے کے لئے مڑ گیا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی لی ہاگ۔ ہم سے نہیں ملو گے"...... اچانک ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور لی ہاگ سمیت وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے اچھل پڑے۔ لی ہاگ تیزی

سے مڑا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلتی چلی گئیں۔ سمال بنکر وہاں سے غائب تھا اور وہاں نو افراد کھڑے ہوئے تھے جن کے پاس مشین گنیں تھیں۔ ان نو افراد کو دیکھ کر بلیک سپائیڈرز نے فوراً مشین گنوں کا رخ ان کی جانب کیا اور دوسرے لمحے ماحول تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لمبے تڑنگے اور شوگرانیوں جیسی شکل والے نوجوان کو ہال نما کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"یہ لی ہاگ ہے۔ اس کا مطلب ہے میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ہمیں لی ہیڈ کوارٹر میں ہی لایا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب چونک کر شوگرانی کی طرف دیکھنے لگے۔

سال بنکر کو پربھار کر اور اس کے ساتھیوں نے ملبہ ہٹا کر نکال لیا تھا اور پھر وہاں ایک شنوائے ہیلی کاپٹر آ گیا تھا اور بلیو سپائیڈرز کے کئی افراد نے سال بنکر کو اٹھا کر اس کے اندر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر انہیں لے کر روانہ ہو گیا۔ ان کا یہ سفر تین گھنٹوں تک جاری رہا تھا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر نیچے اتارا گیا اور ہیلی کاپٹر میں سے سال بنکر کو نکالا گیا تو انہوں نے خود کو ایک عظیم الشان عمارت میں موجود پایا۔ عمارت کے سامنے ایک بڑا سا لان

تھا جس کے گرد اونچی اونچی دیواریں تھیں اور سامنے ایک کئی منزلہ اونچی بلڈنگ دکھائی دے رہی تھی۔

بنکر کو ہیلی کاپٹر سے نکال کر چند افراد نے اس کی مختلف آلات سے چیکنگ کی تھی اور پھر جب وہ مطمئن ہو گئے تو بنکر کو مل کر کئی افراد نے اٹھایا اور اسے عمارت میں لے گئے۔ پھر بنکر کو ایک لفٹ کے ذریعے اس ہال نما کمرے تک لایا گیا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا جس میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس ہال نما کمرے میں سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ جو افراد بنکر اٹھا کر اس کمرے تک لائے تھے انہوں نے ڈی فورس کی مخصوص سیاہ وردیاں پہنی ہوئی تھیں جن پر کاندھوں کے پاس سیاہ رنگ کے پھن بنے ہوئے تھے۔

ان بلیک سپائیڈرز کو دیکھ کر عمران کو اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں کہاں لایا گیا ہے لیکن حتمی طور پر اسے تب ہی یقین ہوتا جب لی ہاگ اس کے سامنے آتا یا کوئی لی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بات کرتا۔ بلیک سپائیڈرز نے بنکر لان سے اٹھا کر لفٹ میں لانے تک اور لفٹ سے اس کمرے تک لانے کے دوران کوئی بات نہیں کی تھی اس لئے عمران اور اس کے ساتھی شش و پنج میں تھے کہ آیا انہیں واقعی لی ہیڈ کوارٹر میں لایا گیا ہے یا کہیں اور۔

بلیک سپائیڈرز سال بنکر کمرے کے وسط میں رکھ کر باہر نکل گئے تھے۔ عمران نے ایک نظر میں کمرے کا جائزہ لے لیا تھا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اور دیواروں پر جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے جن

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے باقاعدہ اس بنکر کو چیک کیا جا رہا تھا پھر اچانک کمرے کی چھت سے تیز روشنی پھوٹنے لگی۔ روشنی کے رنگ بدلتے رہے پھر چھت سے نکلنے والی روشنی ختم ہو گئی اور وہاں کرنل کارتھی اور اس کے ساتھ آٹھ بلیک سپائیڈرز اندر آ گئے۔ بلیک سپائیڈرز کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ان کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی تھا جس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس نظر آ رہا تھا۔ کرنل کارتھی اور بریف کیس والا شخص بنکر کے پاس آ گئے اور نہایت باریک بینی سے وہ بنکر کو چیک کرنے لگے۔ ان دونوں کی باتوں سے معلوم ہوا کہ کرنل کارتھی کے ساتھ آنے والے نوجوان کا نام وکرم ہے اور وہ لی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور وکرم لی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کا انچارج تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی یہ جان کر بے حد خوش ہوئے تھے کہ وہ لی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ عمران کی وائٹ پرل والی ترکیب کام کر گئی تھی اور لی ہاگ نے اس بنکر کو ڈائریکٹ اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں منگوا لیا تھا۔

عمران کے ساتھی سال بنکر سے نکلنے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔ ان کے پاس بیس کیمپ سے حاصل کی ہوئی مشین گنیں موجود تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ عمران سال بنکر کو ریموٹ کنٹرول سے کھولے تا کہ وہ ان سب کو ہلاک کر کے لی ہیڈ کوارٹر میں پھیل جائیں اور لی ہاگ کو تلاش کر کے اسے قابو میں کر لیں تا کہ اس سے گریٹ پلان کے بارے میں اگلوایا جا سکے لیکن عمران خاموش

تھا۔ وہ اس کمرے میں لی ہاگ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

وکرم نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے چند سائنسی آلات نکالے اور ان آلات سے سال بنکر چیک کرنے لگا۔ سائنسی آلات کو دیکھ کر عمران کے ساتھی قدرے پریشان ہو گئے تھے لیکن عمران مطمئن تھا۔ سال بنکر اس کا اپنا ایجاد کردہ تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ اس بنکر کے اندر کوئی ریز داخل نہیں ہو سکتی اور نہ کسی سائنسی آلے سے اس بات کا پتا چلایا جا سکتا ہے کہ بنکر کے اندر کیا ہے۔

وکرم نے آلات کے ساتھ ساتھ ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں سے بھی بنکر کو چیک کیا لیکن عمران کی اس حیرت انگیز اور انوکھی ایجاد کے سامنے اس کا کوئی بس نہ چلا اور اس نے سیل فون پر لی ہاگ کو کال کر کے اسے سال بنکر کی کلیئرنس دے دی جس پر لی ہاگ نے خود وہاں آ کر سال بنکر کو چیک کرنے کا کہا اور اب وہ ان کے سامنے تھا۔

”اب تو لی ہاگ ہمارے سامنے ہے۔ اب تو بنکر کھولو۔ ہم اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اسے یہیں قابو کر لیں گے پھر دیکھنا میں کس طرح لی ہاگ کے منہ سے گریٹ پلان کا راز اگلواتا ہوں“..... تنویر نے بے چینی کے عالم میں کہا جیسے سال بنکر کے اندر رہ رہ کر وہ واقعی بور ہو گیا ہو۔

”ابھی تھوڑا اور انتظار کرو۔ لی ہاگ کو بنکر بھی چیک کر لینے دو۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کتنا ذہین سائنس دان ہے۔ اس سال بنکر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کو دیکھ کر اسے کچھ معلوم ہوتا ہے یا نہیں اور پھر اس کے ساتھ کرنل کارتھی بھی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ آپس میں کوئی ایسی بات کریں جس سے ان کے گریٹ پلان کا کچھ پتا چل سکے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ انہیں کیا ضرورت ہے کہ یہ اس جگہ گریٹ پلان کے سلسلے میں کوئی بات کریں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''کچھ دیر اور انتظار کرنے میں کیا حرج ہے۔ لی ہاگ فوراً یہاں سے واپس نہیں جائے گا۔ عمران کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول ہے۔ یہ بٹن پریس کر کے ایک لمحے میں سال بنکر کھول سکتا ہے۔ بنکر کھلتے ہی ہم ان مسلح افراد پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیں گے تو لی ہاگ کو یہاں سے بھاگنے کا موقع نہیں ملے گا''۔ جولیا نے کہا اور تنویر نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔ جولیا کے سوا کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی تو تنویر شاید اس طرح خاموش نہ ہوتا لیکن جولیا کی بات ماننا وہ بہت ضروری سمجھتا تھا۔

لی ہاگ سال بنکر کے قریب آ گیا تھا اور اس نے نہایت باریک بینی سے سال بنکر کو چیک کرنا شروع کر دیا پھر وہ، کرنل کارتھی اور وکرم آپس میں باتیں کرنے لگے۔ عمران اس کی تمام حرکات کا بغور جائزہ لے رہا تھا اور اس کی باتیں دھیان سے سن رہا تھا۔

لی ہاگ کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس بات سے مطمئن نہیں تھا کہ اس سال بنکر میں ہارمائیٹ موجود ہوسکتا

ہے۔ اسے پر بھار کر کو ملنے والی ٹرانسمیٹر کال بھی فیک کال معلوم ہو رہی تھی اور وہ ایسی باتیں کر رہا تھا جیسے وہ سال بنکر اور اس کے پیچھے ہونے والے کھیل کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کرنل کارتھی نے لی ہاگ کو مطمئن نہ پا کر سال بنکر کو واپس ٹائی وان پہاڑیوں میں لے جا کر ڈائنا مائٹس سے اڑانے کی بات کی تو لی ہاگ نے اس کی حمایت کر دی لیکن جب وکرم نے کہا کہ سال بنکر میں اگر واقعی وائٹ پرل ہوا تو۔ اس پر لی ہاگ چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ اس نے وکرم کی بات میں خاصا وزن محسوس کیا تھا اس لئے اس نے سال بنکر کو اوپن کرنے کی ذمہ داری اسے سونپ دی۔

''اب تیار ہو جاؤ۔ میں بنکر کھول رہا ہوں۔ کرنل کارتھی اور لی ہاگ کے سوا کسی کو زندہ مت چھوڑنا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ان سب نے فوراً پوزیشنیں سنبھال لیں۔

''لیکن تم نے سنا نہیں کہ یہ سپیشل روم ہے۔ جہاں پر کسی قسم کا اسلحہ استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم ان پر حملہ کیسے کریں گے''...... جولیا نے پریشانی سے کہا۔

''میں نے تو سنا تھا لیکن تم نے شاید غور سے نہیں سنا تھا۔ اس روم میں صرف بم استعمال نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ کمرے کی ساخت سے بھی پتہ چل رہا ہے کہ یہاں اگر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تو اس سے کمرے کی ساخت کو کوئی نقصان نہیں ہو گا لیکن اس روم میں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آٹومیٹک مشین گنیں استعمال کی جا سکتی ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب مطمئن ہو گئے اور انہوں نے بنکر کے اندر ہی مشین گنوں کے رخ ان آٹھ بلیک سپائیڈرز کی طرف کر دیئے جو لی ہاگ اور کرنل کارتھی کے دائیں طرف موجود تھے۔

''او کے۔ کرنل کارتھی، تم میرے ساتھ آؤ۔ میں نے گریٹ پلان کے سلسلے میں تم سے ضروری ڈسکس کرنی ہے''...... لی ہاگ نے کرنل کارتھی سے مخاطب ہو کر کہا اور کرنل کارتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب جانے کے لئے جیسے ہی مڑے، عمران نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس ہوا ان کے سامنے سے سال بنکر غائب ہو گیا اور سائیڈوں میں لگے ہوئے چاروں بٹن پہلے سے وہاں پڑے ہوئے چاروں بٹنوں کے قریب زمین پر گر پڑے جن میں سے ہائیکرس ریز نکل کر بنکر کی دیواریں بناتے تھے۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی لی ہاگ۔ ہم سے نہیں ملو گے''...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز کسی دھماکے سے کم نہیں تھی۔ اس کی آواز سن کر نہ صرف لی ہاگ بلکہ کرنل کارتھی، وکرم اور آٹھوں بلیک سپائیڈرز نے مشین گنیں اٹھا کر ان کی طرف کی ہی تھیں کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی مشین گنوں سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور بلیک سپائیڈرز چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہیں گر گئے اور تڑپتے ہوئے ساکت ہو گئے۔

''تت۔ تت۔ تم یہاں اور وہ۔ وہ سال بنکر''...... لی ہاگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ ان سب کو دیکھ کر کرنل کارتھی اور وکرم کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔ کرنل کارتھی نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا ریوالور نکالنا چاہا لیکن اسی لمحے ایک دھماکا ہوا اور ایک گولی کرنل کارتھی کے کان کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ یہ فائر عمران نے کیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور تھا جو اس نے ہلاک ہونے والے کرنل گھنشام کی جیب سے نکال کر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ گولی کرنل کارتھی کے کان کے پاس سے گزری تو کرنل کارتھی کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

''اگر تمہارا ہاتھ جیب سے خالی باہر نہ نکلا تو دوسری گولی ٹھیک تمہاری کھوپڑی پر پڑے گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کرنل کارتھی نے فوراً جیب سے ہاتھ نکال لیا۔

لی ہاگ ابھی تک آنکھیں پھاڑے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کا سب سے بڑا دشمن اس طرح بھی اس کے سامنے آ سکتا ہے اور وہ بھی اس کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں جہاں لی ہاگ کی اجازت کے بغیر ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ عمران نے اشارہ کیا تو اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے کرنل کارتھی اور وکرم کو اسلحے کے زور پر لی ہاگ سے الگ کر لیا۔

''اس طرح آنکھیں کیوں پھاڑ رہے ہو لی ہاگ۔ کیا اس سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پہلے تم نے جیتا جاگتا انسان نہیں دیکھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ وہ سال بنکر۔ سال بنکر کہاں گیا اور تم''...... لی ہاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اتنے بڑے بنکر کو وہاں سے غائب دیکھ کر اور عمران اور اس کے آٹھ ساتھیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں ابھی تک پھٹی پڑ رہی تھیں۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے سال بنکر نے اچانک ان جیتے جاگتے انسانوں کا روپ دھار لیا ہو۔

''سال بنکر۔ ارے۔ تم اتنے بڑے سائنس دان ہو۔ اس کے باوجود تم ان بٹن جیسے سائنسی آلات کو دیکھ کر یہ نہیں سمجھ سکے کہ یہ سائکرس ریز کا مجموعہ اور سائنس کا ایک چھوٹا سا کرشمہ تھا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سائکرس ریز۔ اوہ۔ اوہ۔ تو وہ دھات سائکرس ریز کی تھی جسے جوڑ کر بلٹ پروف شیشے جیسی اور سٹین لیس سٹیل جیسی چمکدار اور مضبوط دھات بنائی جاتی ہے''...... لی ہاگ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور زمین پر پڑے ہوئے ان بٹن نما آٹھ ٹکڑوں کو دیکھنے لگا جن سے سائکرس ریز بنا کر ان سے چوکور سال بنکر بھی بنایا جا سکتا تھا۔ ایسا بنکر جو دیکھنے اور چھونے میں واقعی سخت اور مضبوط ترین دھات کا بنا ہوا تھا جس پر گولی اور بم کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

''ہاں۔ یہ خالصتاً میری ایجاد ہے۔ دیکھ لو۔ اس ایجاد کے

ذریعے میں کس طرح تمہارے ہیڈ کوارٹر میں آ پہنچا ہوں جسے تم سیکرٹ لی ہیڈ کوارٹر کہتے ہو۔ ہمیں یہاں تک آنے کے لئے بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑی بلکہ خود تمہارے ساتھی تمہارے حکم پر سال بنکر میں ہمیں یہاں لائے تھے۔ ہے نا مزے کی بات''...... عمران نے کہا اور لی ہاگ کا رنگ متغیر ہو گیا۔

''اوہ۔ تو تم سائکرس بنکر میں چھپے ہوئے تھے لیکن وہ ٹرانسمیٹر کال اور وائٹ پرل''...... لی ہاگ نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے پربھاکر کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی چیک کرنے اور اس کے ٹرانسمیٹر پر دو مختلف افراد کی آوازوں میں باتیں کرنے کی اسے تفصیل بتائی تو لی ہاگ حیرت سے جیسے بت سا بن گیا۔

''تم انسان نہیں ہو۔ تم انسان نہیں ہو۔ تمہارے اندر ضرور کسی شیطان کی روح گھسی ہوئی ہے ورنہ یہ سب تم نہیں کر سکتے۔ کوئی عام انسان یہ سب کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا''...... لی ہاگ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرے اندر کسی شیطان کی نہیں بلکہ نیک انسان کی روح ہے اس لئے میں تم جیسے شیطانی دماغ رکھنے والوں کی شہ رگ تک پہنچ جاتا ہوں ورنہ تم جیسے لوگ انسانیت اور خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف ایسے ایسے ہولناک کھیل کھیلتے ہو جس سے بے گناہ اور معصوم انسانوں کا خون پانی کی طرح بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اپنے شیطانی عزائم کو پورا کرنے کے لئے تم جیسے افراد لاشوں کے ڈھیر لگانے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے بھی نہیں چوکتے۔ جن میں جوان، بوڑھے، عورتیں اور بچے بھی
شامل ہوتے ہیں اور تم جیسا انسان ان لاشوں کی سیڑھی بنا کر
آسمان کی بلندیوں کو چھونے کے لئے جتنا اوپر جاتا ہے اسے اتنا ہی
بلندی سے نیچے بھی آنا پڑتا ہے اور جب وہ بلندی سے منہ کے بل
زمین پر گرتا ہے تو اس کی ہڈیاں بھی سرمہ بن جاتی ہے"...... عمران
نے سنجیدہ ہوتے ہوئے انتہائی سخت اور نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... لی ہاگ نے حیرت
انگیز طور پر خود کو حیرت کے سمندر سے نکال کر سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ تم بخوبی سمجھ رہے ہو لی ہاگ۔ تم
نے ہیون ویلی کے خلاف جو گریٹ پلان بنایا ہے میں اس سے
اچھی طرح واقف ہوں۔ میں تمہیں اور تمہارے گریٹ پلان کو
یہاں خاک میں ملانے کے لئے ہی آیا ہوں"...... عمران نے غصیلے
لہجے میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی کہ وہ گریٹ
پلان کی حقیقت جانتا ہے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون سا گریٹ پلان۔ کیسا
پلان"...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کا بدلتا
ہوا رنگ بخوبی دیکھ لیا تھا۔

"انجان بننے کی کوشش مت کرو لی ہاگ۔ تم جانتے ہو کہ میں
کس گریٹ پلان کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ لی ہاگ
چند لمحے عمران کی جانب ہونقوں کی طرح دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت

کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں تو صرف انجان بننے کی اداکاری کر رہا ہوں لیکن تم کیا کر
رہے ہو۔ تم میرے سامنے ہوشیار بن رہے ہو"...... لی ہاگ نے
ہنستے ہوئے کہا اور اسے ہنستا دیکھ کر عمران واقعی حیران رہ گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے بھنویں اچکا کر کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم یہاں گریٹ پلان کے بارے میں
جاننے کے لئے آئے ہو۔ اگر تمہیں گریٹ پلان کا علم ہوتا تو تم مجھ
سے اس انداز میں بات نہیں کرتے۔ جتنا مجھے اس بات کا یقین
ہے کہ میرا گریٹ پلان ضرور کامیاب ہو گا اتنا ہی یقین مجھے اس
بات پر بھی ہے کہ تم اس پلان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"۔
لی ہاگ نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہارا یہ یقین غلط بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ لی ہاگ ماسٹر پلانر ہے اور میں جو
پلان بھی بناتا ہوں اس کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ قطعی یقینی۔ تم نے
میرے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر تک ضرور رسائی حاصل کر لی ہے لیکن یہ
مت بھولو کہ یہ لی ہیڈ کوارٹر ہے اور لی ہیڈ کوارٹر میں صرف وہی ہوتا
ہے جو لی ہاگ چاہتا ہے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"تم بات بدل رہے ہو۔ میں گریٹ پلان کی بات کر رہا
ہوں"...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں بات نہیں بدل رہا۔ میں اب بھی اپنی بات پر قائم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوں۔ تم گریٹ پلان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ تمہیں زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوگا کہ میرا گریٹ پلان ہیون ویلی کے خلاف ہے اور بہت جلد ہیون ویلی کافرستان کا حصہ بننے والا ہے۔ تم جس انداز میں بات کر رہے ہو اس سے مجھے صاف اندازہ ہو رہا ہے کہ تم مجھ سے گریٹ پلان کے بارے میں جاننا چاہتے ہو لیکن میں احمق نہیں ہوں۔ میں تمہاری کسی عیاری، چالاکی اور کسی دھوکے میں آنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں تم نے کرنل گھنشام کو اذیت دے کر اس کی قوت مدافعت بے حد کمزور کر دی تھی اور اسے ہپناٹائز کر کے اس سے لی ہیڈ کوارٹر اور گریٹ پلان کے بارے میں جاننا چاہتے تھے لیکن ٹرانس میں ہونے کے باوجود کرنل گھنشام نے تمہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ تم ہپناٹائز کرنے کے ماہر ہو تو اس میدان میں مجھے پرنسپل کا درجہ حاصل ہے۔ اگر تم اپنے سائنس دانوں کا مائنڈ لاکڈ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو تو اسی طرح میں بھی اپنے گریٹ پلان اور لی ہیڈ کوارٹر کو دنیا کی نگاہوں سے اوجھل رکھنے کے لئے اپنے ایجنٹوں اور اپنے ساتھیوں کے مائنڈ لاکڈ کر سکتا ہوں۔ اس معاملے میں میری صلاحیت تمہاری صلاحیتوں سے تھوڑی زیادہ ہے۔ میں چاہوں تو تمہارے لاکڈ کئے کسی بھی انسان کے مائنڈ کو آسانی سے اوپن کر سکتا ہوں لیکن میں ایک بار جس کا مائنڈ لاکڈ کر دوں اس کا مائنڈ تم کسی بھی صورت میں اوپن نہیں کر سکو گے''...... لی ہاگ نے رکے بغیر بولتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر پہلے

وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر جس طرح حیران اور پریشان دکھائی دے رہا تھا اب وہ اتنا ہی بااعتماد اور مطمئن دکھائی دے رہا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نرغے میں ہونے کی اسے کوئی پرواہ نہ ہو۔

''تمہیں اپنے بارے میں ضرورت سے زیادہ اوور کانفیڈنس ہے''..... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرا یہی اوور کانفیڈنس میری کامیابی کی ضمانت ہے''۔ لی ہاگ نے گردن اکڑ کر کہا۔ اس نے بھی اپنی آنکھیں عمران کی آنکھوں میں ڈال دیں اور پھر جیسے ان دونوں میں نظریں ملانے کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ دونوں پلکیں جھپکائے بغیر ایک دوسرے کو گھور رہے تھے جیسے ان میں سے جو پہلے پلکیں جھپکائے گا وہ ہار جائے گا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو عمران''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''خاموش رہو۔ میرے اور لی ہاگ کے معاملے میں کوئی کچھ نہیں بولے گا''...... عمران نے غرا کر کہا۔ اس کی نظریں مسلسل لی ہاگ کی نظروں سے ملی ہوئی تھیں۔

''لیکن عمران صاحب''...... صفدر نے کہنا چاہا۔

''شٹ اپ۔ اب اگر کوئی بولا تو میں اسے شوٹ کر دوں گا''۔ عمران نے غضبناک لہجے میں کہا اور اس کا بدلا ہوا اور غضبناک انداز دیکھ کر وہ سب دم بخود رہ گئے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Muhammad Nadeem.
Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com
Downloaded from PakSociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران اور لی ہاگ چند لمحے ایک دوسرے کی نظروں سے نظریں ملائے کھڑے رہے پھر اچانک لی ہاگ کی آنکھوں سے ایک برق سی نکل کر عمران کی آنکھوں میں پڑی اور عمران کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ میں آگ سی بھر گئی ہو۔ اس کی آنکھیں جھپکنے ہی لگی تھیں کہ اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ عمران کو جھٹکا لگتے دیکھ کر لی ہاگ کے ہونٹوں پر انتہائی فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی لیکن عمران نے جیسے ہی پلکیں جھپکائے بغیر خود کو سنبھال کر دوبارہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تو اس کی مسکراہٹ کافور ہو گئی۔ اسی لمحے عمران کی آنکھوں سے بھی برق سی نکلی اور اس بار لی ہاگ کو زوردار جھٹکا لگا اور وہ بھی لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہونے ہی لگی تھیں کہ اس نے خود کو حیرت انگیز پھرتی سے سنبھال لیا۔ عمران کی آنکھوں سے نکلنے والی برق ایسی تھی جس سے لی ہاگ کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے آری سے اس کے دماغ کی رگوں کو چیر دیا ہو۔ لی ہاگ جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا اور عمران کی آنکھوں سے آنکھیں ملائے قدم بڑھا کر اس کے نزدیک آ گیا۔

”تم ہار جاؤ گے عمران“...... لی ہاگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”جیتو گے تم بھی نہیں“...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

جولیا اور اس کے ساتھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے ان دونوں کو آمنے سامنے کھڑے دیکھ رہے تھے۔ عام طور پر عمران، لی ہاگ جیسے مجرموں کے ساتھ دست بدست جنگ کرتا تھا اور اس کی لڑائی بعض اوقات اس قدر خوفناک ہو جاتی تھی کہ دونوں اس وقت تک ہار نہیں مانتے تھے جب تک دونوں شدید زخمی نہ ہو جاتے اور دونوں میں سے کسی ایک کی موت واقع نہ ہو جاتی تھی اور اس لڑائی میں جیت عمران کی ہی ہوتی تھی لیکن اس بار عمران، لی ہاگ جیسے ایجنٹ سے لڑنے کی بجائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو گیا تھا۔ لی ہاگ بھی ہاتھ پیر ہلانے کی بجائے عمران کے سامنے تن کر کھڑا تھا اور دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے جیسے ان کی یہ لڑائی آنکھوں سے ہو رہی ہو اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دماغی قوت اور ہپناٹائزم کے عمل سے شکست دینے کی کوشش کر رہے ہوں۔

ممبران کو عمران کی خداداد صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا لیکن جس طرح لی ہاگ اس کے سامنے تن کر کھڑا تھا انہیں لی ہاگ بھی عمران سے کم معلوم نہ ہو رہا تھا۔

کئی منٹ گزر گئے۔ وہ عمران اور لی ہاگ کی آنکھوں میں بے پناہ چمک دیکھ رہے تھے لیکن ابھی تک نہ عمران کو جھٹکا لگا تھا اور نہ لی ہاگ کو۔

لی ہاگ اپنی پوری طاقت استعمال کرتے ہوئے بار بار عمران کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آنکھوں میں برق پھینک رہا تھا۔ عمران کے دماغ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی لیکن وہ بڑے سکون اور اطمینان سے لی ہاگ کے برقی جھٹکوں کو برداشت کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے بھی کوندے لپکتے تھے جس سے لی ہاگ کا دماغ یکبارگی بری طرح سے ہل جاتا تھا لیکن وہ بھی سنبھل کر کھڑا تھا اور انتہائی تکلیف میں ہونے کے باوجود وہ نہیں لڑکھڑایا تھا۔

عمران اور لی ہاگ کی آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ آنکھوں کی سرخی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ سرخ رنگ ان دونوں کے چہروں پر بھی پھیل گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ان دونوں کے چہروں کے رنگ قندھاری انار کی طرح سرخ ہو گئے پھر اچانک دونوں کی آنکھیں ایک ساتھ جھپکیں۔ اس بار دونوں کے منہ سے زوردار چیخیں نکلیں اور دونوں ایک ساتھ اچھل کر مخالف سمتوں میں جا گرے۔ وہ دونوں اس طرح اچھل کر گرے تھے جیسے دونوں نے ایک ساتھ اور پوری قوت سے ایک دوسرے کو دھکا دے دیا ہو۔

عمران اور لی ہاگ اچھل کر پیٹھ کے بل گرے تھے اور زمین پر گر کر دونوں نے ہی اپنے ہاتھوں سے سر تھام لئے تھے اور اس بری طرح سے تڑپ رہے تھے جیسے دونوں کو کند چھری سے ذبح کر دیا گیا ہو۔

''عمران''...... عمران کی یہ حالت دیکھ کر جولیا حلق کے بل چیخ اٹھی۔ وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھی لیکن صفدر نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔

''نہیں مس جولیا۔ آپ نے سنا نہیں تھا عمران صاحب نے کیا کہا تھا''...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیکن''...... جولیا نے عمران کو تڑپتا دیکھ کر بے چین لہجے میں کہا۔

''بے فکر رہیں۔ عمران صاحب کو کچھ نہیں ہو گا''...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا خاموشی اور بے بسی سے عمران کو تڑپتے ہوئے دیکھنے لگی۔

عمران اور لی ہاگ چند لمحے تڑپتے رہے پھر وہ دونوں ساکت ہو گئے۔ لی ہاگ کے ساتھ عمران کو اس طرح سے ساکت ہوتے دیکھ کر ان کے چہروں پر تفکرات کے سائے لہرانے لگے۔ کرنل کارتھی اور وکرم بھی گھبرائی ہوئی نظروں سے لی ہاگ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''چچ۔ چچ۔ چیف کو کیا ہوا ہے۔ یہ اس طرح ساکت کیوں ہو گئے ہیں''...... وکرم نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''خاموش رہو۔ کچھ نہیں ہوا ہے چیف کو''...... کرنل کارتھی نے غرا کر کہا۔ عمران کے ساتھیوں کی مشین گنوں کے رخ ان دونوں کی جانب ہی تھے ورنہ لی ہاگ کو اس طرح ساکت ہوتے دیکھ کر وہ بھاگ کر فوراً اس کے قریب چلے جاتے اور اسے چیک کرتے کہ آیا لی ہاگ زندہ ہے یا ہلاک ہو چکا ہے۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ ٹھیک ہیں''...... چند لمحے توقف کے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بعد صفدر نے عمران کو آواز دیتے ہوئے کہا لیکن عمران کے جسم میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔

"چیف۔ کیا آپ میری آواز سن سکتے ہیں"...... کرنل کارتھی نے بھی لی ہاگ کو پکارتے ہوئے کہا لیکن وہ اسی طرح سے ساکت پڑا رہا۔

"لگتا ہے دونوں ایک دوسرے کی دماغی طاقتوں کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گئے ہیں"...... تنویر نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ان دونوں کو چیک کرنا چاہئے"...... صدیقی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی عمران یا لی ہاگ کی طرف جاتا انہوں نے لی ہاگ کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھی۔ لی ہاگ فرش سے اٹھ رہا تھا اور اٹھتے ہوئے وہ زور زور سے اپنا سر جھٹک رہا تھا جیسے اس کے دماغ میں اندھیرا بکھرا ہوا ہو اور وہ سر جھٹک جھٹک کر ذہن سے اندھیرا نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لی ہاگ کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر تنویر، نعمانی اور خاور نے فوراً مشین گنوں کے رخ اس کی طرف کر دیئے۔

لی ہاگ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحے وہ سر جھٹکتا رہا اور پھر وہ عمران کی طرف دیکھنے لگا جو ابھی تک ساکت پڑا ہوا تھا۔ عمران کو ساکت دیکھ کر لی ہاگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ اور چمک دکھائی دے رہی تھی۔

"ماننا پڑے گا عمران۔ دماغی صلاحیتوں میں واقعی تم انتہائی

خطرناک حد تک طاقتور انسان ہو۔ یہ میری زندگی کا پہلا موقع ہے کہ تم نے اپنی دماغی قوت سے میرے دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور میں گر کر بے ہوش ہو گیا تھا لیکن تمہیں بھی ماننا پڑے گا کہ میری دماغی قوت تمہاری دماغی قوت سے کہیں زیادہ پاور فل ہے۔ تم سے پہلے مجھے ہوش آ گیا ہے جبکہ تم اسی طرح پڑے ہو"...... لی ہاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت ہمارے نشانے پر ہو لی ہاگ۔ اگر تم نے کوئی حرکت کی تو ہم تمہیں بھون کر رکھ دیں گے"...... تنویر نے غضبناک لہجے میں کہا اور لی ہاگ چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے اتنی دیر سے وہ ان کی موجودگی سے بے خبر رہا ہو۔

"نانسنس۔ تم لی ہیڈ کوارٹر میں لی ہاگ کے سامنے کھڑے ہو۔ گریٹ لی ہاگ کے سامنے۔ یہاں صرف میرا حکم چلتا ہے۔ صرف میرا"...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس کے منہ سے عجیب سے الفاظ نکلے۔ اس سے پہلے کہ جولیا اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے اچانک ان کے ہاتھوں کو زور دار جھٹکے لگے اور ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں چھوٹ کر چھت سے جا کر چپک گئیں۔ جیسے چھت مقناطیس کی بنی ہوئی ہو اور مشین گنیں مقناطیسی چھت سے چپک گئی ہوں۔

مشین گنیں ہاتھوں سے نکلتے ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔ اس نے حرکت کرنی چاہی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لیکن زمین نے جیسے اس کے پیروں کو جکڑ لیا تھا۔ اس نے ہاتھ ہلانے چاہے لیکن ہاتھ جیسے بے جان ہو گئے تھے۔ بولنے کے لئے اس نے منہ کھولنا چاہا لیکن اس کی زبان بھی جیسے اس کے تالو سے چپک گئی تھی۔ اس کے ساتھیوں کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔ وہ سب جیسے اپنی جگہوں پر مفلوج ہو کر رہ گئے تھے۔ ان کے جسم بے حرکت ہو گئے تھے لیکن وہ دیکھ اور سن ضرور سکتے تھے۔

''ویل ڈن ماسٹر کمپیوٹر۔ ویل ڈن۔ ان سب کو اسی طرح جکڑے رکھو۔ جب تک میں نہ کہوں انہیں میگنٹ ریز سے آزاد مت کرنا''...... لی ہاگ نے انہیں ساکت ہوتے دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ یہ سب میری گرفت میں ہیں۔ میں نے آپ کا حکم سنتے ہی میگنٹ ویوز سے مشین گنیں چھین لی تھیں اور ان پر فوراً میگنٹ ریز پھینک دیں تاکہ یہ ساکت ہو جائیں''...... اچانک کمرے کی دیواروں سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ یہ مجھے گرفت میں لے کر مجھ سے گریٹ پلان کے بارے میں جاننے کے لئے آئے تھے۔ نانسنس''...... لی ہاگ نے ان سب کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ان سب کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر چھت سے جا چپکتے اور انہیں ساکت ہوتے دیکھ کر کرنل کارتھی اور وکرم کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''تھینک گاڈ۔ چیف۔ آپ نے بروقت ماسٹر کمپیوٹر کو حکم دے کر ان سب کو بے بس کر دیا ہے ورنہ مجھے یہ خوف محسوس ہو رہا تھا کہ اپنے ساتھی کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ آپ پر فائرنگ نہ کر دیں''...... وکرم نے فوراً آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''نانسنس۔ لی ہاگ سے ٹکرانا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ لی ہاگ ان کے خواب و خیال سے بھی زیادہ طاقتور اور ذہین ہے۔ میں وقتی طور پر سال بنکر کو غائب ہوتے اور انہیں سامنے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا لیکن یہ مجھے اپنی گرفت میں لے لیں گے اور وہ بھی میرے ہیڈ کوارٹر میں۔ یہ ناممکن ہے قطعی ناممکن''...... لی ہاگ نے رعونت بھرے انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ آپ گریٹ ہیں اور گریٹ چیف بھلا اس قدر آسانی سے کہاں ان کی گرفت میں آ سکتا ہے''...... کرنل کارتھی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''اور یہ عمران۔ یہ گریٹ چیف کی دماغی قوتوں کا مقابلہ کرنے چلا تھا۔ اس نے گریٹ چیف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خود ہی اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر لئے تھے۔ میں جانتا تھا کہ یہ کسی طور پر بھی گریٹ چیف کی دماغی قوت کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور وہی ہوا۔ دنیا کا نامور ایجنٹ علی عمران آخر کار ہمارے گریٹ چیف لی ہاگ سے نہ صرف دماغی قوتوں کا مقابلہ ہار گیا ہے بلکہ چیف کے ہاتھوں یہ اپنے انجام کو بھی پہنچ گیا ہے۔ گریٹ چیف کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والا کسی بھی صورت زندہ نہیں رہ سکتا''۔
وکرم نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو کیا واقعی عمران ہلاک ہو گیا ہے''...... کرنل کارتھی نے چونک کر کہا اور فرش پر پڑے ساکت عمران کی طرف دیکھنے لگا جس کے جسم میں واقعی معمولی سی حرکت بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''چیف کی طاقتور آنکھوں سے نکلنے والی روشنی مخالف کے دماغ کی رگیں تباہ کر دیتی ہے جناب۔ آپ اس کی طرف دیکھیں۔ اس کی ناک سے خون بہہ رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ چیف نے اپنی دماغی قوتوں سے اس کے دماغ کی ایک ایک رگ کو اس بری طرح سے متاثر کیا ہے کہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''...... وکرم نے کہا۔ کرنل کارتھی نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اسے واقعی عمران کی ناک سے خون کی دو لکیریں سی نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ فوراً عمران پر جھکا اور اس کی سانس، اس کی نبض اور اس کے دل کی دھڑکنیں چیک کرنے لگا۔

''یس چیف۔ عمران واقعی ہلاک ہو چکا ہے''...... کرنل کارتھی نے اٹھ کر باقاعدہ اعلان کرنے والے انداز میں کہا اور لی ہاگ کے ہونٹوں پر انتہائی سفاکانہ اور فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

''میں نے اس سے کہا تھا کہ یہ میری دماغی قوتوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گا لیکن یہ پھر بھی میرے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ اگر یہ میری بات مان جاتا تو میں اسے اس قدر آسان موت نہ دیتا۔ یہ یہاں

مجھ سے گریٹ پلان کے بارے میں جاننے کے لئے آیا تھا۔ میں اسے نہ صرف اپنے گریٹ پلان کی تفصیل بتاتا بلکہ اسے گریٹ پلان کامیاب ہونے تک زندہ رکھتا اور اس پر ثابت کر دیتا کہ میں اس سے زیادہ ذہین، زیرک اور طاقتور ہوں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ان کا کیا کرنا ہے چیف''...... وکرم نے عمران کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو بتوں کی طرح ساکت کھڑے ان کی باتیں سن رہے تھے اور عمران کی ہلاکت کا سن کر وہ اندر ہی اندر لرز رہے تھے۔

''جب ان کا لیڈر ہی ہلاک ہو گیا ہے تو انہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔ اگر عمران زندہ رہتا تو یہ سب بھی گریٹ پلان کے بارے میں جان لیتے۔ میرے لئے یہ سب بے کار ہیں۔ ہمارے اس کمرے سے جاتے ہی ماسٹر کمپیوٹر یہاں ہاٹ ریز پھیلا دے گا جس سے یہ سب اور عمران کی لاش تک جل کر راکھ بن جائے گی اور ان سب کا یہاں سے نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے''...... لی ہاگ نے اسی طرح سفاک لہجے میں کہا اور کرنل کارتھی اور وکرم نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''گڈ بائے عمران اور گڈ بائے تم سب کے لئے۔ اب تم سب آسمانوں پر جانے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... لی ہاگ نے پہلے عمران کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ساکت کھڑے ممبران کی طرف دیکھ کر انتہائی زہریلے لہجے میں کہا اور پھر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک وہ بری طرح سے لڑکھڑایا۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن لا حاصل۔ دوسرے ہی لمحے وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین بوس ہوتا چلا گیا۔ شاید اس کے دماغ میں ابھی تک عمران کی دماغی قوت کے اثرات تھے جو یکلخت اس پر حاوی ہو گئے تھے اور وہ بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی اور کافرستانی پرائم منسٹر نے چونک کر میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھا اور پھر سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بجتے دیکھ کر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ پرائم منسٹر ہیئر"...... پرائم منسٹر نے اخلاقی انداز میں کہا۔

"پریذیڈنٹ سپیکنگ"...... دوسری طرف سے کافرستانی صدر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ فرمائیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"مسٹر پرائم منسٹر۔ میں نے آزادی کانفرنس کے سلسلے میں کال کی ہے۔ کل کافرستان میں انٹرنیشنل آزادی کانفرنس منعقد ہونے جا رہی ہے۔ کل کا دن کافرستان کے لئے بے حد اہم ہے اور کل

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آزادی کانفرنس کے انعقاد پر ایک تاریخ ساز فیصلہ کیا جائے گا۔ میں آپ سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس تاریخ ساز دن کے سلسلے میں کیا تیاری کی ہے اور یہ تیاری کس مرحلے پر ہے''۔ دوسری طرف سے پریذیڈنٹ نے پوچھا۔

''ہماری تمام تیاری مکمل ہے جناب۔ سپریم کانفرنس ہال کو گنجائش سے کئی گنا زیادہ پرتعیش بنا دیا گیا ہے۔ غیر ملکی وفود کے آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری، نائب سیکرٹری، صدر اور کئی اہم شخصیات کافرستان پہنچ چکی ہیں۔ اسی طرح ایکریمیا، کرانس، گریٹ لینڈ اور عرب ممالک کے وفود بھی اپنے فارن منسٹرز کے ہمراہ یہاں آ چکے ہیں۔ میں نے فرداً فرداً ان سب سے ملاقاتیں کی ہیں اور اب تک پاکیشیا، ہیون ویلی کے حریت نمائندوں اور دیگر ممالک سے ہونے والی اہم میٹنگ کے سلسلے میں انہیں بریفنگ دی گئی ہے۔ ہیون ویلی کے حریت نمائندگان بھی دوسرے ممالک سے آنے والی اہم شخصیات سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ انہیں یہاں ہر طرح کا پروٹوکول دیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ میں نے شرپسند عناصر سے انہیں اور کانفرنس ہال کو محفوظ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ دارالحکومت کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ شاہراہوں اور کراسنگز پر جناب لی ہاگ کی ڈی فورس تعینات ہے جو ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔ ہر آنے جانے والے پر کڑی نظر رکھی جا

رہی ہے اور کانفرنس ہال کی حفاظت کا ذمہ جناب لی ہاگ نے خود لے رکھا ہے اس لئے وہاں ان کی نظروں میں آئے بغیر چڑیا کا ایک بچہ بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ ہمارا انتظام فول پروف ہے۔ اس سلسلے میں انتہا پسند قوتوں نے پیش قدمی کی تو انہیں آہنی ہاتھوں سے روک دیا جائے گا''...... پرائم منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اب تک کتنے وفود کافرستان پہنچ چکے ہیں''۔ پریذیڈنٹ صاحب نے پوچھا۔

''ساٹھ سے زائد ممالک کے وفود یہاں آ چکے ہیں جناب۔ مزید دس ممالک کے وفود یہاں آنے والے ہیں جو آج شام تک یہاں پہنچ جائیں گے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لی ہاگ سے آپ کی بات ہوئی ہے''...... پریذیڈنٹ صاحب نے قدرے معنی خیز انداز میں کہا۔

''یس سر۔ ابھی تھوڑی دیر قبل میری ان سے ہاٹ لائن پر بات ہوئی تھی۔ ان کی طرف سے تمام انتظامات مکمل ہیں۔ آزادی کانفرنس میں ان کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہو گی۔ کل جو کچھ ہو گا اس سے کافرستان میں انقلاب کا ایک ایسا باب رقم ہو گا جو رہتی دنیا تک بھلایا نہیں جا سکے گا''...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''آزادی کانفرنس کے سلسلے میں پاکیشیائی نمائندوں کا کیا ردعمل ہے''...... پریذیڈنٹ صاحب نے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''ان کا ردعمل ملا جلا سا ہے جناب۔ کچھ اس کانفرنس کو اب تک کافرستان کا ڈرامہ قرار دے رہے ہیں اور کچھ اس آزادی کانفرنس کے حامی بھی ہیں۔ جن میں حکومتی نمائندے بھی شامل ہیں اور چند عوامی اور اپوزیشن رہنما بھی۔ لیکن میں نے ان سب کے خدشات دور کر دیئے ہیں۔ میں نے انہیں ہر لحاظ سے اپنے اعتماد میں لے لیا ہے۔ آزادی کانفرنس میں ہر کوئی رائے دہی آزادی سے استعمال کر سکتا ہے لیکن حتمی فیصلہ ہیون ویلی کے حریت رہنما کریں گے اور ان کا کیا ہوا فیصلہ ایسا ہو گا کہ اقوام متحدہ سمیت پاکیشیا کا کوئی شخص بھی ان کے فیصلے کو جھٹلا نہیں سکے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''دیکھ لیں۔ کل کا دن کافرستان کی عزت اور ناموس کا دن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کریں کچھ اور ہو کچھ اور جائے۔ میں نے بڑی مشکلوں سے کافرستان کے عوام اور خاص طور پر انتہا پسند تنظیموں کو روکا ہوا ہے ورنہ وہ اس آزادی کانفرنس کے حق میں نہیں ہیں۔ میں نے انہیں ہر ممکن طریقے سے یقین دلا دیا ہے کہ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے اور ہمیشہ کافرستان کا اٹوٹ انگ ہی رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے کافرستان سے الگ نہیں کر سکتی''...... پریذیڈنٹ صاحب نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ انتہا پسند تنظیمیں ہوں یا کافرستان کی عوام۔ انہیں کل کسی بھی طور پر مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا

بلکہ کل کا انقلاب کانفرنس کی تمام خوشیوں کو دوبالا کر دے گا۔ جو لوگ اس آزادی کانفرنس کے مخالف ہیں تاریخ ساز فیصلے کے بعد وہ بھی خوش ہو جائیں گے اور والہانہ رقص کرنے پر مجبور ہو جائیں گے''...... پرائم منسٹر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''پھر بھی اس تاریخ ساز فیصلے کے بعد کافرستان اور ہیون ویلی میں انتشار پھیلنے کا خدشہ ہے۔ اس فیصلے کے خلاف خاص طور پر ہیون ویلی میں بہت شور اٹھے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہیون ویلی کے عوام اپنے ہی لیڈروں کے فیصلے سے انکار کر دیں۔ ایسی صورت میں وہاں کئی تحریکیں جنم لے سکتی ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اس بار شاید ہم ان تحریکوں کو کچلنے میں بھی ناکام ہو جائیں۔ لیڈروں سے زیادہ ہیون ویلی کی عوام جذباتی ہے۔ وہ سڑکوں اور گلیوں میں نکل آئی تو ہمارے لئے انہیں سنبھالنا مشکل ہو جائے گا''...... پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔

''ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں سر۔ تاریخ ساز فیصلے پر ہیون ویلی، پاکیشیا اور کافرستان سے بھی شور اٹھے گا۔ مسلمان ہمارے اس اقدام کو کبھی قبول نہیں کریں گے لیکن انٹرنیشنل کانفرنس کے بعد وہ کچھ بھی کر لیں، ہیون ویلی میں وہی ہو گا جو ہم چاہیں گے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''ایسا تو پہلے بھی ہو رہا ہے لیکن آنے والا وقت ہمارے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ آپ لی ہاگ کو بلا کر ایک بار پھر اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے ڈسکس کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری ذرا سی غلطی پوری دنیا میں ہمارے لئے شرمندگی کا باعث بن جائے اور ہیون ڈیلی ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو عوام اور آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی''...... پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہو گا جناب۔ بہرحال آپ کہتے ہیں تو میں لی ہاگ کو بلا لیتا ہوں۔ اس سے ڈسکس فائنل کر کے آپ کو مطلع کر دیتا ہوں تاکہ آپ کے تمام خدشات دور ہو جائیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''تو پھر آپ ایسا کریں کہ لی ہاگ کے ساتھ پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں آ جائیں۔ میں اس سلسلے میں ایک فیصد بھی رسک لینے کے حق میں نہیں ہوں۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں، میں لی ہاگ سے خود استفسار کرنا چاہتا ہوں''...... پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔

''او کے سر۔ میں دو گھنٹوں تک لی ہاگ کے ساتھ پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ پہنچ جاؤں گا''...... پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں انتظار کروں گا۔ اور ہاں لی ہاگ سے کہیں کہ گریٹ پلان کی فائل سمیت وہ یہاں آنے والے مہمانوں کی فہرستیں اور ان کی سیکورٹی کے انتظامات اور کافرستان میں ہونے

والے ہنگامی حالات سے نمٹنے کی تمام رپورٹس ساتھ لائے۔ میں ایک نظر تمام دستاویزات دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ ان میں ضروری ہو تو کمی بیشی کی جا سکے''...... پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔

''یس سر۔ میں لی ہاگ تک آپ کا پیغام پہنچا دوں گا''۔ پرائم منسٹر نے کہا اور پھر انہوں نے چند رسمی باتوں کے بعد رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''پریذیڈنٹ صاحب ضرورت سے زیادہ خدشات میں مبتلا ہیں۔ جب ہر کام روٹین اور باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے تو شک کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ لیکن انہیں کون سمجھائے''۔ پرائم منسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ انہیں پریذیڈنٹ صاحب کے شکی مزاج پر غصہ آ رہا تھا لیکن بہرحال وہ کافرستان کے پریذیڈنٹ تھے۔ ان کے خدشات دور کرنا پرائم منسٹر کے فرائض میں شامل تھا اس لئے وہ ان کے احکامات کیسے ٹال سکتے تھے۔ پرائم منسٹر نے چند لمحے توقف کے بعد سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''لی ہیڈ کوارٹر''...... بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر کی مشینی آواز سنائی دی۔

''پرائم منسٹر سپیکنگ۔ میری لی ہاگ سے بات کراؤ''...... پرائم منسٹر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ویٹ کریں''...... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ریسیور میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ شاید ماسٹر کمپیوٹر اپنی میموری کے تحت پرائم منسٹر کی وائس چیک کر رہا تھا۔

''یس۔ لی ہاگ سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

''پرائم منسٹر بول رہا ہوں۔ مسٹر لی ہاگ، آپ فوراً میرے پاس آ جائیں۔ پریذیڈنٹ صاحب، میرے اور آپ کے ساتھ ایک ضروری میٹنگ کرنا چاہتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''میٹنگ۔ یہ میٹنگ کرنے کا کون سا وقت ہے جناب۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کل ہونے والی آزادی کانفرنس کے سلسلے میں کام کر رہا ہوں۔ میری مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ میرے پاس سر کھجانے کا بھی وقت نہیں ہے''...... دوسری طرف سے لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

''میں جانتا ہوں لیکن صدر مملکت پر آزادی کانفرنس کے حوالے سے شدید ذہنی دباؤ ہے۔ وہ آپ سے مل کر اپنے تمام خدشات دور کرنا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں اس سلسلے میں آپ نے بارہا صدر مملکت سے میٹنگز کی تھیں اور انہیں کامیابی کا مکمل یقین بھی دلا دیا تھا لیکن اس آخری وقت میں ان کے ذہن میں چند خدشات سر ابھار رہے ہیں اور ان کے خدشات دور کرنا میرا اور آپ کا فرض ہے اس لئے جیسے بھی ہو آپ وقت نکالیں اور یہاں آ جائیں''۔ پرائم منسٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے سر۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں آ جاتا ہوں ورنہ پریذیڈنٹ صاحب اگر مجھے خود بھی فون کرتے تو میں ان سے ملاقات کے لئے معذرت کر لیتا''...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے کہا۔

''اس لئے انہوں نے آپ کی بجائے مجھے فون کیا تھا''۔ پرائم منسٹر نے مسکرا کر کہا۔ انہوں نے لی ہاگ کو اپنے ساتھ ان تمام فائلیں بھی لانے کا کہہ دیا جس کے بارے میں صدر مملکت نے انہیں ہدایات دی تھیں۔

''ٹھیک ہے جناب۔ میں آدھے گھنٹے تک تمام فائلیں لے کر آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا''...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کا ہی انتظار کر رہا ہوں''...... پرائم منسٹر نے کہا اور انہوں نے دوسری طرف سے لی ہاگ کا جواب سن کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ جانتے تھے کہ لی ہاگ ان کی کسی بات کو ٹال نہیں سکتا تھا۔ لی ہاگ کے پاس ریڈ اتھارٹی تھی۔ انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں اور مصروفیات کی وجہ سے وہ پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر سے ملاقات کرنے سے انکار کرنے کا اختیار رکھتا تھا۔

تاریخ ساز انقلاب آنے میں صرف ایک رات ہی باقی تھی اور اس رات میں لی ہاگ نے اپنے گریٹ پلان کو کامیاب کرنے کے لئے تمام انتظامات کرنے تھے اور انہیں حتمی شکل دینی تھی اس لئے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ایسے وقت میں اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں تھا اور وہ ان سے ملاقات نہ کرنے کا حق بھی رکھتا لیکن لی ہاگ اور پرائم منسٹر میں ایسے مراسم تھے کہ نہ لی ہاگ ان کی کسی بات سے انکار کر سکتا تھا اور نہ ہی پرائم منسٹر صاحب لی ہاگ کی کسی بات کو رد کرتے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر میں لی ہاگ تمام متعلقہ فائلیں لے کر وہاں پہنچ گیا اور پرائم منسٹر صاحب اس کے ہیلی کاپٹر میں پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔

پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں لی ہاگ اور پرائم منسٹر نے پریذیڈنٹ صاحب سے ملاقات کر کے انہیں تمام فائلیں دکھائیں اور پھر لی ہاگ نے مدلل لفظوں میں پریذیڈنٹ صاحب کو باخوش اسلوبی اپنے اعتماد میں لیا اور پھر وہ پریذیڈنٹ صاحب کو مطمئن کر کے اور ان سے اجازت لے کر پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ سے نکل آئے۔

لی ہاگ نے تند و تیز جملوں اور بڑے مدلل انداز میں تقریر کر کے پریذیڈنٹ صاحب کے تمام خدشات دور کر دیئے تھے جس سے پریذیڈنٹ صاحب قطعی طور پر مطمئن ہو گئے تھے کہ واقعی لی ہاگ کے گریٹ پلان میں کوئی خامی نہیں تھی۔ اس پلان پر عمل کرنے کے لئے لی ہاگ پوری تندہی سے کام کر رہا تھا۔

اس کی کامیابی یقینی تھی اور اس کی کامیابی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب کی کامیابی تھی بلکہ گریٹ پلان کی کامیابی کافرستان کی کامیابی تھی۔ گریٹ پلان کے کامیاب ہوتے ہی ہیون

ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح کافرستان کی جھولی میں گرنے والا تھا اور پاکیشیا سمیت پوری دنیا پر یہ آشکار ہونے والا تھا کہ ہیون ویلی پر صرف کافرستان کا حق تھا اور ہیون ویلی واقعی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت اس سے جدا نہیں کر سکتی تھی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سپریم کانفرنس ہال میں اس وقت تل دھرنے تک کی جگہ نہیں تھی۔ کانفرنس ہال میں غیر ملکی مندوبین کے ہمراہ انٹرنیشنل میڈیاز کے نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔

تمام ملکی اور غیر ملکی مندوبین کو مخصوص ترتیب سے بٹھایا گیا تھا۔ کانفرنس ہال کے وسط میں ایک بڑی گول میز رکھی گئی تھی جہاں آزادی کانفرنس کی اہم شخصیات کے بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا جو ہیون دیلی کے سلسلے میں اپنے ممالک کی طرف سے کانفرنس میں بولنے اور حق رائے دہی کا اختیار رکھتے تھے جبکہ باقی افراد کانفرنس ہال میں ایک دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال میں چاروں طرف گیلریاں بھی بنی ہوئی تھیں جہاں ملکی اور غیر ملکی نمائندے بھرے ہوئے تھے۔

میز کے عین اوپر دو مختلف سائیڈوں میں بڑی بڑی سکرینیں لگا

دی گئی تھیں جو لائیو ٹیلی کاسٹ کے ذریعے گول میز کانفرنس کے ایک ایک شخص کو کور کر سکتی تھیں۔ ان سکرینوں کی مدد سے نہ صرف ہال میں دور دور بیٹھے ہوئے افراد کانفرنس کو دیکھ سکتے تھے بلکہ ہال میں لگے ہوئے سپیکروں میں کانفرنس ہال میں ہونے والی ایک ایک بات سن سکتے تھے۔ کافرستانی حکام، لی ہاگ کے گریٹ پلان کی کامیابی کے لئے اس حد تک پرامید تھے کہ آزادی کانفرنس کی کارروائی پوری دنیا کو دکھانے کے لئے انہوں نے میڈیا کو لائیو ٹیلی کاسٹ کی اجازت بھی دے دی تھی اسی لئے ہال اور گیلریوں میں جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے جہاں سے گول میز کے گرد موجود ایک ایک شخص کو بخوبی ایکسپوز کیا جا سکتا تھا۔

آزادی کانفرنس کے مندوبین کانفرنس میں شرکت کے لئے آ چکے تھے۔ گول میز کی صدارت کی کرسی خالی تھی جہاں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون کو بٹھایا جانا تھا۔ کافرستانی حکام نے بہت سوچ سمجھ کر آزادی کانفرنس کی صدارت جناب سان ڈی رون کو دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کانفرنس میں پہلے مرحلے پر تمام ممالک آزاد رائے کا حق رکھتے تھے اور ہیون دیلی کے سلسلے میں کھل کر بات کر سکتے تھے۔ دوسرے مرحلے کے طور پر کانفرنس ہال میں موجود شرکاء کو بولنے کا حق تھا اس کے بعد تمام تجاویز کو ایک مسودے کی شکل دی جاتی جسے حریت راہنماؤں کو دیا جانا تھا۔ حریت رہنما ان دستاویزات کی پڑتال کرتے اور پھر وہ دستاویزات

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے ان تجاویزات پر دستخط کر کے کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کے حوالے کر دیتے۔ ان دستاویزات پر دونوں دستخط کر کے مہریں ثبت کرتے اور پھر ان دستاویزات کو منظوری کے لئے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے حوالے کر دیا جاتا جو ان تمام تجاویزات کا از سرنو جائزہ لیتے اور پھر کافرستان اور ہیون ویلی کے مخصوص نمائندگان سے ان کی اجازت لے کر اپنے دستخط اور مہر ثبت کر دیتے۔ اس کے بعد آخری مرحلے میں حریت راہنماؤں کو یہ اختیار دیا جاتا کہ وہ اٹھ کر باضابطہ طور پر یہ اعلان کر سکتے تھے کہ ہیون ویلی کے لئے ان کا اصل مؤقف کیا ہے۔ وہ ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق چاہتے ہیں یا پاکیشیا سے یا پھر وہ ہیون ویلی کو ایک خودمختار اور آزاد ریاست کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا باضابطہ اعلان ہی اس آزادی کانفرنس کا اصل فیصلہ ہوتا اور پوری دنیا کے نمائندوں اور میڈیا کی موجودگی میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری انہیں گواہ بنا کر ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کی مرضی کے مطابق ان کے فیصلے پر عمل کرتے اور ہیون ویلی کے نمائندگان کا فیصلہ قطعی آخری فیصلہ ہوتا جس کے بعد کسی کو بھی بولنے کا کوئی حق نہ ہوتا۔ اس فیصلے کے بعد اقوام متحدہ کی طرف سے پوری دنیا کو یہ پیغام دیا جاتا کہ فیصلہ ہیون ویلی کے نمائندوں کی مرضی اور ان کی منشاء کے مطابق کیا گیا ہے اس لئے ان کی مرضی اور ان کی خواہش پر ہی عمل کیا جائے گا اور اس طرح ہیون ویلی کا تنازع

Downloaded from https://paksociety.com

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا۔ تاریخ ساز فیصلے پر نہ کافرستان کو بعد میں کچھ بولنے کا حق ہوگا اور نہ پاکیشیا کو۔ اس سلسلے میں دونوں ممالک کو اقوام متحدہ کی طرف سے قرار دادیں پیش کی جائیں گی جس پر دونوں ممالک کے سیکرٹری خارجہ بغیر کوئی اعتراض کئے دستخط کریں گے اور اقوام متحدہ ان قراردادوں پر سختی سے عملدرآمد کرانے کے لئے پابند ہوگی۔

اس سلسلے میں پوری دنیا کے نمائندوں سے بات کر لی گئی تھی اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کافرستانی حکام اور پاکیشیائی حکام سے الگ الگ ملاقاتیں بھی کی تھیں تاکہ کانفرنس کی کارروائی کے دوران کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو اور ہر ممکن طریقے سے ہیون ویلی کا تنازع اس آزادی کانفرنس میں ہی حل کر دیا جائے۔

پاکیشیا شروع سے ہی اس تنازع کو حل کرنے کا خواہاں تھا اور ہیون ویلی کے عوام کی ہر خوشی ہی ان کی خوشی تھی اس لئے انہیں بھلا اس بات سے کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ ہیون ویلی کے نمائندے آزادی کانفرنس میں باضابطہ کیا اعلان کریں گے۔ پاکیشیا ہر حال میں ہیون ویلی کے عوام کو ان کا حق دلانا چاہتا تھا۔ ہیون ویلی میں کافرستانی فوج جو معصوم اور بے گناہ افراد کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہی تھی اور ہیون ویلی کے عوام کا جینا دوبھر کر رہی تھی۔ اس ظلم سے پاکیشیائی حکام ہر حال میں ہیون ویلی کو آزاد دیکھنا چاہتے تھے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھوڑی ہی دیر میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون وہاں تشریف لے آئے۔ گول میز کے گرد بیٹھے ہوئے افراد اور کانفرنس ہال میں موجود تمام افراد انہیں کانفرنس ہال میں داخل ہوتے دیکھ کر اپنی جگہوں پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کی آمد پر ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

جناب سان ڈی رون نے مسکرا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر شاندار انداز میں استقبال کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور باوقار انداز میں چلتے ہوئے صدارت کی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔

کانفرنس ہال میں پہلے ہر طرف شور سنائی دے رہا تھا۔ تمام لوگ اس آزادی کانفرنس کے حوالے سے اپنی اپنی بولیاں بول رہے تھے لیکن جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون کے آنے کے بعد وہاں گہرا سکوت چھا گیا تھا۔ ان کے کرسی پر بیٹھتے ہی تمام افراد اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہو گئے۔

کانفرنس ہال میں موجود تمام کیمرے آن تھے جو لائیو ٹیلی کاسٹ کر رہے تھے اور آج چونکہ ایک تاریخ ساز دن تھا۔ ہیون ویلی، کافرستان اور پاکیشیا کے ایک بہت بڑے تنازع کو ختم کرنے کے لئے انٹرنیشنل کانفرنس بلائی گئی تھی اس لئے ساری دنیا کی نظریں ٹی وی سکرینوں پر ہی مرکوز تھیں۔

"آزادی کانفرنس کا آغاز کیا جائے"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے مخاطب ہو کر نہایت خوش

اخلاقی سے کہا۔ اس سے پہلے کہ جناب سان ڈی رون کانفرنس شروع کرنے کی اجازت دیتے اسی لمحے گول میز کے ایک طرف بیٹھے ہوئے سر سلطان اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"جناب صدر۔ اس سے پہلے کہ آپ کانفرنس شروع کرنے کی اجازت دیں۔ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں"...... سر سلطان نے بڑے بردبار اور اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور جناب سان ڈی رون سمیت تمام افراد کی نظریں ان پر جم گئیں۔

"فرمائیں۔ کیا کہنا ہے آپ کو"...... جناب سان ڈی رون نے کہا۔ ان کی بات سن کر کافرستانی وزیراعظم خاموش ہو کر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"جناب صدر۔ آج ایک تاریخ ساز دن ہے۔ آج آزادی کی اس کانفرنس میں ہیون ویلی میں امن اور سکون کے نئے دور کا آغاز ہونے والا ہے اور ہیون ویلی کو خوشیاں اور ان کے خوابوں کی تعبیر ملنے والی ہے جس کا وہ لوگ پچھلی چھ دہائیوں سے نہ صرف خواب دیکھ رہے ہیں بلکہ آزادی کی اس جنگ میں سڑکوں اور بازاروں میں ان کا بے دردی سے خون بھی بہایا گیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آزادی کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جائے تاکہ اس سے دنیا کے تمام مسلمانوں کے دل منور ہو جائیں اور اس نیک کام کے لئے ہمارا پروردگار ہمارا اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہیون ویلی کے اگلے دن کا سورج ہیون ویلی کے عوام کی زندگیوں

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

میں نئی خوشیاں اور نئی امنگوں کی روشنی لا سکے۔ یہ معاملہ چونکہ ہم مسلمانوں اور کافرستانیوں کے درمیان تنازع کا باعث بنا ہوا ہے اس لئے کسی کو اس کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور نہ ہونا چاہئے“...... سرسلطان نے بڑے باوقار انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ آپ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ اس آزادی کانفرنس میں ہر کسی کو بولنے اور اپنے اپنے طور پر عمل کرنے کا مکمل اختیار ہے“...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا تو وہاں موجود مسلمان اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو کلام پاک کی تلاوت کرنے کی اجازت دینے پر دل کھول کر داد دینے لگے۔ ان کی یہ داد سرسلطان کے لئے بھی تھی جنہوں نے اس آزادی کانفرنس میں غیر ملکی مندوبین کے سامنے کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع کرانے کا کہا تھا۔ اتنے بڑے کانفرنس ہال میں، ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلموں کے سامنے سرسلطان کی یہ بات مسلمانوں کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی تھی اور یہ سرسلطان کا ہی حوصلہ تھا کہ انہوں نے اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل کی بات کہہ کر ان کے دل جیت لئے تھے۔

”شکریہ جناب صدر“...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ انہوں نے سامنے بیٹھے بیرون ملک کے حریت راہنماؤں کی طرف

دیکھا تو ایک حریت رہنما قاری محمد عثمان غازی سر ہلا کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پڑھی اور پھر نہایت میٹھی آواز میں سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔ ان کی آواز میں اس قدر شیرینی تھی کہ ہال کلام پاک کی آواز سے جھوم اٹھا تھا اور وہاں موجود تمام افراد پر رقت سی طاری ہو گئی تھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے سر سورۃ رحمٰن کی تلاوت کے احترام میں جھک گئے۔

ہال کی دیواروں کے پاس لی ہاگ کی فورس کے بلیک سپائیڈرز موجود تھے جو چوکنے کھڑے تھے اور ہر طرح کے حالات سے نپٹنے کے لئے تیار تھے۔ لی ہاگ کافرستانی پرائم منسٹر کی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں چند فائلیں تھیں۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک نظر آ رہی تھی جیسے کانفرنس ہال میں جو ہونے والا تھا یا ہو رہا تھا اس کے گریٹ پلان کے تحت ہی ہو رہا تھا۔

قاری محمد عثمان غازی نے تلاوت کلام پاک کے بعد سورۃ رحمٰن کا باقاعدہ ترجمہ سنایا اور پھر انہوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر نہایت خشوع خضوع سے دعا مانگنا شروع کر دی۔ وہاں موجود مسلمان حاضرین بھی ان کی دعا میں شریک ہو گئے۔ پھر دعا کے ختم ہونے کے بعد اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے آزادی کانفرنس شروع کرنے کی باقاعدہ اجازت دے دی۔ سب سے پہلے کافرستانی پرائم منسٹر اٹھے اور انہوں نے وہاں آنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

والے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ باقاعدہ تقریر کرنا شروع ہو گئے۔ ان کی تقریر کا لب لباب یہی تھا کہ کافرستان کی ہمدردیاں شروع سے ہی ہیون ویلی کے عوام کے ساتھ تھیں اور انہوں نے ہیون ویلی میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن کوششیں کی تھیں۔ انہوں نے اس تاثر کو یکسر غلط ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ہیون ویلی میں کافرستانی فوج قابض ہے اور وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے ہیون ویلی پر اپنا تسلط جمائے ہوئے ہے۔

کافرستانی پرائم منسٹر نے یہ بھی کہا تھا کہ ہیون ویلی میں کافرستان کی فوج ضرور موجود ہے لیکن وہ عام شہریوں اور بے گناہ لوگوں کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاتی بلکہ ان کی ڈیوٹی ان شر پسند عناصر کو کچلنے کے لئے وہاں لگائی گئی ہے جو ہیون ویلی کے مسلمانوں کے جذبات بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہیون ویلی کے امن کے دشمن ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے ہیون ویلی میں بیرونی قوتوں کے مداخلت کرنے کا زور شور سے کہا تھا۔ ان کے کہنے کے مطابق اگر ہیون ویلی سے بیرونی مداخلت کار نکل جائیں تو ہیون ویلی جنت نظیر بن سکتی ہے۔ وہاں امن بھی قائم ہو سکتا ہے اور ہیون ویلی کے عوام چین و سکون سے زندگیاں بسر کر سکتے ہیں۔ بیرونی مداخلت کاروں کے سلسلے میں انہوں نے کھل کر پاکیشیا کی طرف انگلی بھی اٹھائی تھی اور اس سلسلے میں انہوں نے اقوام متحدہ

کے جنرل سیکرٹری کو چند ایسی دستاویزات بھی پیش کی تھیں جن کی رو سے پاکیشیا کی طرف سے ہیون ویلی میں کافرستان کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کیا جا رہا تھا۔

کافرستانی پرائم منسٹر تند و تیز آواز میں تقریر کر رہے تھے اور جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون ان دستاویزات کا مطالعہ کر رہے تھے جو کافرستانی پرائم منسٹر نے انہیں دی تھیں۔

لمبی چوڑی تقریر کرنے کے بعد کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا کہ وہ امن کے نمائندے ہیں اور ان کے مطابق آزاد رہنے کا حق ہر کسی کو حاصل ہے۔ وہ ہیون ویلی کے عوام کے کس قدر ہمدرد ہیں اس کا اندازہ اس آزادی کانفرنس سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ آزاد پسند قوم کے نمائندے نہ ہوتے تو اس آزادی کانفرنس کا قیام کبھی عمل میں نہ لایا جا سکتا تھا۔ انہوں نے تمام تر اختیارات حریت راہنماؤں کو دے دیئے تھے کہ اس آزادی کانفرنس میں حریت راہنما آج جو فیصلہ کریں گے وہ حتمی فیصلہ ہو گا۔ کافرستان اس فیصلے کا پابند ہو گا۔ اگر حریت راہنما یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاکیشیا سے الحاق کر کے آزاد اور خوش رہ سکتے ہیں تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ حریت راہنما اگر آزاد ریاست کا قیام چاہیں تو وہ آج انہیں یہ اختیار بھی دینے کے لئے تیار ہیں اور اگر وہ کافرستان سے الحاق کرنا چاہیں تو وہ ہیون ویلی کو باقاعدہ ایک آزاد ریاست اور خود مختار صوبے کی حیثیت دے دیں گے اور ہیون ویلی کو کافرستان کی

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تمام مراعات سے مالا مال بھی کیا جائے گا اور ہیون ویلی کے نوجوانوں کو کافرستان کے ہر اہم شعبے میں شامل کر کے انہیں حکومتی مشینری کا حصہ بھی بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کافرستان سے الحاق کرنے کی صورت میں ہیون ویلی کو ایک جدید اور کامیاب انڈسٹریل ویلی بنانے کا بھی اعلان کیا اور یہ بھی اعلان کیا کہ اگر ہیون ویلی کے حریت راہنما کافرستان سے الحاق کا اعلان کرتے ہے تو وفاق کی طرف سے ہیون ویلی کی تعمیر و ترقی کے لئے بڑے بڑے فنڈز بھی جاری کیے جائیں گے جس سے ہیون ویلی میں روزگار بھی فراہم ہوں گے اور ہیون ویلی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر سکے گا۔

کافرستانی پرائم منسٹر ایک طرف ہیون ویلی کو خود ارادیت اور خود مختاری کا حق دینے کی بھی باتیں کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کو سبز باغ بھی دکھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کی تقریر ختم ہوئی تو وہ اپنی کرسی پر بڑے اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھ گئے۔

کافرستانی پرائم منسٹر کے بیٹھتے ہی پاکیشیائی پرائم منسٹر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ پاکیشیائی پرائم منسٹر نے کافرستانی پرائم منسٹر کے ان تمام الزام کی تردید کی تھی جو کافرستانی پرائم منسٹر نے اپنی تقریر کے دوران پاکیشیا پر لگائے تھے۔ انہوں نے ان دستاویزات کو بھی نقلی اور فیک

قرار دے دیا جو کافرستانی پرائم منسٹر نے ثبوت کے طور پر بیرونی مداخلت کاروں کے حوالے سے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو پیش کئے تھے۔ پاکیشیائی پرائم منسٹر نے لمبی چوڑی تقریر کرنے کی بجائے اس آزادی کانفرنس کا خیر مقدم کیا تھا اور انہوں نے کہا کہ وہ اور پاکیشیائی عوام صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ہیون ویلی کے عوام کو ان کی خواہش کے مطابق ان کا حق دیا جائے اور ان کے سروں پر جو چھ دہائیوں سے ظلم کی تلوار لٹکی ہوئی ہے وہ تلوار ان کے سروں سے ہٹا لی جائے۔ انہیں اور پاکیشیائی عوام کے ساتھ پوری دنیا کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا کہ ہیون ویلی کے حریت راہنما کیا فیصلہ دیں گے۔ ہیون ویلی کے عوام کی خواہش ہو تو وہ پاکیشیا سے الحاق کریں اور اگر وہ چاہیں تو کافرستان سے بھی الحاق کر سکتے ہیں۔ انہوں نے صاف لفظوں میں ہیون ویلی کے عوام اور دنیا کے نمائندوں کو پاکیشیا کے ابتر حالات کے بارے میں کھل کر بتا دیا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ ہیون ویلی کے عوام کو سبز باغ نہیں دکھانا چاہتے۔ اگر ہیون ویلی کے باشندے پاکیشیا سے الحاق کریں گے تو پاکیشیا ہیون ویلی کے عوام کے لئے وہی کچھ کرے گا جو باقی صوبوں کے لئے کرتا ہے۔ ان کی زور دار اور پراثر تقریر سے حاضرین بے اختیار تالیاں بجانے پر مجبور ہو گئے تھے کیونکہ پاکیشیا نے اپنا مدعا نہایت سچائی اور پوری ایمانداری سے بیان کیا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پاکیشیا کے وزیراعظم کی تقریر کے بعد وہاں کھلی بحث شروع ہو گئی۔ تمام دنیا کے نمائندے ہیون ویلی کے عوام کا کھل کر ساتھ دے رہے تھے۔ ان میں سے بعض ممالک کے نمائندے حریت راہنماؤں کو کافرستان سے الحاق کرنے کی تجویزیں دے رہے تھے اور بعض پاکیشیا سے، ان عمائدین کی تعداد بہت کم تھی جو ہیون ویلی کو آزاد اور خود مختار ریاست کے طور پر دیکھنا چاہتے تھے۔ الغرض وہاں جتنے منہ تھے اتنی ہی باتیں کی جا رہی تھیں۔ عمائدین کے بعد ہال میں موجود دوسرے افراد سے تجاویز لینے کا سلسلہ شروع ہو گیا جن کا تعلق ملکی اور غیر ملکی مختلف طبقہ ہائے فکر سے تھا۔

ایک گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا اور پھر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون کے حکم پر گیند ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کے کورٹ میں آ گئی۔

حریت راہنماؤں نے اپنے لیڈر کے طور پر سید ناظم حسن جیلانی صاحب کو بتایا تھا جو ہیون ویلی کے تحریک آزادی کے سب سے بڑے اور سینئر لیڈروں میں سے ایک تھے اور انہوں نے تحریک آزادی کے لئے کافرستانی فوج کے ہاتھوں متعدد بار صعوبتیں بھی اٹھائی تھیں اور سینکڑوں بار نظر بند بھی کئے جا چکے تھے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"...... سید ناظم حسن جیلانی صاحب نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے نہایت عزت و احترام سے بسم اللہ پڑھی اور پھر وہ نہایت مدبرانہ اور بزرگانہ انداز میں بولنے لگے۔

"سب سے پہلے میں ان تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس وقت ہمارے لئے ہماری قوم کے لئے اور ہیون ویلی کے لئے اس آزادی کانفرنس میں موجود ہیں۔ میں جناب صدر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو اس اجلاس کی ہمارے لئے صدارت کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی صدارت میں آج جو فیصلہ ہو گا وہ نہ صرف تاریخی اہمیت کا حامل ہو گا بلکہ اس فیصلے سے ہیون ویلی کے لئے پوری دنیا میں ایک نئے باب کی راہیں کھل جائیں گی جس سے ہیون ویلی میں آزادی، خوشحالی اور خوشی کے نئے دیئے روشن ہو جائیں گے اور ان دیوں کی روشنی میں ہیون ویلی کے ڈرے ہوئے لوگوں، سہمے ہوئے بچوں اور خوف سے لرزتی ہوئی عورتوں کے چہرے روشن ہو جائیں گے جو پچھلی چھ دہائیوں سے آزادی کا پرچم اٹھائے اپنے بچوں، اپنے بزرگوں اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کے خون کی قربانی دیتے آ رہے ہیں۔ میں اس اہم موقع پر ہیون ویلی کے عوام پر ہونے والے ظلم، ستم کی داستانیں بیان نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ہیون ویلی میں کن مصائب سے دو چار ہیں۔ آج اس آزادی کانفرنس میں ہیون ویلی کے عوام کو جب یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ ہم اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کریں تو میرے لئے اور ہیون ویلی والوں کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی کوئی بات نہیں ہو سکتی البتہ میں پاکیشیا اور ان تمام

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

مسلمانوں کا شکریہ ضرور ادا کروں گا جنہوں نے ہمارے حق کے لئے ہماری آواز میں آواز ملائی اور ہماری ہر تکلیف اور دکھ میں انہوں نے ہمارا ساتھ دیئے اور ہم سے قدم سے قدم ملانے اور شانے سے شانہ ملانے کی قسمیں کھائیں اور ہمارے شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ہمارے ساتھ مل کر خون کے آنسو بہائے۔ آج اس تاریخ ساز فیصلے کے بعد ہم بھی اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ دنیا میں ہمارا بھی ایک نام اور ایک مقام ہو گا۔ ہم دنیا کو آج یہ یقین دلا دیں گے کہ ہماری آزادی کی کوئی تحریک لاحاصل اور شر پسندوں کے لئے نہیں تھی۔ ہم نے جب بھی اور جو کچھ بھی کیا وہ صرف آزادی کے لئے کیا تھا۔ آزادی کے لئے ہمیں جو تکلیفیں اور صعوبتیں اٹھانی پڑی تھیں اور ہم نے اپنوں کا جس قدر خون بہتے ہوئے دیکھا ہے آج کا دن ان آزادی کے متوالوں اور شہیدوں کے نام سے منسوب کیا جائے گا۔ آپ سب نے جس طرح کھل کر ہمارا ساتھ دیا ہے اور ہمیں تجاویز دی ہیں ہم دل سے ان کی قدر کرتے ہیں۔ آپ سب کی تجویزیں اور مشورے ہمارے سر آنکھوں پر ہیں لیکن ہم ان تجویزوں اور ان مشوروں پر عمل نہیں کر سکیں گے۔ ہماری قوم کی نظریں ہم پر ہیں۔ وہ کیا چاہتے ہیں اور ان کی خواہشیں کیا ہیں یہ ہم جانتے ہیں۔ ہمیں چونکہ خود ارادیت کا حق دیا گیا ہے اس لئے ہم اس حق کو ہیون دیلی کے عوام کی امیدوں، ان کی امنگوں اور ان

کی توقعات کے مطابق استعمال کریں گے۔ اس سلسلے میں ہم نے ہیون دیلی میں کئی بار عام لوگوں کے درمیان جا کر جلسے کیے تھے۔ ان سے مشورے کیے تھے اور ان کی اکثریت رائے ہمارے پاس محفوظ ہے اور اکثریت رائے کے تحت ہم نے اپنے فیصلے کا ایک مسودہ تیار کیا ہے۔ یہ مسودہ ہم جناب صدر کی خدمت میں پیش کریں گے۔ ان کے بعد یہی مسودہ کافرستانی پریذیڈنٹ صاحب، کافرستانی پرائم منسٹر صاحب کو پیش کیا جائے گا جو دستاویزات کی منظوری کے لئے دستخط کریں گے۔ اس کے بعد ہم یہ مسودہ آپ تمام حضرات کو پڑھ کر سنائیں گے اور پھر ہم باضابطہ یہ اعلان کریں گے کہ ہم کیا چاہتے ہیں“...... ناظم حسن جیلانی صاحب نے کہا اور انہوں نے اپنے سامنے پڑی فائل اٹھا کر بڑے احترام کے ساتھ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کی طرف بڑھا دی۔ انہیں مسودے کی فائل اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو دیتے دیکھ کر کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک آ گئی تھی۔ لی ہاگ کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے ان سے فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنے لگے۔ پرنٹڈ پیپروں کا بغور مطالعہ کرنے لگے۔ فائل میں چار پرنٹڈ پیپر تھے جنہیں پڑھنے میں انہیں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔

”کیا یہ آپ سب کا حتمی اور متفقہ فیصلہ ہے“...... اقوام متحدہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

کے جنرل سیکرٹری نے فائل پڑھ کر سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"بالکل جناب۔ یہ ہمارا نہیں تمام ہیون ویلی کے عوام کا متفقہ فیصلہ ہے جن کی آنکھیں ہمارے فیصلے کے انتظار میں بچھی ہوئی ہیں"...... سید ناظم حسن جیلانی نے مسکرا کر کہا۔

"سوچ لیں۔ منظوری کے بعد آپ کے ان فیصلوں کو حتمی اور ناقابل تردید حیثیت دی جائے گی پھر آپ ان فیصلوں میں کسی بھی قسم کا کوئی رد و بدل نہیں کر سکیں گے"...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"ہمیں کسی رد و بدل کی ضرورت بھی نہیں ہے جناب"...... سید ناظم حسن جیلانی نے اسی انداز میں کہا۔

"اور آپ سب۔ کیا آپ بھی جیلانی صاحب کے ان فیصلوں سے متفق ہیں"...... جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے باقی حریت راہنماؤں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جیلانی صاحب ہمارے بزرگ اور ہمارے لیڈر ہیں جناب۔ ان کا ہر فیصلہ ہمارا فیصلہ ہے۔ ہماری ساری قوم کا فیصلہ ہے۔ ہمیں اس پر نہ کوئی اعتراض ہے اور نہ کبھی ہو گا"...... دوسرے حریت راہنماؤں نے یک زبان ہو کر کہا تو اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے ایک طویل سانس لے کر کافرستانی پرائم منسٹر کے عقب میں کھڑے لی ہاگ کو اشارہ کیا تو لی ہاگ فوراً ان کے قریب آ گیا۔

"یہ مسودہ اپنے پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر صاحب کو دے دو"۔ انہوں نے کہا اور لی ہاگ نے بڑے ادب کے ساتھ ان سے فائل لی اور فائل لے کر کافرستانی پریذیڈنٹ کے پاس آ گیا اور پھر اس نے فائل کھول کر پریذیڈنٹ کے سامنے رکھ دی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے مسکراتے ہوئے سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھا تو جیلانی صاحب مسکرا دیئے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے آنکھوں سے دور کا چشمہ اتارا اور جیب سے نزدیک اور ریڈنگ گلاسز نکال کر آنکھوں پر لگا لئے مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑے۔ ان کی آنکھیں دھندلا رہی تھیں۔ پرنٹڈ پیپرز کے الفاظ انہیں صاف دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ انہوں نے فوراً عینک اتاری اور جیب سے رومال نکال کر عینک کے شیشے صاف کرنے لگے۔ شیشے صاف کر کے انہوں نے دوبارہ پیپروں کی طرف دیکھا مگر دھندلاہٹ بدستور موجود تھی۔ انہوں نے پریشانی کے عالم میں سر اٹھا کر ہیون ویلی کے رہنما سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھا تو سید ناظم حسن نے انہیں آنکھ کا مخصوص اشارہ کر دیا۔ ان کا اشارہ دیکھ کر پریذیڈنٹ صاحب کے چہرے پر اطمینان آ گیا اور وہ یوں فائل دیکھنا شروع ہو گئے جیسے کاغذ پر پرنٹ ایک ایک لفظ غور سے پڑھ رہے ہوں۔ اس قدر غیر ملکی مندوبین کے سامنے وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے کہ فائل پڑھ نہیں سکتے ورنہ وہاں موجود مندوبین ان کا مذاق بناتے کہ اتنے بڑے ملک کا صدر اور فائل پڑھنے کے لئے نظر کا چشمہ

Downloaded from https://paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بھی ساتھ نہیں لایا تھا۔ سید جیلانی صاحب نے چونکہ انہیں مخصوص اشارہ کر دیا تھا اس لئے وہ مطمئن تھے۔ انہوں نے جان بوجھ کر صفحات پلٹائے اور پھر گہری سانس لیتے ہوئے انہوں نے فائل بند کی اور آنکھوں سے چشمہ اتار لیا۔

''مسٹر پریذیڈنٹ۔ کیا آپ نے مسودہ پڑھ لیا ہے''...... انہیں فائل بند کرتے دیکھ کر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ بالکل سر۔ میں نے مسودہ پڑھ لیا ہے''۔ پریذیڈنٹ صاحب نے مسکرا کر دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اس مسودے اور مسودے میں دی گئی تمام شقوں پر متفق ہیں''...... جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے اسی طرح سنجیدگی سے پوچھا۔

''یس سر۔ بالکل سر۔ بڑا مناسب فیصلہ ہے ان کا۔ انہوں نے سوچ سمجھ کر اور خود مختاری سے فیصلہ کیا ہے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''آپ کو ان شقوں پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے''...... جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے کہا۔

''نہیں جناب۔ کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ ان کا فیصلہ ہے اور ہم نے پہلے ہی اعلان کیا تھا کہ یہ جو بھی فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہو گا۔ ہم ان کے کسی فیصلے کو رد نہیں کریں گے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''تو پھر اس مسودے پر منظوری کے لئے آپ اپنے دستخط ثبت کر دیں''...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے مسکرا کر کہا۔

''جی سر۔ ضرور سر۔ کیوں نہیں۔ میں دستخط کر دیتا ہوں''۔ صدر مملکت نے کہا۔ انہوں نے پھر چشمہ لگایا اور جیب سے قلم نکال لیا۔ انہوں نے ایک بار پھر سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھا تو جیلانی صاحب نے انہیں مطمئن رہنے کا اشارہ کر دیا۔ لی ہاگ نے آگے بڑھ کر فائل کھولی اور ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

''یہاں سائن کریں سر''...... لی ہاگ نے کہا اور پریذیڈنٹ صاحب نے دھندلے شیشوں سے دیکھتے ہوئے قلم کی ٹپ اس جگہ رکھ دی جہاں لی ہاگ کی انگلی تھی اور پھر انہوں نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے وہاں اپنے دستخط کر دیئے۔ لی ہاگ نے صفحہ پلٹا۔

''یہاں سر''...... اس نے کہا اور پریذیڈنٹ صاحب نے دوسرے ورق پر بھی دستخط کر دیئے۔ اسی طرح لی ہاگ نے چاروں پرنٹڈ پیپروں پر دستخط کرائے اور تھینک یو کہہ کر ان کے سامنے سے فائل اٹھا لی۔ پریذیڈنٹ صاحب کے مسودے پر دستخط کرنے پر ہال ایک بار پھر تالیوں کی آوازوں سے گونجنے لگا۔

لی ہاگ نے فائل کافرستانی پرائم منسٹر کے سامنے رکھ دی۔

''آپ بھی مسودہ پڑھ کر سائن کریں جناب پرائم منسٹر''۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا۔

''نو سر۔ پریذیڈنٹ صاحب نے مسودہ پڑھ بھی لیا ہے اور اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پر دستخط بھی کر دیئے ہیں اس لئے میں اسے پڑھ کر مزید وقت ضائع نہیں کروں گا۔ جیلانی صاحب اور ہیون ویلی کے عوام کا میں صبر کا اور امتحان نہیں لوں گا اس لئے میں پڑھے بغیر مسودے پر دستخط کر دوں گا''...... پرائم منسٹر نے فاخرانہ انداز میں گردن اکڑتے ہوئے کہا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلے سے ہی جانتے ہوں کہ مسودے کے مندرجات کیا ہو سکتے ہیں۔

''سیکرٹری صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب۔ ایک بار آپ کو بھی مسودہ پڑھ لینا چاہئے''...... لی ہاگ نے پرائم منسٹر کے کان میں کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے''...... پرائم منسٹر نے لی ہاگ کے مشورے کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا اور انہوں نے اوپر والی جیب میں موجود قلم نکالا اور بڑے فاخرانہ انداز میں فائل کھول کر اس میں لگے ہوئے پیپرز پر ان جگہوں پر دستخط کرنے شروع ہو گئے جہاں ان کا نام اور منصب کی مہر ٹائپ کی گئی تھی۔ جیسے ہی پرائم منسٹر نے آخری صفحے پر دستخط کئے ماحول ایک بار پھر تالیوں سے گونج اٹھا اور لی ہاگ نے ان کے سامنے سے فائل اٹھائی اور لے جا کر بڑے ادب اور احترام سے وہ فائل اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے سامنے رکھ دی۔

کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ وہ اب سید ناظم حسن جیلانی کی طرف امید بھری نظروں

سے دیکھ رہے تھے جو اب سے چند لمحوں بعد اٹھ کر گریٹ پلان کے تحت یہ اعلان کرنے والے تھے کہ ہیون ویلی کا وہ کافرستان سے الحاق چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون نے فائل کھول کر کافرستانی صدر اور پرائم منسٹر کے دستخط دیکھے اور پھر وہ سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھنے لگے۔

''جناب سید ناظم حسن جیلانی صاحب۔ کافرستانی پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر صاحب نے آپ کے دیئے ہوئے مسودے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ انہوں نے اپنے فرض منصبی کے تحت آپ کی تمام تحفظوں کو منظور کر لیا ہے۔ اب یہ مسودہ میرے پاس ہے۔ میں اس مسودے پر دستخط کر کے اس مسودے کو حتمی منظوری دے دوں گا۔ آپ چاہیں تو میرے دستخط کرنے سے پہلے اپنے فیصلے سے اپنی قوم اور پوری دنیا کو آگاہ کر سکتے ہیں''...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا۔

''نہیں جناب۔ پہلے آپ اس مسودے کی حتمی منظوری کے لئے دستخط کریں اس کے بعد میں اپنی قوم اور دنیا کو اپنا فیصلہ بتا دوں گا''۔ سید ناظم حسن جیلانی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی خوشی''...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا اور انہوں نے فائل کھول کر اس پر اپنے دستخط کرنا شروع کر دیئے۔ پورا ہال ان کے حتمی دستخطوں کے کرنے سے زور دار تالیوں اور نعروں سے گونجنے لگا۔ ابھی اقوام متحدہ کے جنرل

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سیکرٹری سان ڈی رون نے آخر صفحے پر دستخط کیے ہی تھے کہ اچانک کانفرنس ہال تاریکی میں ڈوب گیا۔ وہاں اس قدر گہری تاریکی چھا گئی جیسے کانفرنس ہال کا پاور سسٹم فیل ہو گیا ہو۔ ہال میں تاریکی ہوتے دیکھ کر تمام افراد تیز تیز آواز میں بولنا شروع ہو گئے۔ اسی لمحے وہاں روشنی ہو گئی۔ کانفرنس ہال میں تاریکی کا دورانیہ تیس سیکنڈ تک رہا تھا اور پھر پاور بحال ہو گئی تھی۔

"یہ کیا ہوا تھا۔ یہ کیسی تاریکی تھی"...... کافرستانی پریذیڈنٹ نے لی ہاگ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔ پرائم منسٹر بھی لی ہاگ کو تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔

"پاور سسٹم میں کوئی مسئلہ ہوا ہو گا جناب۔ پھر بھی میں دیکھتا ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں بے چینی اور پریشانی ابھر آئی تھی۔ وہ تیز نظروں سے چاروں اطراف کا جائزہ لے رہا تھا لیکن ماحول ایسا ہی تھا جیسا پہلے تھا۔ اس نے ہیون ویلی کے حریت نمائندوں کو غور سے دیکھا لیکن وہ سب بھی اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ اب آپ اپنے فیصلے سے اپنی قوم اور پوری دنیا کو آگاہ کر سکتے ہیں"...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے دوبارہ سید ناظم حسن جیلانی سے مخاطب ہو کر کہا اور سید ناظم حسن جیلانی سر ہلا کر دوبارہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

لی ہاگ کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے وہ جھٹکا کھا کر گر گیا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دونوں ہاتھ اور اس کے پیر بندھے ہوئے ہوں۔ اس نے بوکھلا کر سر اٹھا کر دیکھا تو اسے اپنے پیروں پر چمک دار پٹیاں سی نظر آئیں۔ اس کے دونوں ہاتھ چونکہ عقب میں بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ یہ نہیں دیکھ سکا کہ اس کے ہاتھ رسی سے بندھے ہوئے ہیں یا ایسی ہی چمک دار پٹیوں سے۔

لی ہاگ نے سر گھما کر دائیں بائیں دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس کے اردگرد تیس افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Download from Paksociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ککک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب یہاں اور میں۔ مجھے کس نے باندھا ہے"...... لی ہاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس نے ادھر ادھر سر گھمایا تو اسے اپنے اردگرد سرخ رنگ کے لیزز سے چاروں طرف فریم سے بنے دکھائی دیئے۔ فریموں کے اوپر والے کونوں پر سفید رنگ کے چار بٹن سے دکھائی دے رہے تھے جن کے دائیں بائیں سرخ لکیریں ایک دوسرے بٹنوں سے جڑی ہوئی تھیں۔ ایسے ہی چار بٹن فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان بٹنوں سے بھی بال جیسی باریک لیزز نکلتی دکھائی دے رہی تھیں جو نیچے بھی ایک دوسرے بٹنوں سے جڑی ہوئی تھی اور چار لکیریں اوپر بٹنوں سے بھی جڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ لیزز سے بنے ہوئے ان فریموں کے درمیانی حصے خالی نظر آ رہے تھے۔ دوسری طرف لی ہاگ کو وہی کمرہ دکھائی دے رہا تھا جہاں اس کا اور عمران کا دماغی اور آنکھوں کی قوت کا مقابلہ ہوا تھا اور دونوں کی دماغی قوتیں اس قدر پاورفل تھیں کہ دونوں ہی ایک دوسرے کو گرانے میں کامیاب ہو گئے تھے پھر چند لمحوں کے بعد لی ہاگ تو اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن عمران اسی طرح گرا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے لی ہاگ پر مشین گنیں تان لی تھیں لیکن لی ہاگ نے فوراً کوڈ زبان استعمال کرتے ہوئے ماسٹر کمپیوٹر سے ان کی مشین گنیں چھیننے کا حکم دے کر انہیں میگنٹ ریز سے جکڑنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس کا حکم سنتے ہی ماسٹر کمپیوٹر نے میگنٹ ریز سے عمران کے ساتھیوں کے

ہاتھوں سے مشین گنیں نکال کر چھت سے چپکا دی تھیں اور ان سب کو بھی مفلوج کر کے رکھ دیا تھا پھر کرنل کارتھی نے عمران کی ناک سے خون نکلتے دیکھ کر اسے جا کر باقاعدہ چیک کیا تھا اور عمران کی نبض، اس کا سانس اور اس کے دل کی دھڑکنیں چیک کرنے کے بعد اس نے عمران کے ہلاک ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔

آپریشن روم کے انچارج وکرم کے کہنے پر اس نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دی تھیں کہ وہ جیسے ہی اس کمرے سے باہر نکلیں وہ عمران کی لاش اور عمران کے ساتھیوں کو جلا کر راکھ بنا دے پھر لی ہاگ کمرے سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس کا سر چکرایا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ گیا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور وہ الٹ کر وہیں گر گیا۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا۔ اس دوران وہاں کیا ہوا تھا۔ اسے کس نے باندھا تھا۔ اس کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے افراد وہاں کیسے آئے تھے۔ وہ کچھ نہیں جانتا تھا لیکن خود کو بندھا ہوا پا کر، ان افراد کو وہاں بے ہوش دیکھ کر اور اپنے اردگرد سرخ لیزز کی روشنی دیکھ کر وہ بری طرح سے گھبرا گیا تھا۔ جو افراد اس کے اردگرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے ان میں کرنل کارتھی اور آپریشن روم کا انچارج وکرم بھی تھے۔

"سال بنکر۔ ہمیں سال بنکر میں قید کیا گیا ہے لیکن کیوں اور۔ اور"...... لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر وہ جوں جوں سوچتا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

چلا گیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''اس کا مطلب ہے کہ عمران ہلاک نہیں ہوا تھا۔ وہ زندہ ہے۔ اس نے مجھے بے ہوش کیا تھا اور وہی ان کو یہاں لایا ہے اور اسی نے ہمیں یہاں سال بنکر میں قید کیا ہے''...... لی ہاگ نے غصے، حیرت اور پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے پہلو بدلا اور بندھے ہوئے ہاتھوں کو زور زور سے حرکت دینے لگا لیکن اس کے ہاتھ بھی چمک دار پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ زور زور سے جھٹکے دینے کے باوجود پٹیاں نہ ٹوٹ رہی تھیں اور نہ ہی ڈھیلی ہو رہی تھیں۔

''یہ کس قسم کی پٹیاں ہیں۔ یہ ڈھیلی ہونے اور ٹوٹنے کا نام کیوں نہیں لے رہی ہیں''...... لی ہاگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ کچھ دیر کوشش کرتا رہا پھر وہ کچھ سوچ کر پہلو کے بل اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ پہلو اور کہنی کے بل وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ پشت اور ٹانگوں کے نیچے سے نکالنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ بندھے ہوئے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں موڑ کر وہ پشت اور ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر سامنے لے آیا اور پھر سفید اور چمک دار پٹیوں کو دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دونوں ہاتھوں کی پٹیاں آہنی کلپوں کی طرح بندھی ہوئی تھیں۔ لی ہاگ نے دونوں ہاتھ منہ کے پاس کئے اور دانتوں سے ان سفید پٹیوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں اس نے

نوکیلے دانتوں سے پٹیاں کاٹ لیں اور اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے پیروں پر بندھی ہوئی پٹیاں کھولنی شروع کر دیں۔ پھر آزاد ہوتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے سامنے والے فریم کے قریب آ کر ایک ہاتھ آگے بڑھایا تو اس کا ہاتھ جیسے کسی صاف شفاف شیشے سے ٹکرا گیا ہو۔

''ہائکرس ریز۔ اس کا مطلب ہے کہ میں واقعی سال بنکر کے اندر ہی ہوں''...... لی ہاگ نے غراتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو''۔ لی ہاگ نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سال بنکر میں گونج کر رہ گئی لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

''ماسٹر کمپیوٹر۔ میں لی ہاگ ہوں۔ مجھے جواب دو''...... لی ہاگ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا لیکن ماسٹر کمپیوٹر کی طرف سے جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''عمران۔ عمران کہاں ہو تم۔ میرے سامنے آؤ عمران''...... لی ہاگ نے اس بار ماسٹر کمپیوٹر کی بجائے چیختے ہوئے عمران کو آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن سال بنکر سائکرس ریز کی وجہ سے ساؤنڈ پروف تھا اس کی آوازیں بھلا بنکر سے باہر کیسے جا سکتی تھیں۔

سال بنکر میں دوسرے افراد کو موجود دیکھ کر لی ہاگ کو یقین ہو

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

گیا تھا کہ عمران اس کے گریٹ پلان کی حقیقت سے آگاہ ہو گیا ہے اور اس نے لی ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے لیکن کیسے۔ یہ سوچ سوچ کر لی ہاگ کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

لی ہیڈ کوارٹر کا کنٹرول نہ صرف وکرم کے پاس تھا بلکہ ماسٹر کمپیوٹر بھی لی ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرتا تھا اور کسی بھی خطرے کی صورت میں وہ الرٹ ہو جاتا تھا اور خود کار طریقے سے سارے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرتا تھا اور ہیڈ کوارٹر میں موجود انجان افراد کو خود کار طریقے سے تلاش کر کے انہیں ہلاک کر دیتا تھا اور ماسٹر کمپیوٹر صرف لی ہاگ کی وائس پر ہی کنٹرول ہوتا تھا۔ اگر کوئی غیر متعلق شخص لی ہاگ کی آواز میں ماسٹر کمپیوٹر کو حکم دیتا تو ماسٹر کمپیوٹر لی ہاگ کی اصلی آواز دوسری آواز سے چیک کر لیتا اس لئے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول عمران کے ہاتھ میں جانے کا کوئی چانس نہیں تھا لیکن لی ہاگ کی پریشانی کی وجہ سمال بنکر میں موجود وہ افراد تھے جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان تمام افراد کا تعلق گریٹ پلان سے تھا اور یہ افراد ہیڈ کوارٹر کے جس حصے میں موجود تھے وہاں ماسٹر کمپیوٹر کا مکمل ہولڈ تھا۔ ایک معمولی سی چیونٹی بھی رینگ کر ان افراد تک ماسٹر کمپیوٹر سے بچ کر نہیں جا سکتی تھی پھر عمران وہاں تک کیسے پہنچ گیا تھا اور وہ ان تمام افراد کو مخصوص سیکشن سے یہاں کیسے لایا تھا۔ یہ ایسے سوال تھے جو لی ہاگ کے دماغ میں ہتھوڑے کی ضربوں کی طرح لگتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔

''مجھے اس سمال بنکر سے نکلنا ہو گا۔ جب تک میں سمال بنکر سے نہیں نکلوں گا مجھے کسی سوال کا جواب نہیں ملے گا۔ میں اس بنکر میں قید رہوں اور عمران میرے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر میں اس بنکر میں اسی طرح سے پڑا رہا تو عمران میرا مشن، میرا گریٹ پلان تباہ کر دے گا۔ گریٹ پلان ختم ہوا تو میں بھی ختم ہو جاؤں گا۔ کافرستان بھی ختم ہو جائے گا اور ہیون ویلی ہمارے ہاتھوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔ نہیں، نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میری کامیابی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ عمران بھی نہیں۔ گریٹ پلان کامیاب ہو گا۔ ضرور کامیاب ہو گا۔ میں اسے کامیاب کروں گا۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں''۔ لی ہاگ نے جیسے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور وہ غضبناک انداز میں فریم کے نظر نہ آنے والے ہائکرس ریز سے بنے شیشے پر زور زور سے مکے اور ٹانگیں مارنا شروع ہو گیا لیکن جس ہائکرس ریز پر بم اور گولی کا اثر نہیں ہوتا تھا اس پر بھلا اس کے مکوں اور ٹھوکروں کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔

لی ہاگ چند لمحے اسی طرح مکے اور ٹھوکریں مار کر ہائکرس ریز کا جال توڑنے کی کوشش کرتا رہا پھر وہ فریم سے پیچھے ہٹ آیا اور اس نے اپنے گرم ہوتے ہوئے دماغ کو ٹھنڈا کرنا شروع کر دیا۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کول ڈاؤن۔ کول ڈاؤن لی ہاگ۔ کول ڈاؤن"...... وہ آنکھیں بند کر کے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔ چند لمحے وہ اسی انداز میں بیٹھا رہا پھر اس نے خود کو مزید کول ڈاؤن کرنے کے لئے عمل تنفس کرنا شروع کر دیا۔ وہ رک رک کر سانسیں لے رہا تھا۔ سانس روک کر وہ دل ہی دل میں نہایت آہستہ آہستہ دس تک گنتی گنتا پھر وہ سانس چھوڑتے ہوئے گنتی گننا شروع کر دیتا۔ سانس چھوڑتے ہوئے وہ پھر سانس روکتا اور دس تک گنتی گننے کے بعد اسی طرح گنتی گنتے ہوئے سانس کھینچنا شروع کر دیتا۔ یہ عمل تنفس کی مخصوص مشق تھی جسے کرنے سے نہ صرف دوران خون نارمل ہو جاتا تھا بلکہ دماغ بھی ٹھنڈا اور مکمل طور پر نارمل ہو جاتا تھا۔

لی ہاگ دس منٹ تک عمل تنفس کے ذریعے خود کو کول ڈاؤن کرتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھوں میں غصے کی جو سرخی تھی وہ واقعی مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی اور اس کا چہرہ بھی نارمل ہو گیا تھا۔

کول ڈاؤن ہوتے ہی وہ اٹھا اور اس نے نہایت باریک بینی سے سیل بنکر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس نے اپنی جیبوں میں ہاتھ مارا لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ سیل بنکر میں قید کرنے سے پہلے عمران نے اس کی تلاشی لے کر اس کی تمام جیبیں خالی کر دی تھیں۔ اپنی جیبیں خالی پا کر لی ہاگ نے کرنل کارتھی اور وکرم کی

تلاشی لی لیکن اس کے پاس بھی کچھ نہیں تھا۔ ان دونوں کے پاس کچھ نہ پا کر لی ہاگ ایک بار پھر سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اچانک اسے کوئی خیال آیا۔ اس نے جھک کر دائیں ٹانگ سے پتلون کا پائنچہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ اس نے پنڈلی پر ہاتھ لگایا تو اسے دائیں جانب ایک ہلکا سا ابھار سا محسوس ہوا۔ لی ہاگ نے فوراً اپنی انگلیوں کے ناخنوں سے اس ابھار کے اردگرد کی جلد کو چھیلنا شروع کر دیا۔ جلد چھیلنے سے نہ خون نکل رہا تھا اور نہ ہی لی ہاگ کو تکلیف کا احساس ہو رہا تھا۔ تھوڑی سی جلد چھیل کر اس نے چھیلی ہوئی جلد کو انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس کی پنڈلی کی جلد یوں اترتی چلی گئی جیسے جلد کے اوپر دوسری جلد چڑھی ہوئی ہو۔ لی ہاگ نے جیسے ہی جلد کھینچی۔ جلد میں چھپا ہوا ایک چھنگلی جتنا چمک دار دھات کا بنا ہوا ایک ٹکڑا نیچے گر گیا۔ لی ہاگ نے جھک کر اس ٹکڑے کو اٹھا لیا۔ یہ ٹکڑا ایک پتلے اور چھوٹے چاقو کے چھوٹے سے دستے جیسا تھا۔ لی ہاگ نے اس ٹکڑے کا ایک حصہ پریس کیا تو ٹکڑے کے اگلے سرے سے ایک سوئی جیسی باریک نوک نکل کر باہر آ گئی۔ لی ہاگ نے چاقو جیسے دستے کو دونوں طرف سے انگلیوں سے دبا دیا۔ اسی لمحے سوئی کی نوک پر چمک سی پیدا ہوئی اور نوک سرخ رنگ کی ہوتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر لی ہاگ فوراً آگے بڑھا اور اس نے سوئی کی نوک ہائکرس ریز کے وال گلاس کے ساتھ لگا دی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لی ہاگ کی نظریں سوئی کی نوک پر جمی ہوئی تھیں جس کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی پھر اس نے ہانگرس ریز گلاس کا وہ حصہ سرخ ہوتے ہوئے دیکھا جہاں سوئی کی نوک ٹکی ہوئی تھی۔ گو نمودار ہونے والی سرخی سوئی کی نوک جتنی ہی تھی لیکن اس سرخی کو دیکھ کر لی ہاگ کی آنکھوں میں تیز چمک آ گئی۔ چند لمحوں بعد ہانگرس ریز گلاس پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ سا بنتا ہوا نظر آنے لگا جو آہستہ آہستہ پھیلتا جا رہا تھا۔ جب سرخ دائرہ پھیل کر ایک انچ قطر کا بن گیا تو لی ہاگ نے دستے پر انگلیوں کا دباؤ روک دیا۔ جیسے ہی دستے پر انگلیوں کا دباؤ ختم ہوا ہانگرس ریز گلاس میں یکلخت تیز چمک سی پیدا ہوئی اور پھر تیز چھناکے کی آواز سنائی دی جیسے کسی شیشے کو پتھر مار کر توڑ دیا گیا ہو۔ چھناکے کی آواز کے ساتھ ہی ہانگرس ریز گلاس بنانے والے ٹکڑوں سے سرخ روشنی کی لکیریں نکلنا ختم ہو گئیں اور لی ہاگ کی نظروں کے سامنے سے ہانگرس ریز گلاس کے بنے ہوئے فریم بھی ختم ہو گئے اور ہوا میں معلق چاروں ٹکڑے بھی زمین پر گرتے چلے گئے۔

"وہ مارا۔ میں نے عمران کا بنایا ہوا ہانگرس ریز گلاس کا سال بنکر ختم کر دیا ہے۔ میں آزاد ہو گیا ہوں۔ لی ہاگ آزاد ہے"۔ سال بنکر کو غائب ہوتے دیکھ کر لی ہاگ نے زور دار نعرہ مارتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکلی اور لی ہاگ سمیت وہاں موجود تمام

بے ہوش افراد اس روشنی میں نہا گئے۔

"کون ہو تم۔ اپنی شناخت کراؤ۔ فوراً ورنہ میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا"...... اچانک دیواروں میں چھپے ہوئے سپیکروں میں سے ماسٹر کمپیوٹر کی کڑکتی ہوئی آواز ابھری تو لی ہاگ اچھل پڑا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ماسٹر کمپیوٹر۔ میں لی ہاگ ہوں۔ تمہارا چیف"...... لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر کا بدلا ہوا لہجہ سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے نیلی روشنی کا رنگ بدل گیا۔ روشنی کا رنگ کبھی سرخ ہو رہا تھا کبھی سبز اور کبھی زرد۔ لی ہاگ بدلتی ہوئی روشنی کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ ماسٹر کمپیوٹر اس کی اور وہاں موجود بے ہوش افراد کی سکیننگ کر رہا ہے۔

"تمہارا چہرہ اور تمہارے جسم کے تمام حصے شناخت کے طور پر میری میموری میں محفوظ ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم لی ہاگ ہو لیکن تم میرے چیف نہیں ہو۔ میرے چیف کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو لی ہاگ کا چہرہ ایک بار پھر حیرت اور غصے سے بگڑتا چلا گیا۔

"کون پرنس آف ڈھمپ۔ نانسنس۔ تمہیں میں نے بنایا ہے۔ تمہارا چیف میں ہوں۔ صرف میں۔ لی ہاگ۔ اپنی میموری چیک کرو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا چیف لی ہاگ ہے جس کی آواز میں تم ہر حکم مانتے ہو"...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''میں نے چیک کیا ہے۔ ڈیٹا میں تم میرے چیف ضرور رہ چکے ہو لیکن اب تم نہیں۔ پرنس آف ڈھمپ میرا چیف ہے اور میں صرف پرنس آف ڈھمپ کی آواز پہچانتا ہوں اور اس کا حکم مانتا ہوں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''اوہ۔ تو پرنس آف ڈھمپ نے تمہاری میموری میں نئی فیڈنگ کر دی ہے اس لئے تم مجھے پہچان نہیں رہے اور پرنس آف ڈھمپ کو اپنا چیف مان رہے ہو''...... لی ہاگ نے حیرت اور غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میری میموری تبدیل کی گئی ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''لیکن کیسے۔ تم تو میری وائس کنٹرول میں تھے۔ میری آواز اور میرے بتائے ہوئے کوڈز کے بغیر تم کیسے پرنس آف ڈھمپ کے کنٹرول میں جا سکتے ہو''...... لی ہاگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری سابقہ میموری کے مطابق تم نے ہی اپنی آواز میں مجھے حکم دیا تھا کہ میں پرنس آف ڈھمپ کی وائس کنٹرول میں چلا جاؤں۔ تم نے میموری بدلنے کے لئے مخصوص کوڈز بھی بتائے تھے''۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ جیسے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

''میں نے۔ تم سے میں نے یہ سب کہا تھا کہ تم میرے بجائے پرنس آف ڈھمپ کا کہا مانو گے''...... لی ہاگ نے انتہائی حیرت

زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے تمہارے حکم پر ہی میموری بدلی تھی اور اب میں تمہارا نہیں پرنس آف ڈھمپ کا حکم ماننے کا پابند ہوں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔ اس کے دماغ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ بے ہوش ہونے کے بعد کب اسے ہوش آیا تھا اور اس نے کب ماسٹر کمپیوٹر سے کہا تھا کہ وہ اس کی بجائے پرنس آف ڈھمپ کے حکم کا پابند ہو گا اور کب اس نے کمپیوٹر کے میموری سسٹم بدلنے والے کوڈز دوہرائے تھے۔

''ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو''...... چند لمحوں بعد لی ہاگ نے بڑے تحمل بھرے انداز میں ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ میں سن بھی رہا ہوں اور تمہیں دیکھ بھی رہا ہوں۔ یہ تمہاری اور یہاں پڑے تمام افراد کی خوش قسمتی ہے کہ تم سب کا جسمانی ڈیٹا میرے پاس پہلے سے محفوظ ہے۔ اگر تم غیر متعلق افراد ہوتے تو میں تمہاری کسی بات کا جواب نہ دیتا اور ہاٹ ریز سے تمہیں یہیں جلا کر بھسم کر دیتا''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ تمہیں میں نے بنایا ہی اسی مقصد کے لئے تھا کہ تم غیر متعلق افراد کو میری عدم موجودگی میں محسوس کر کے انہیں فوراً ہاٹ ریز سے جلا کر بھسم کر دو گے۔ اگر میری اور ان سب کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جسمانی ساخت تمہاری میموری میں محفوظ نہ ہوتی تو تم ہمیں بھی جلا کر بھسم کر دیتے۔ بہرحال یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ تم شاید بھول رہے ہو میں نے تمہیں ڈبل میموری سسٹم کے تحت تیار کیا تھا۔ پہلے سسٹم کے تحت تم میری آواز پر ہر حکم مانتے تھے جبکہ دوسرے سسٹم پر احکامات دینے کے لئے میں تم سے سائلنٹ وائس یعنی اشاروں کی زبان میں بات کر سکتا تھا تاکہ اگر تمہارے فرسٹ سسٹم میں کوئی خلل آ جائے یا کسی بھی وجہ سے تمہارے کوڈز تبدیل ہو جائیں تو میں اشاروں کی زبان میں تمہارا ڈبل سسٹم آن کر کے سیکنڈ سسٹم سے کام لے کر فرسٹ سسٹم کو ٹھیک کر سکوں اور تمہارے بدلے ہوئے تمام کوڈز درست حالت میں لے آؤں۔ یاد ہے نا تمہیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ہاں۔ یاد ہے مجھے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ کی آنکھوں میں چمک سی پیدا ہو گئی۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ پرنس آف ڈھمپ نے تمہارے فرسٹ سسٹم کو کنٹرول کیا ہے یا سیکنڈ کنٹرول سسٹم بھی اس کے کنٹرول میں ہے''...... لی ہاگ نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

''نہیں۔ سیکنڈ سسٹم کے بارے میں چیف پرنس آف ڈھمپ نہیں جانتا۔ میں فرسٹ سسٹم کے تحت اس کا حکم مانتا ہوں''۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ کا حلق میں اٹکا ہوا سانس جیسے بحال ہو گیا۔

''ویل ڈن۔ اب تم فوراً سیکنڈ سسٹم کو پک اپ کرو''...... لی ہاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیکنڈ سسٹم آن کرنے کا کوڈ بولو''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''او کے''...... لی ہاگ نے کہا اور پھر اس نے نمبر کوڈ بولنے شروع کر دیئے۔

''کوڈ میچ کر گئے ہیں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''گڈ۔ اب اپنی میموری تھری نائن سکس پوزیشن پر واپس لاؤ''...... لی ہاگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''پوزیشن تھری نائن سکس مکمل ہو گئی ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''پروسیسر میں ڈبل زیرو ایٹ ون کو تبدیل کرو''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ڈبل زیرو ایٹ ون کی تبدیلی مکمل ہو گئی ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''اب ری اسٹارٹ لو اور اپنی پہلی پوزیشن پر آ جاؤ''...... لی ہاگ نے کہا۔

''فرسٹ یا سیکنڈ پوزیشن''...... ماسٹر کمپیوٹر نے پوچھا۔

''فرسٹ پوزیشن۔ لیکن پرنس آف ڈھمپ کا نام اور اس کے بدلے ہوئے کوڈز تمہیں ختم کرنے ہوں گے۔ تم لی ہاگ کی اور سگنل وائس اور کوڈز کے تحت کام کرو گے''...... لی ہاگ نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"او کے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر"...... چند لمحوں بعد لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور لی ہاگ کے جسم میں سرشاری کی لہریں دوڑتی چلی گئیں۔ ماسٹر کمپیوٹر نے اسے دوبارہ چیف کی حیثیت سے ایکسپٹ کر لیا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ پرنس آف ڈھمپ کی غلامی سے آزاد ہو چکا ہے۔

"فرسٹ پوزیشن سسٹم میں تمہاری میموری کیا ہے۔ تمام کوڈز بتاؤ"...... لی ہاگ نے کہا اور ماسٹر کمپیوٹر اسے میموری کوڈز بتانے لگا جسے سن کر لی ہاگ کو اطمینان ہو گیا کہ ماسٹر کمپیوٹر کا مکمل کنٹرول دوبارہ اس کے ہاتھ میں ہے۔

"گڈ۔ اب یہ بتاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ لی ہاگ نے پوچھا۔

"وہ سب ہیڈ کوارٹر سے جا چکے ہیں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں گئے ہیں وہ اور کب گئے ہیں"...... لی ہاگ نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ سب دو گھنٹے قبل یہاں سے نکلے تھے۔ آپ کا سپیشل ہیلی کاپٹر لے کر وہ کہاں گئے ہیں یہ میں نہیں جانتا"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کیا عمران ہی پرنس آف ڈھمپ ہے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"یس چیف"...... ماسٹر کمپیوٹر نے بتایا۔

"او کے۔ اب اپنی میموری چیک کرو اور بتاؤ کہ جب میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ریز سے تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا اور میں خود ہی یہاں گر کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت یہاں ہوا کیا تھا۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ"...... لی ہاگ نے کہا۔

"دماغی مقابلے میں جب عمران اور آپ گرے تھے تو آپ بے ہوش ہو گئے تھے لیکن عمران بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ اس نے بے ہوش ہونے کی اداکاری کی تھی۔ آپ کو ہوش آیا تو وہ اسی طرح سے پڑا رہا اور جب کرنل کارتھی نے عمران کو چیک کیا تو عمران نے اپنی مخصوص صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنا سانس روک لیا اور اپنے دل کی دھڑکنیں اور اپنی نبضیں اس قدر معدوم کر لیں کہ کرنل کارتھی کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ کرنل کارتھی اگر اسے دوبارہ چیک کرتا تو اسے معلوم ہو سکتا تھا کہ عمران ہلاک نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔ پھر جب آپ نے کہا کہ جب آپ کمرے سے جائیں تو میں عمران اور اس کے ساتھیوں، جنہیں میں نے میگنٹ ریز سے جکڑ رکھا تھا، ان سب کو ہاٹ ریز سے جلا کر ہلاک کر دوں۔ آپ، کرنل کارتھی اور وکرم کمرے سے جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھے تو عمران نے فوراً آستین میں چھپے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوئے دو کیپسول نکالے اور جب اس نے ایک کیپسول توڑا تو اس سے نکلنے والی انتہائی زود اثر میکارم گیس سے آپ، کرنل کارتھی اور وکرم فوراً بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اس گیس کی چونکہ بو نہیں ہوتی تھی اس لئے آپ کو تیزی سے کمرے میں پھیلنے والی اس گیس کا پتہ نہیں چلا تھا۔ اس گیس کے اثر سے میگنٹ ریز میں جکڑے ہوئے عمران کے ساتھی بھی بے ہوش ہو گئے تھے۔ عمران نے کیپسول توڑنے سے پہلے ہی سانس روک رکھا تھا اس لئے وہ اس گیس سے بے ہوش نہیں ہوا تھا۔

جب آپ بے ہوش ہو کر گرے تو عمران نے فوراً دوسرا کیپسول توڑ دیا۔ اس کیپسول میں کارٹاک گیس تھی جو کسی بھی بند کمرے میں دیواروں، چھت اور زمین پر پھیل کر سیاہ رنگت اختیار کر لیتی ہے۔ اس سیاہ رنگت کی وجہ سے نہ کوئی روشنی کام کرتی ہے، نہ کیمرے اور نہ ہی کمرے میں موجود پہلے سے پھیلی ہوئی ریز۔ کارٹاک گیس سے اس کمرے میں لگے ہوئے وہ تمام کیمرے ہلاک ہو گئے جن سے میں انہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسی طرح میں نے جس میگنٹ ریز سے عمران کے ساتھیوں کو جکڑ رکھا تھا وہ بھی میری گرفت سے آزاد ہو گئے۔

میں یہ تو نہیں دیکھ سکتا تھا کہ اس کمرے میں کیا ہو رہا ہے مگر میں کمرے میں پیدا ہونے والی آوازیں بخوبی سن سکتا تھا۔ ان آوازوں کے تحت مجھے معلوم ہوا تھا کہ عمران سب سے پہلے اپنے

ساتھیوں کو ہوش میں لایا تھا۔ ان کے ہوش میں آنے کے بعد جب اس کے ساتھیوں نے عمران کو زندہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ ان کے پوچھنے پر عمران نے انہیں اپنی اداکاری کی تفصیل بتا دی پھر عمران نے آپ کو ٹی ایس لنک پٹیوں سے باندھنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے جو باتیں کی تھیں وہ میں آپ کو سنا دیتا ہوں جو میری میموری میں ریکارڈ ہیں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ سناؤ ریکارڈنگ''...... لی ہاگ نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ چمک دار پٹیاں۔ کیا یہ خاص پٹیاں ہیں جن سے آپ لی ہاگ کو باندھ رہے ہیں''...... ایک شخص کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز صفدر کی تھی۔

''ہاں۔ یہ ٹی ایس لنک سے بنائی گئی پٹیاں ہیں''...... عمران کی آواز سنائی دی۔

''لیکن یہ سب چکر کیا ہے تم نے لی ہاگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی دماغی قوتوں کا مقابلہ کیوں کیا تھا''...... ایک عورت کی حیرت بھری آواز آئی جو جولیا تھی۔

''میں نے جان بوجھ کر لی ہاگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی دماغی صلاحیتوں کا مقابلہ کیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ لی ہاگ ہپناٹزم کا بہت بڑا ماسٹر ہے اور اس نے اپنی دماغی صلاحیتوں کو اس حد تک بڑھا رکھا ہے کہ وہ ایک وقت میں سو سے زائد افراد

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کو اپنی ٹرانس میں لے سکتا ہے۔ گریٹ پلان لی ہاگ کا بنایا ہوا ہے اور اس پر عمل بھی لی ہاگ نے ہی کرنا ہے۔ گریٹ پلان کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں لی ہاگ کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا اور پھر ہم لی ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ یہاں لی ہاگ نے ہم جیسوں کے لئے ماسٹر کمپیوٹر کی شکل میں قدم قدم پر موت پھیلا رکھی ہے۔ یہ سب کرنے اور گریٹ پلان جاننے کے لئے ضروری تھا کہ لی ہاگ کی دماغی طاقتوں کو کم کیا جائے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ لی ہاگ واقعی بے پناہ طاقتور دماغ کا مالک ہے۔ مجھے اس کے دماغ کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی دماغ کی پوری طاقت لگانی پڑی تھی۔ آخر کار میں اسے ایک جھٹکا لگانے میں کامیاب ہو گیا جس سے یہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس کی بے ہوشی عارضی تھی لیکن میرے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ اس کی دماغی قوت میں نمایاں کمی ہو گئی تھی اس حالت میں اسے بے ہوش کر کے قابو پایا جا سکتا تھا چنانچہ میں نے یہی کیا اور آستینوں میں چھپے ہوئے گیس سے بھرے دو کیپسول نکال لئے۔ ایک کیپسول کے ٹوٹنے سے یہ فوراً بے ہوش ہو کر گر گیا اور دوسرے کیپسول سے میں نے یہاں سیاہ چادر تان کر ماسٹر کمپیوٹر کو اندھا کر دیا تھا تاکہ بدلی ہوئی سچویشن دیکھ کر وہ مجھ پر وار نہ کر سکے۔ بہرحال لی ہاگ بے ہوش ہے۔ اب میں اسے ٹی ایس لنک پٹیوں سے باندھ رہا تھا۔ ان مخصوص پٹیوں سے اسے میں چند جھٹکے دوں گا۔ ان زور دار جھٹکوں سے اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اور

اس کا کمزور دماغ بھی اور زیادہ کمزور ہو جائے گا جسے میں آسانی سے ٹرانس میں لے سکوں گا۔ یہ میری ٹرانس میں آ کر سب کچھ خود ہی اگل دے گا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور لی ہاگ نے یہ سب سن کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر لی ہاگ کو اچی تیز اور دردناک چیخیں سنائی دیں۔ عمران یقیناً اسے ٹی ایس لنک پٹیوں سے جھٹکے لگا رہا تھا۔

''لی ہاگ۔ میری آنکھوں میں دیکھو''...... اچانک عمران کی سرد آواز سنائی دی پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''اب تم میری ٹرانس میں آ رہے ہو''...... عمران کی دوبارہ کرخت آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں تمہاری ٹرانس میں آ رہا ہوں''...... لی ہاگ کو اپنی آواز سنائی دی اور لی ہاگ نے غصے اور پریشانی سے جبڑے اور سختی سے بھینچ لئے۔

''اب تم اپنے شعور اور لاشعور کو یکجا کرو۔ تم سے میں جو سوال کروں گا تم اس کا جواب شعور اور لاشعور کے تحت دو گے اور بالکل صحیح صحیح جواب دو گے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں صحیح جواب دوں گا''...... لی ہاگ کی ایسی آواز سنائی دی جیسے وہ نیند کے عالم میں بول رہا ہو۔

''اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے پوچھا۔

''لی ہاگ۔ میرا نام لی ہاگ ہے''...... لی ہاگ کی آواز آئی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

”گڈ۔ اب یہ بتاؤ۔ ہیون ویلی کے خلاف تم نے جو گریٹ پلان بنایا ہے وہ کیا ہے اور تم اس پلان کے تحت کیا کرنا چاہتے ہو“...... عمران نے پوچھا اور لی ہاگ کا ہاتھ بے اختیار اپنی پیشانی پر چلا گیا۔ اسی لمحے لی ہاگ کی نیند میں ڈوبی ہوئی اپنی آواز سنائی دی۔ وہ عمران کو اپنے گریٹ پلان کی تفصیلات بتا رہا تھا۔

”گریٹ پلان کی کامیابی کے لئے تم نے کتنے افراد کی سپیشل پلاسٹک سرجری کرائی ہے“...... لی ہاگ کے خاموش ہونے کے بعد عمران کی نفرت بھری آواز سنائی دی۔ شاید گریٹ پلان کی تفصیل سن کر عمران شدید غصے میں آ گیا تھا اور اس کے لہجے میں ہی نفرت کا عنصر ابھر آیا تھا۔

”تیس افراد“...... لی ہاگ نے جواب دیا۔

”ان کے نام بتاؤ اور یہ بتاؤ کہ ان کا تعلق کن ممالک سے ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”دس افراد کا تعلق ہیون ویلی سے ہے۔ وہ سب حریت راہنماؤں کے ڈپلیکیٹ ہیں۔ چھ افراد کا تعلق اقوام متحدہ کے نمائندوں سے ہے جو اس گریٹ پلان کی آزادی کانفرنس کا خصوصی حصہ ہیں جبکہ دیگر افراد کا تعلق پاکیشیا سمیت عرب اور چند دوسرے ممالک سے ہے جو گریٹ پلان کی آزادی کانفرنس میں پاکیشیا اور ہیون ویلی کے عوام کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں“...... لی ہاگ کی آواز سنائی دی اور پھر وہ دیگر ممالک کے ڈپلیکیٹ افراد

کے نام بتانے لگا۔

”تو تم نے پاکیشیا کی اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس بھی اسی مقصد کے لئے بنوائے تھے تاکہ تم ان کے ڈپلیکیٹ بھی تیار کر کے انہیں آزادی کانفرنس میں استعمال کر سکو“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ آزادی کانفرنس میں سب سے زیادہ بولنے کا خطرہ ان پاکیشیائیوں کا تھا اس لئے ان کے ڈپلیکیٹ بنانے بے حد ضروری تھے“...... لی ہاگ نے کہا۔

”اب وہ سب لوگ کہاں ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ سیکشن نائن میں ہیں“...... لی ہاگ کی جواباً آواز سنائی دی۔

”کیا سیکشن نائن اس ہیڈ کوارٹر میں ہے“...... عمران نے سوال کیا۔

”ہاں۔ سیکشن نائن اسی عمارت کے نائنتھ فلور پر ہے“...... لی ہاگ نے بتایا۔

”اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ۔ تمام سیکشنوں کے بارے میں، یہاں کام کرنے والے افراد کے بارے میں اور ماسٹر کمپیوٹر کے بارے میں بھی اور یہ بھی کہ تم نے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کو ناقابلِ تسخیر بنانے کے لئے یہاں کیا کیا سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں“...... عمران نے پوچھا اور لی ہاگ اسے ایک بار پھر تفصیلات بتانا شروع ہو گیا۔

”ماسٹر کمپیوٹر تمہاری آواز کا غلام ہے۔ تمہاری آواز کی غلامی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے نکالنے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے کالر پر ایک مائیکرو مائیک لگا ہوا ہے۔ اس مائیک کی آواز سن کر ماسٹر کمپیوٹر میری ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ اس کی تبدیلی میری ہی آواز اور میرے بتائے ہوئے کوڈز کے تحت ہو سکتی ہے"۔ لی ہاگ نے کہا۔

"مائیکرو مائیک۔ گڈ۔ اس کا مطلب ہے اس بند کمرے کے باوجود ماسٹر کمپیوٹر تمہاری آواز سن سکتا ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کے باوجود ماسٹر کمپیوٹر اس مائیک سے میری آواز سن سکتا ہے اور میری ہدایات پر عمل بھی کر سکتا ہے"...... لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ اب تم ماسٹر کمپیوٹر کو اپنی آواز میں حکم دو کہ یہ تمہارا کنٹرول ختم کر دے اور پرنس آف ڈھمپ کی آواز اپنی میموری میں فیڈ کر کے اس کے کنٹرول میں آ جائے۔ تم تمام کوڈز بولو گے اور ماسٹر کمپیوٹر کو پابند کرو گے کہ یہ تمہارے بجائے پرنس آف ڈھمپ کا حکم مانے گا اور مکمل طور پر اس کے ہدایات پر عمل کرے گا"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور لی ہاگ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران نے اس کا دماغ واقعی اس حد تک کمزور کر دیا تھا کہ وہ آسانی سے عمران کے ہپناٹزم کے ٹرانس میں آ گیا تھا۔ اب وہ سب وہی کر رہا تھا جو عمران اس سے کہہ رہا تھا۔

لی ہاگ نے اپنی آواز میں کوڈ ورڈز دوہرا کر خود ہی لی ہیڈ کوارٹر اور ماسٹر کمپیوٹر کا تمام اختیار عمران کے حوالے کر دیا تھا۔ کوڈ ورڈز دوہرانے کے بعد ماسٹر کمپیوٹر نے بھی تصدیق کر دی تھی کہ وہ لی ہاگ کی بجائے اب پرنس آف ڈھمپ کے کنٹرول میں ہے۔ اس کے بعد وہاں خاموشی چھا گئی۔ پھر عمران نے لی ہاگ کو گہری نیند سونے اور اسے یہ سب بھول جانے کی ہدایات دیں کہ جب بھی اسے ہوش آئے گا اسے یہ قطعی یاد نہیں رہے گا کہ عمران نے کس طرح اسے اپنی ٹرانس میں لیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو اس طرح عمران نے ہیڈ کوارٹر اور ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لیا تھا"...... لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر چونکہ خود بنایا تھا اور اس کی پروگرامنگ بھی اس نے بنا کر فیڈ کی تھی اس لئے وہ جانتا تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر کالر میں لگے ہوئے مائیکرو مائیک کے ساتھ ساتھ دیواروں میں چھپے ہوئے سپیکروں کے ساتھ لگے ہوئے مائیکوں سے بھی اس کی آواز سن اور پہچان سکتا تھا اس لئے اس نے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول بھی واپس لے لیا تھا اور اس کی ریکارڈنگ کے ذریعے یہ سب بھی سن لیا تھا کہ عمران نے اسے بے ہوش کرنے کے بعد کیا کیا تھا۔

"لی ہاگ کا گریٹ پلان تو بے حد خطرناک ہے عمران صاحب۔ ہمیں ہر حال میں اس آزادی کانفرنس کو روکنا ہو گا۔ اگر یہاں آزادی کانفرنس کا انعقاد ہو گیا تو واقعی ہیون ویلی پر ہمیشہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہمیشہ کے لئے کافرستان کا قبضہ ہو جائے گا“...... چند لمحوں بعد اسے
ایک اور آواز سنائی دی۔

”نہیں کیپٹن شکیل۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ میں ایسا نہیں ہونے
دوں گا“...... عمران کی نفرت بھری آواز سنائی دی۔

”لی ہاگ کا ہیڈ کوارٹر اور ماسٹر کنٹرول اب تمہارے پاس ہے۔
تم یہاں سے ثبوت حاصل کر کے اور ڈپلیکیٹ افراد کو اقوام متحدہ
کے سامنے لا سکتے ہو۔ ثبوت اور نقلی افراد تم اقوام متحدہ کے سامنے
پیش کرو گے تو کافرستان کا یہ گھناؤنا کھیل دیکھ کر اقوام متحدہ کے
جنرل سیکرٹری کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس طرح کافرستان نہ اپنا
مذموم پلان پورا کر سکے گا اور نہ ہی ہیون ویلی پر ان کا قبضہ ہو گا
بلکہ جب اقوام متحدہ کے نمائندوں پر ان کے گریٹ پلان کا راز
کھلے گا تو کافرستان کے عزائم کھل کر ان سب کے سامنے آ جائیں
گے اور کافرستان کو منہ کی کھانا پڑے گی۔ اس کا گریٹ پلان ناکام
ہو گا وہ الگ۔ اور اس کی جو رسوائی ہو گی وہ الگ۔ گریٹ پلان کا
راز افشا ہونے پر کافرستان کسی کو منہ تک دکھانے کے قابل نہیں
رہے گا“...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ یہ سب کچھ ہو گا لیکن میں یہ سب الگ رنگ ڈھنگ
سے کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ لی ہاگ کے گریٹ پلان پر
میں بھی اسی طرح عمل کروں جیسا لی ہاگ چاہتا تھا“...... عمران کی
سوچ میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور لی ہاگ بری طرح سے

چونک پڑا اور وہ بڑے دھیان سے ان کی باتیں سننے لگا۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو عمران۔ اگر گریٹ پلان پر عمل ہو گیا تو
ہیون ویلی کے عوام کا کیا ہو گا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ہیون ویلی
کافرستان کے تصرف میں چلی جائے“...... جولیا کی غصیلی آواز سنائی
دی۔

”نہیں۔ ہیون ویلی کے عوام کا ان کا حق ضرور ملے گا اور ان کا
حق انہیں اسی گریٹ پلان کے تحت ہی مل سکتا ہے“...... عمران نے
کہا۔

”وہ کیسے“...... صفدر نے پوچھا۔

”وہ ایسے کہ لی ہاگ کا گریٹ پلان اس صورت میں کامیاب
ہو سکتا ہے جب ہیون ویلی، پاکیشیا اور دوسرے اہم ممالک کے
راہنماؤں کے ڈپلیکیٹ آزادی کانفرنس میں موجود ہوں۔ گریٹ
پلان کا آخری حصہ بے حد اہمیت کا حامل ہے جب ہیون ویلی کے
سینئر اور بزرگ رہنما جناب سید ناظم حسن جیلانی ہیون ویلی کی
نمائندگی کرتے ہوئے باضابطہ اعلان کریں گے کہ وہ کافرستان سے
الحاق چاہتے ہیں۔ پاکیشیا سے یا پھر ہیون ویلی کو ایک الگ اور خود
مختار ریاست بنانا چاہتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لی ہاگ نے یہی بتایا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”سوچو۔ اگر سب ویسا ہی ہو جیسا لی ہاگ کا پلان ہے اور اس
پلان میں صرف اتنی ترمیم کر دی جائے کہ آزادی کانفرنس میں نقلی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

افراد کی جگہ اصلی آدمیوں کو ہی لایا جائے تو کیا ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر لی ہاگ کا دماغ جیسے بھک سے اڑ گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویل ڈن۔ ڈیل ڈن عمران۔ تم واقعی جینئیس ہو۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اگر آزادی کانفرنس میں اصلی افراد ہوں گے تو پھر ان کا فیصلہ بھی وہی ہو گا جو ان کا اور آزادی کے متوالوں کا ہو گا۔ ویل ڈن۔ اگر واقعی ایسا ہوا تو پھر ہیون ویلی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آزادی مل جائے گی۔ ان کو ان کے خوابوں کی تعبیر مل جائے گی اور ان کی زندگیوں میں سکون آ جائے گا''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن اس کے لئے مجھے یہاں رہ کر بہت کام کرنے ہوں گے۔ لی ہاگ نے گریٹ پلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو جال پھیلا رکھے ہیں ان تمام جالوں کو مجھے ہر حال میں توڑنا ہو گا۔ ہمیں ابھی لی ہاگ کو بھی زندہ رکھنا ہے۔ میں لی ہاگ اور تمام تعلقی افراد کو سمال بنکر میں قید کر دوں گا۔ انہیں زندہ رکھنے کے لئے روزانہ انہیں طاقت کے انجکشنز لگانے ہوں گے اور یہ کام چوہان کرے گا۔ اس کے علاوہ میں تم سب کو جو ڈیوٹیاں دوں گا تمہیں انہیں ذمہ داری سے نبھانا ہو گا تب ہی ہم لی ہاگ کے گریٹ پلان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لی ہاگ نے جس باریکی سے یہ پلان ترتیب دیا ہے اسے اس باریکی سے ہی مجھے ہینڈل کرنا پڑے گا۔

اب گریٹ پلان کامیاب ہو گا لیکن ہمارے انداز میں اور ہم اس بار اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ ایسا فائدہ جس سے واقعی ہیون ویلی والوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا''۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دو کہ یہ ہماری جسمانی ساخت اور آواز اپنی میموری میں فیڈ کر لے تاکہ ہیڈ کوارٹر میں ہماری نقل و حرکت پر کوئی فرق نہ آئے''...... جولیا نے کہا۔

''اس وقت تم سب میک اپ میں ہو۔ میں تم سب کے میک اپ بدل دیتا ہوں۔ یہاں مجھے لی ہاگ بن کر ہی رہنا ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ سارا سسٹم ایسا رہے جیسا لی ہاگ نے بنا رکھا ہے''۔ عمران کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ صفدر کا قد کاٹھ کرنل کارتھی جیسا ہے اور خاور کو آپریشن روم کا انچارج وکرم بنایا جا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''او کے۔ اور ہاں ذرا خاموش ہو جاؤ۔ مجھے ماسٹر کمپیوٹر کو ایک ضروری ہدایات دینی ہیں''...... عمران نے کہا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔

''ماسٹر کمپیوٹر''...... عمران نے ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

''میں اس کمرے میں پھیلائی ہوئی کارناک گیس کا اثر ختم کر رہا ہوں۔ کارناک گیس ختم ہوتے ہی تم یہاں سچوئیشن دیکھ سکو

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

گے۔ اس بدلی ہوئی سچوئیشن پر تم کوئی ری ایکشن نہیں کرو گے۔ میں تمہاری میموری میں چند آوازیں فیڈ کرا رہا ہوں۔ بعد میں تم ان کی جسمانی ساخت بھی فیڈ کر لینا۔ اس کے بعد میں اور میرے تمام ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے ہر حصے میں جانے کی آزادی ہو گی۔ تم انہیں قطعی طور پر مارک نہیں کرو گے''...... عمران نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز آئی۔ پھر عمران کے کہنے پر اس کے ساتھی باری باری بولنے لگے اور پھر ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے چلتے چلتے ٹیپ خالی ہو گا ہو۔

''بس۔ یہی تھی ریکارڈنگ''...... لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس چیف۔ پرنس آف ڈھمپ نے چونکہ اپنے ساتھیوں کو مارک نہ کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں نے ان کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی اور نہ ہی ان کی آوازیں ریکارڈ کی تھیں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ بتاؤ۔ میں یہاں کب سے بے ہوش پڑا ہوا ہوں''۔ لی ہاگ نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''بارہ دن ہو گئے ہیں چیف''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک اس کے پیروں پر کسی

نے پوری قوت سے ہتھوڑا مار دیا ہو۔

''بب۔ بب۔ بارہ دن''...... اس نے ہکلا کر کہا۔

''یس چیف۔ آپ کو اور یہاں موجود تمام افراد کو زندہ رکھنے کے لئے طاقت کے انجکشن لگائے جاتے تھے اور آپ کو مسلسل بے ہوش بھی رکھا جا رہا تھا جس کے لئے سب کو الگ الگ انجکشنز لگائے جاتے تھے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔ بارہ دن بے ہوش رہنے کا سن کر لی ہاگ کے دماغ میں ایک طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

''تاریخ بتاؤ''...... لی ہاگ نے پوچھا اور ماسٹر کمپیوٹر نے اسے آج کی تاریخ بتا دی۔

''اوہ۔ مائی گاڈ۔ آج تو آزادی کانفرنس کا دن ہے۔ عمران نے ان بارہ دنوں میں نہ جانے کیا کیا ہو گا۔ اس نے یقیناً آزادی کانفرنس کا انعقاد کرا لیا ہو گا اور آزادی کانفرنس میں اگر نقلی عمائدین کی جگہ اصلی افراد پہنچ گئے تو سب ختم ہو جائے گا۔ سب کچھ''۔ لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ مجھے اس آزادی کانفرنس کو روکنا ہو گا۔ ہر صورت میں روکنا ہو گا ورنہ نہ میں رہوں گا نہ ہیون ویلی اور نہ ہی کافرستان۔ کافرستان کی حقیقت اگر دنیا پر ظاہر ہو گئی تو کافرستان پوری دنیا میں رسوا ہو جائے گا۔ ختم ہو جائے گا سب کچھ ختم ہو جائے گا''...... لی ہاگ نے لرزتے ہوئے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ تم ان سب کو ٹی سکس ریز سے ہوش میں لاؤ۔ ابھی۔ میں آپریشن روم میں جا رہا ہوں۔ میرے آنے تک یہ سب ہوش میں ہونے چاہئیں"...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ ایک بہت بڑے مشین روم میں آ گیا۔ اس کمرے میں ہر طرف مشینیں ہی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ تمام مشینیں خود کار تھیں۔ یہ آپریشن روم تھا جس کا کنٹرول وکرم کے پاس تھا۔ لی ہاگ ایک مشین کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ نہایت تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ مشین پر ایک سکرین لگی ہوئی تھی۔ لی ہاگ نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر ایک بہت بڑے کانفرنس ہال کا منظر ابھر آیا۔

کانفرنس ہال بھرا ہوا تھا۔ گول میز کے گرد پوری دنیا کے منتخب نمائندوں کے ساتھ کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی وزیراعظم بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ صدارت کی نشست پر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بھی موجود تھے۔ کانفرنس ہال میں ایک جگہ اسے لی ہاگ دکھائی دیا جو ظاہر ہے عمران ہی تھا جس نے لی ہاگ کا میک اپ کر رکھا تھا۔ اسے دیکھ کر لی ہاگ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ کانفرنس ہال میں آزادی کانفرنس کی شروعات کر دی گئی تھیں۔ ہیون ویلی کا

ایک حریت رہنما قاری محمد عثمان غازی تلاوت کلام پاک کر رہا تھا۔ یہ سب دیکھ کر لی ہاگ کے دل و دماغ میں آگ کا طوفان سا بھرتا چلا گیا۔

آزادی کانفرنس کا انعقاد دیکھ کر لی ہاگ سمجھ گیا تھا کہ عمران اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہے۔ وہ ان تمام راہنماؤں سمیت کانفرنس ہال میں موجود تھا جس کے لی ہاگ نے ڈپلیکیٹ لے جانے تھے۔

"ابھی میرے پاس وقت ہے۔ اگر میں اپنے ساتھیوں کو لے کر کانفرنس ہال کے تہہ خانے میں پہنچ جاؤں تو اب بھی میں ہاری ہوئی بازی جیت سکتا ہوں۔ گریٹ پلان اسی طرح سے کامیاب ہو سکتا ہے جیسا میں چاہتا ہوں"...... لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً مشین آف کی اور مڑ کر دوبارہ بھاگ کر آپریشن روم سے نکل آیا۔

وہ واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اسے اور اس کے ساتھیوں کو عمران نے سال بنکر میں قید کر رکھا تھا۔ کمرے میں کرنل کارتھی، وکرم اور تمام ڈپلیکیٹ ہوش میں تھے۔

"چیف۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم بے ہوش کیسے ہو گئے تھے۔ اور"...... لی ہاگ کو کمرے میں دیکھ کر کرنل کارتھی نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یہ سب ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔ تم سب آؤ میرے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ساتھ۔ ہمیں جلد سے جلد زیرو سیکشن میں پہنچنا ہے''...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''زیرو سیکشن۔ لیکن چیف۔ زیرو سیکشن تو''...... وکرم نے زیرو سیکشن کا سن کر چونکتے ہوئے کہنا چاہا۔

''شٹ اپ۔ نانسنس۔ میں کہہ رہا ہوں چلو یہاں سے۔ فوراً''...... لی ہاگ نے گرج کر کہا اور وکرم اس کا غصہ دیکھ کر بری طرح سے سہم گیا پھر وہ سب لی ہاگ کے ساتھ تیز تیز چلتے ہوئے اس کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

''ماسٹر کمپیوٹر۔ ٹنل فائیو کھول دو۔ فوراً''...... کمرے سے باہر نکلتے ہوئے لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر کو حکم دیا۔

''یس چیف''...... ماسٹر کمپیوٹر کی جواباً آواز سنائی دی۔

لی ہاگ ان سب کو اپنے ساتھ گراؤنڈ فلور پر لے آیا اور پھر وہ ایک ہال نما بڑے تہہ خانے میں داخل ہو گئے۔ ہال میں دس تیز رفتار جیپیں کھڑی تھیں اور ایک دیوار میں ایک بڑا سا خلاء بنا ہوا تھا جہاں دوسری طرف ایک طویل سرنگ دکھائی دے رہی تھی۔

لی ہاگ ایک جیپ میں سوار ہوا تو اس کے ساتھ وکرم، کرنل کارتھی اور ایک ڈپلیکیٹ سوار ہو گیا۔ باقی سب بھی دوسری جیپوں میں سوار ہوئے اور پھر جیپیں مڑ کر تیزی سے دیوار کی دوسری طرف ٹنل کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ ان کا یہ سفر آدھے گھنٹے تک جاری رہا۔ ٹنل روشن تھی اس لئے انہیں تیز رفتاری سے جیپیں دوڑانے

میں کوئی دشواری نہیں ہوئی تھی۔

ٹنل کا اختتام ایک ایسے ہی تہہ خانے پر ہوا جو اس تہہ خانے جیسا ہی تھا جہاں سے لی ہاگ اور اس کے ساتھی جیپوں میں سوار ہو کر وہاں آئے تھے۔

تہہ خانے میں پہنچتے ہی جیپیں رک گئیں اور لی ہاگ ان سب کو مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک بڑے ہال میں لے آیا۔ اس ہال میں بھی بڑی بڑی مشینیں اور ایک دیوار کے پاس ایک سکرین نصب تھی۔ ہال میں تین کرسیاں پڑی تھیں۔ ان کرسیوں کے پاس لمبے لمبے راڈز بھی دکھائی دے رہے تھے جو چھت میں جا کر گم ہو گئے تھے۔ چھت پر جگہ جگہ گول دائرے سے بنے ہوئے تھے جیسے چھت کی خصوصی طور پر ان دائروں سے ڈیزائننگ کی گئی ہو۔

''ان تمام مشینوں کو آن کر دو۔ جلدی''...... لی ہاگ نے چیختے ہوئے کہا اور وکرم تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔

''تم سب اپنی مخصوص کرسیوں پر بیٹھ جاؤ''...... لی ہاگ نے نمائندوں کے ڈوپلیکیٹس سے کہا تو وہ سر ہلا کر ہال میں موجود کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔

لی ہاگ سکرین کے قریب موجود ایک مشین کے پاس آیا اور اس نے مشین کے بٹن پریس کر کے اور سوئچ آن کر کے مشین کو آن کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں مشین میں جیسے جان سی پڑ گئی۔ مشین پر لگے بے شمار رنگ برنگے بلب جلنے بجھنے لگے۔ ڈائل روشن

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوئے اور دیوار پر لگی سکرین بھی آن ہوتی چلی گئی۔

لی ہاگ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ مسلسل مشین آپریٹ کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دیوار پر لگی سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور سکرین پر آزادی کانفرنس کا منظر ابھر آیا۔ سکرین پر آزادی کانفرنس کا منظر دیکھ کر کرنل کارتھی، وکرم اور ڈپلیکیٹ بری طرح سے اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ کیا ہے چیف۔ یہ کانفرنس"...... کرنل کارتھی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ کانفرنس ہال میں غیر ملکی نمائندے اور مبصرین ہیون ویلی کے نمائندوں کو مختلف تجاویز دے رہے تھے۔

"ہاں۔ یہ سب شروع ہو گیا ہے۔ اب میری بات دھیان سے سنو"...... لی ہاگ نے کہا اور پھر اس نے انہیں تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح عمران نے اسے اپنے قابو میں لیا تھا اور اس کی پلاننگ کیا تھی۔ یہ سب سن کر وہ حیران رہ گئے کہ ان سب کو بارہ روز تک بے ہوش رکھا گیا تھا۔

"بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔ عمران نے میرے گریٹ پلان پر عمل کر کے اسے مجھ پر الٹنے کا پلان بنایا ہے۔ تمام کام اور آزادی کانفرنس کا انعقاد گریٹ پلان کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس کانفرنس میں ہمارے آدمیوں کی بجائے اصلی افراد پہنچ گئے ہیں۔ کانفرنس میں جو کچھ ہونا ہے اسے ہونے دو۔ اصل کام تب شروع ہو گا جب ہیون ویلی کے نمائندے باضابطہ طور پر اعلان کریں گے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ میں تم سب کو اسی لئے

یہاں لایا ہوں۔ یہ راڈز جو چھت کی طرف جا رہے ہیں یہ ان کرسیوں کے ہیں جن پر منتخب نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہاں ابھی اندھیرا کر دوں گا اور ان دائروں کو کھول کر ان تمام افراد کو کرسیوں سمیت نیچے لے آؤں گا اور ان کی جگہ تمہاری کرسیاں اوپر کانفرنس ہال میں پہنچ جائیں گی۔ تیس سیکنڈ کی اس تاریکی میں تم سب ان افراد کی جگہ کانفرنس ہال میں پہنچ جاؤ گے جن کے تم سب ڈوپلیکیٹس ہو۔ اس کے بعد تمہیں کیا کرنا ہے وہ تم جانتے ہو لیکن پھر بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے"...... لی ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈپلیکیٹس کو بتانا شروع کر دیا کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

"لیکن چیف۔ جن کاغذات پر دستخط کرائے جانے ہیں اگر عمران نے وہ سب بدل دیئے تو"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"وہ ایسا ہی کرے گا لیکن ان کاغذات کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر اوپر کانفرنس ہال میں موجود اصلی افراد کو بدلا جا سکتا ہے تو اسی طرح ان کاغذات کو بھی بدلا جا سکتا ہے"...... لی ہاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سب سکرین کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔

کانفرنس ہال کی کارروائی مزید ایک گھنٹے تک چلتی رہی پھر کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر نے اس مسودے پر دستخط کرنا شروع کر دیئے جو ہیون ویلی کے حریت راہنما اپنے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ساتھ لائے تھے۔

"لگتا ہے عمران نے جناب پریذیڈنٹ صاحب کی نظر کا چشمہ بدل دیا ہے۔ صاف لگ رہا ہے کہ انہوں نے مسودہ پڑھنے کا صرف دکھاوا ہی کیا ہے۔ ان سے مسودہ پڑھا نہیں گیا تھا"...... لی ہاگ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"دلیس چیف اور پرائم منسٹر صاحب نے بھی مسودہ پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے۔ وہ شاید اس خوش فہمی میں ہیں کہ یہ سب گریٹ پلان کے تحت ہو رہا ہے اور وہ جس مسودے پر دستخط کر رہے ہیں وہ آپ کا تحریر کردہ ہے جس میں ہیون ویلی کا الحاق کافرستان کے ساتھ درج کیا گیا ہے"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہرحال عمران ذہین ہے تو میں بھی اس سے کم نہیں ہوں۔ وہ جو کچھ کر رہا ہے، میں اسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا"...... لی ہاگ نے کہا اور پھر جب مسودہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا گیا تو لی ہاگ نے جلدی جلدی مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اوپر جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یاد رہے تم کسی پر یہ ظاہر نہیں ہونے دو گے کہ تم سب وہ نہیں ہو جو پہلے کانفرنس ہال میں موجود تھے"...... لی ہاگ نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لی ہاگ نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک ہر طرف گہری تاریکی چھا گئی۔ تاریکی ہوتے ہی لی ہاگ نے ایک اور بٹن پریس کیا تو چھت پر بنے ہوئے دائرے کھل گئے۔ تیسرا بٹن پریس ہوا تو راڈز کے ساتھ تیس کرسیاں تیزی سے نیچے آ گئیں اور ان کی جگہ نیچے موجود تیس کرسیاں ڈپلیکیٹس سمیت تیزی سے مناسب فاصلے سے اوپر اٹھ کر دائروں میں گم ہو گئیں۔ نیچے آنے والے افراد جھٹکا کھا کر جیسے ہی نیچے آئے ان کے منہ سے زوردار چیخیں نکل گئیں لیکن لی ہاگ مطمئن تھا کہ تہہ خانہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ ان افراد کی چیخیں کانفرنس ہال میں سنائی نہیں دی گئی ہوں گی۔ پھر ٹھیک تیس سیکنڈ بعد لی ہاگ نے مشین کا بٹن پریس کر کے تہہ خانے اور کانفرنس ہال کا برقی پاور سسٹم آن کر دیا۔

برقی پاور آف کرنے سے صرف سکرین اور تہہ خانے کی روشنیاں گل ہوئی تھیں تاکہ اوپر دائرے کھلنے کی صورت میں روشنی اوپر نہ جا سکے جبکہ مشین دوسرے پاور سسٹم سے مسلسل کام کر رہی تھی۔ پاور آن ہوتے ہی سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر مختلف ممالک کے نمائندوں کی جگہ اپنے ڈپلیکیٹس کو دیکھ کر لی ہاگ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Download from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

لی ہاگ کے میک اپ میں عمران نے ہیون ویلی کے بزرگ رہنما سید ناظم حسن جیلانی کو باضابطہ اعلان کرنے کے لئے اٹھتے ہوئے دیکھا تو وہ یکلخت چونک پڑا۔ اس کی نظریں سید ناظم حسن جیلانی کے لباس پر جم گئی تھیں جو سید ناظم حسن جیلانی کے اس لباس سے قدرے مختلف تھا جو چند لمحے قبل انہوں نے پہن رکھا تھا۔ عمران نے دوسرے افراد کی طرف دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ ان تینوں افراد کے لباس بدلے ہوئے تھے جن کے لی ہاگ نے ڈپلیکیٹس بنا رکھے تھے۔ ان لباسوں پر سلوٹیں بھی تھیں۔ ظاہر ہے عمران نے جن افراد کو بارہ روز تک قید کر رکھا تھا وہ جن لباسوں میں تھے وہ لباس کیسے بدل سکتے تھے۔

سید ناظم حسن جیلانی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران فوراً بول اٹھا۔

"ایک منٹ جناب"...... اس نے کہا اور وہاں موجود افراد چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا بات ہے مسٹر لی ہاگ۔ آپ نے جیلانی صاحب کو بولنے سے کیوں روک دیا ہے"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے اسے گھور کر کہا۔

"ابھی بتاتا ہوں جناب"...... عمران نے کہا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یہ کیا ہے"...... کافرستانی پریذیڈنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک ریموٹ کنٹرول ہے جناب"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ریموٹ کنٹرول۔ کیسا ریموٹ کنٹرول"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس ریموٹ کنٹرول سے بہت باکمال کام لئے جا سکتے ہیں جناب۔ میں نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کر دیا ہے جس سے ایک باکمال کام ہو چکا ہے۔ باقی کمال آپ کو بلکہ ان سب حاضرین کے ساتھ پوری دنیا کو دکھاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں عمران اور اس کے ہاتھ میں

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

موجود ریموٹ کنٹرول پر جمی ہوئی تھیں۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر لی ہاگ۔ آپ ہوش میں تو ہیں“...... پریذیڈنٹ صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں جناب۔ میں مکمل طور پر ہوش میں ہوں۔ میں اس ہوش میں آپ سب کے اور پوری دنیا کے ہوش اڑانا چاہتا ہوں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”مسٹر لی ہاگ۔ یہ کیا مذاق ہے۔ کانفرنس کی کارروائی میں آپ دخل اندازی کیوں کر رہے ہیں“...... اقوام متحدہ کے سیکرٹری سائن ڈی رون نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”میں معذرت چاہتا ہوں جناب۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ کانفرنس کا جس سادگی اور جس سکون سے کارروائی کا آغاز کیا گیا تھا یہ اسی طرح سے جاری اور ساری رہے لیکن یہاں کچھ ایسا ہوا ہے جسے نہ صرف آپ بلکہ یہاں موجود سینکڑوں افراد نظر انداز کر رہے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کچھ ہوا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ چند لمحوں کے لئے یہاں پاور ضرور آف ہوگئی تھی جو بحال ہوگئی ہے۔ اس کی ذمہ داری آپ پر تھی۔ بہرحال اس سلسلے میں آپ سے بعد میں پوچھا جائے گا۔ اب آپ خاموش ہو جائیں اور جیلانی صاحب کو بولنے دیں“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

”جناب صدر۔ میں آپ کی اور یہاں موجود تمام حضرات کی

جیلانی صاحب اور ان کے رفقاء اور چند دوسرے افراد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ صرف ایک نظر ان کی طرف دیکھ لیں تو آپ سب حضرات کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور وہ سب سید ناظم حسن جیلانی، ان کے ساتھیوں اور ان افراد کی طرف دیکھنے لگے جن کی طرف ایک ایک کر کے عمران نے انگلی سے اشارہ کر دیا تھا اور پھر ان افراد کو دیکھ کر بے شمار افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ جن میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سمیت کافرستانی پرائم منسٹر اور بہت سے دوسرے افراد تھے۔

”ارے۔ یہ کیا۔ ان سب کے لباس کیسے بدل گئے۔ ابھی چند لمحوں پہلے تو یہ دوسرے لباسوں میں تھے پھر یہ اچانک“...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ان ڈیلیگیٹس کے ساتھ کافرستانی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے رنگ اڑتے چلے گئے۔

”کیا معاملہ ہے جیلانی صاحب۔ آپ نے جو لباس پہن رکھا ہے میلا اور خاصا پرانا لگ رہا ہے۔ اس کی سلوٹیں۔ یہ سب کیا ہے“...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور سید ناظم حسن جیلانی بوکھلا کر فوراً بیٹھ گئے۔ وہ پھر اٹھے اور پھر بیٹھ گئے۔

”وہ جناب۔ وہ۔ وہ“...... انہوں نے پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب ساری دنیا کی نظریں ان
پر اور ان تمام افراد پر تھیں جن کے لباس بدلے ہوئے تھے۔

"جیلانی صاحب اور ان کے رفقاء کے حلق سوکھ گئے ہیں
جناب۔ یہ شاید آپ کو کچھ نہ بتا سکیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو
میں کچھ عرض کروں"...... عمران نے کہا۔

"لی ہاگ۔ اپنا منہ بند کرو۔ تمہیں اس کارروائی میں بولنے کا
کوئی حق نہیں ہے"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے اٹھ کر کھڑے
ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ حق مجھے جناب صدر صاحب دیں گے۔ کیوں جناب"۔
عمران نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کی طرف دیکھتے ہوئے
مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بتائیں۔ کیا کہنا ہے آپ کو"...... اقوام متحدہ
کے جنرل سیکرٹری نے کہا اور پرائم منسٹر جبڑے بھینچتے ہوئے دوبارہ
اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"کچھ بتانے سے پہلے میں آپ سب کو کچھ دکھانا چاہتا
ہوں"...... عمران نے کہا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریموٹ کنٹرول
اوپر لگی ہوئی سکرینوں کی طرف کیا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔
سکرینوں پر جہاں کانفرنس ہال کی کارروائی دکھائی جا رہی تھی
ان سکرینوں پر یکلخت منظر بدل گیا اور سکرینوں پر ایک تہہ خانے کا
منظر نمودار ہو گیا جہاں مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ جگہ جگہ کرسیاں تھیں

اور کرسیوں کے پاس کئی راڈز زمین سے نکل کر گول دائرے والی
چھت کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک بڑی سی
مشین کے پاس لی ہاگ کی شکل کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو کرسی پر
راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ دوسری کرسیوں پر ہیون ویلی کے حریت
نمائندوں کے ساتھ وہ تمام افراد راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے
دکھائی دے رہے تھے جو پہلے اس کانفرنس ہال میں بھی موجود تھے
اور جن کے لباس درست حالت میں تھے۔ ان کے ساتھ دو افراد
اور بھی موجود تھے۔ یہ سب دیکھ کر کانفرنس ہال میں موجود تمام افراد
بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ہال مختلف اور حیرت بھری
آوازوں سے گونجنے لگا جبکہ دوسرے لی ہاگ اور تمیں ڈپلیکیٹ
نمائندوں کا منظر دیکھ کر کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر
کے جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے اٹھ کر
کھڑے ہوتے ہوئے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ساتھ ہم سب بھی جاننا چاہتے ہیں جناب کہ یہ
سب کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ریموٹ
کنٹرول کا ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرینوں پر نظر آنے والی
کرسیاں حرکت میں آ گئیں اور آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگیں۔ اسی
لمحے ہال میں موجود گول میز سے چند فٹ کے فاصلے پر گول سوراخ
سے کھلے اور پھر تمیں نمائندگان سمیت لی ہاگ کی کرسی بھی ابھر کر

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اوپر آ گئی اور ہال میں موجود ہر شخص حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہاں ہیون دیلی کے حریت نمائندوں سمیت پاکیشیا اور عرب ممالک کے دو دو افراد موجود تھے جبکہ لی ہاگ کرسی پر جکڑا بری طرح سے بل کھا رہا تھا۔ اس کا بھی رنگ اڑا ہوا تھا اور خوف سے اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

''مسٹر لی ہاگ۔ یہ ڈپلیکیٹ اور یہ آپ کا دوسرا ہمشکل کہاں سے آ گئے''...... ایکریمیا کے فارن منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''اطمینان رکھیئے جناب۔ میں آپ کو ساری تفصیل بتا دوں گا۔ آپ کے ساتھ یہاں پوری دنیا کے نمائندے موجود ہیں اور یہاں ہونے والی کارروائی کو لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا ہے۔ یہاں کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا تھا اس کے بارے میں آج ساری دنیا جان لے گی''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے جو کہنا ہے کھل کر کہیں۔ اس طرح پہیلیاں نہ بجھوائیں''...... پاکیشیائی فارن منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''ضرور جناب''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیا ہوا ہے مسٹر پرائم منسٹر۔ یہاں کیا تماشا چل رہا ہے۔ آپ نے تو کہا تھا''...... پریذیڈنٹ آف کافرستان نے غصے سے کافرستانی پرائم منسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں بھی نہیں جانتا جناب۔ اس سارے تماشے کے پیچھے لی ہاگ کا کیا مقصد ہے اور یہ سب ایسا کیوں کر رہا ہے''۔

کافرستانی پرائم منسٹر نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''آپ اس تماشے سے لاعلم ہیں جناب تو کیا ہوا۔ میں جو ہوں یہاں۔ آپ سب اب دل تھام کر سنیں''...... عمران نے کہا۔ وہ ایک لمحے کے لئے خاموش ہوا پھر اس نے کلام شروع کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''یہ کانفرنس آزادی کانفرنس کے نام پر رکھی گئی تھی۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے پہلے کافرستان سے بڑے زور وشور سے یہ بیانات دیئے جا رہے تھے کہ کافرستان، ہیون دیلی کے تنازع کو حل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے کافرستانی حکام نے نہ صرف اعلیٰ سطحی میٹنگز کرنا شروع کر دی تھیں بلکہ پوری دنیا کے نمائندگان خصوصی کو ثالث کے طور پر قبول کرتے ہوئے آزادی کانفرنس میں بلانے کا عندیہ دینا شروع کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ اس تنازع کو ختم کرنے کے لئے کافرستان نے پاکیشیا کے ساتھ بھی روابط بڑھانا شروع کر دیئے اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون سے بھی صلاح ومشورے کیئے جانے لگے۔

کافرستان کے آزادی کانفرنس کے بلانے اور اس کانفرنس میں مسئلہ ہیون دیلی کے تنازع کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے پر اتفاق رائے سے تمام ممالک بالخصوص پاکیشیا اور ہیون دیلی کے حریت راہنماؤں نے بھی خیر مقدم کیا تھا۔

پوری دنیا ہیون دیلی پر ہونے والے ظلم وستم اور جبر کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

داستانوں سے آگاہ ہو چکی تھی اور کافرستان پر بار بار ہیون ویلی کی وجہ سے انگلیاں اٹھائی جا رہی تھیں۔ پوری دنیا کے مسلمان چیخ رہے تھے کہ ہیون ویلی سے کافرستانی فوج کا تسلط ختم کیا جائے۔ ان پر کافرستانی فوج ظلم نہ کرے اور ہیون ویلی سے نکل جائے یہاں تک کہ دیگر ممالک بھی کافرستان اور پاکیشیا کے اس تنازع کو حل کرنے کے لئے ثالث کے طور پر آگے آنے کے لئے تیار ہو گئے تھے لیکن کافرستانی حکام ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے تھے پھر اقوام متحدہ میں بھی ہیون ویلی کے لئے کئی بار قرار دادیں پیش کی گئیں۔ ان قرار دادوں سے کافرستان کو کئی بار متنبہ کیا گیا مگر کافرستان جو ہیون ویلی کو کافرستان کا اٹوٹ انگ سمجھتا ہے اسے خود سے الگ ہوتے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ کافرستان اپنی ہٹ دھرمی نہیں چھوڑ رہا تھا لیکن ہیون ویلی کا تنازع چونکہ پوری دنیا میں آشکار ہو چکا تھا اس لئے کافرستان پر بین الاقوامی دباؤ مسلسل بڑھتا چلا جا رہا تھا جس سے ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور کافرستان جانتا تھا کہ اگر اسی طرح یہ دباؤ بڑھتا رہا اور ہیون ویلی میں تحریک آزادی کی تحریکیں زور پکڑتی گئیں تو ان کا جینا محال ہو جائے گا اس لئے کافرستان نے آل پارٹیز کانفرنس بلائی اور اس مسئلے پر کافی عرصہ تک بحث چلتی رہی لیکن اس آل پارٹیز کا کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ انتہا پسند قوتیں کسی بھی صورت میں ہیون ویلی کو کافرستان سے الگ نہیں دیکھنا چاہتی تھیں بلکہ انہوں نے حکومتی

نمائندوں سے یہ تک کہہ دیا تھا کہ اگر ہیون ویلی کو کافرستان سے الگ کرنے کی بات تک کی گئی تو وہ کافرستان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے۔

کافرستان کو اس مسئلے کا کوئی حل نہیں مل رہا تھا اس لئے کافرستان، پاکیشیا کے بارہا اصرار کے باوجود مذاکرات کی میز پر آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ پاکیشیا اس مسئلے کو امن اور مذاکرات سے حل کرنا چاہتا تھا لیکن کافرستان ہر بار مذاکرات کی میز سے بھاگنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتا تھا۔ کافرستان کی لی ہاگ ایجنسی کے چیف مسٹر لی ہاگ کو اس ساری صورت حال کا علم ہوا تو انہوں نے اس مسئلے کے حل کے لئے پرائم منسٹر آف کافرستان کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ انہوں نے اس مسئلے کے حل کے لئے ایک پلان بنایا تھا۔ گریٹ پلان۔ ان کے بنائے ہوئے گریٹ پلان کے تحت چھ دہائیوں سے چلنے والے تنازع کا صرف ایک ہی حل تھا کہ ہیون ویلی کے عوام کو یہ آزادی دے دی جائے کہ وہ ایک آزادی کانفرنس میں آ کر یہ اعلان کر دیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اگر وہ چاہیں تو وہ پاکیشیا سے الحاق کر لیں یا کافرستان سے یا پھر وہ چاہیں تو ہیون ویلی کو الگ خودمختار ریاست کے طور پر حاصل کر سکتے ہیں۔

لی ہاگ نے جو گریٹ پلان بنایا تھا اس پر عمل کر کے سانپ بھی مر سکتا تھا اور لاٹھی بھی بچ سکتی تھی۔ انہوں نے اپنے گریٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پلان کے بارے میں کافرستانی پرائم منسٹر اور کافرستانی پریذیڈنٹ کو اعتماد میں لے لیا اور پھر انہوں نے اپنے پلان پر عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ گریٹ پلان کا ہی حصہ تھا کہ کافرستان سے تنازع کو حل کرنے کے بیانات جاری کئے جا رہے تھے۔ پاکیشیا کے ساتھ روابط بڑھائے جا رہے تھے اور دیگر ممالک کے ساتھ اقوام متحدہ سے بھی صلاح و مشورے کئے جا رہے تھے۔ ادھر کافرستانی حکومت آزادی کانفرنس بلوا کر ہیون ویلی کی آزادی کا ڈھونگ کر رہی تھی ادھر جناب ایجنٹ لی ہاگ صاحب اپنا کام کر رہے تھے۔ یہ سائنس دان ہیں۔ انہوں نے ہیون ویلی کے حریت نمائندگان سمیت، پاکیشیا کے راہنماؤں اور عرب راہنماؤں کے ڈپلیکیٹ بنانے شروع کر دیئے۔ تمام متعلقہ افراد کے انہوں نے اپنے ایجنٹس کے ذریعے ویڈیو کلپس بنوا لئے تھے جنہیں دکھا کر ان تمام ڈپلیکیٹس کو ٹرینڈ کیا جا رہا تھا کہ وہ ان تمام نمائندگان کی جگہ لے سکیں۔ لی ہاگ نے ان کی ٹریننگ بھی کی تھی اور ان کے چہرے بدلنے کے لئے ان سب کی سپیشل پلاسٹک سرجری بھی کرائی تھی۔ یہ میک اپ سے بھی کام لے سکتا تھا لیکن لی ہاگ بے حد ذہین ہے۔ یہ ایک تیر سے کئی شکار کرنا چاہتا تھا۔ ان ڈپلیکیٹس کو آزادی کانفرنس میں لا کر ان کے منہ سے یہ اعلان کرانا چاہتا تھا کہ ہیون ویلی کافرستان سے الحاق کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہیون ویلی کے عظیم راہنما جب اپنے منہ سے یہ اعلان کرتے تو ان کا پیغام پوری

دنیا میں پہنچ جاتا اور ہیون ویلی کے ان شہیدوں کے ساتھ پاکیشیا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کی وہ تمام کوششیں رائیگاں چلی جاتیں جو ہیون ویلی کے عوام کے ساتھ تمام مسلمانوں نے ان کی آزادی کے لئے کی تھیں اسی لئے اس سارے پلان میں بار بار یہ تاثر دیا جا رہا تھا کہ تحریک آزادی کے حریت راہنماؤں کا باضابطہ اعلان ہی ان کا آخری فیصلہ تصور کیا جائے گا اور پھر ہیون ویلی میں ظلم و ستم کے اس قدر پہاڑ توڑے جاتے کہ آزادی کا خواب دیکھنے والا ہر مسلمان آزادی کا نام بھی بھول جاتا۔ ایک طرف لی ہاگ آزادی کانفرنس کا انعقاد کر کے ہیون ویلی کو کافرستان کا اٹوٹ انگ بنانا چاہتا تھا اور دوسری طرف یہ اپنے ڈپلیکیٹ ایجنٹوں کو ان تمام ممالک میں بھیجنا چاہتا تھا تاکہ ان کے ذریعے یہ دوسرے ممالک کے راز حاصل کر سکے۔ ان ڈپلیکیٹس کی ٹریننگ اس انداز میں کی گئی تھی کہ کسی کو ان پر شک بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ میک اپ میں تو نہیں۔ ان کی پلاسٹ سرجری کرائی ہی اسی مقصد کے لئے تھی کہ یہ کافرستانی ایجنٹوں کے طور پر دوسرے ممالک میں کام کر سکیں۔

گریٹ پلان کیا تھا اور لی ہاگ کیا کرنا چاہتا تھا یہ مجھے بھی معلوم نہیں تھا۔ مجھے ساری حقیقت کا تب پتہ چلا جب میں نے لی ہاگ کو قابو کر کے اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کیا۔ لی ہاگ ہیڈ کوارٹر میں مجھے یہ ڈپلیکیٹ بھی مل گئے اور وہ فائل بھی جس میں گریٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem
Uploaded By Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پلان کی تمام تر تفصیلات درج تھیں اور ان پر منظوری کے لئے باقاعدہ کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر کے دستخط تھے۔ میں چاہتا تو کافرستان کے گریٹ پلان کی ان دستاویزات کو بہت پہلے دنیا کے سامنے لاکر ان کا بھانڈا پھوڑ سکتا تھا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اگر میں نے آزادی کانفرنس کے ہونے سے پہلے یہ بھانڈا پھوڑ دیا تو ہیون ویلی والوں کے عوام کو ان کا حق کبھی نہیں مل سکے گا۔ یہ تنازع کبھی حل نہیں ہوگا اس لئے میں نے لی ہاگ اور اس کے تمام ڈپلیکیٹس کو اسی کے ہیڈ کوارٹر میں قید کر دیا اور اس کی جگہ خود لے لی اور معاملات ایسے ہی چلتے رہے جیسے چلنے چاہئیں تھے۔ کافرستان نے میرے کہنے پر آزادی کانفرنس کا اعلان کر دیا اور پھر پوری دنیا کے نمائندوں کی کافرستان میں آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ میں چونکہ جانتا تھا کہ لی ہاگ نے کن کن نمائندوں کے ڈپلیکیٹ بنائے ہیں اس لئے میں ان سب سے جا کر ملا اور انہیں راز دار اور خاموش رہنے کا وعدہ لے کر انہیں گریٹ پلان کی اصل فائل دکھاتے ہوئے انہیں کافرستان کی سازش سے آگاہ کر دیا۔ میں نے انہیں یہ اعتماد بھی دلا دیا کہ اس کانفرنس میں نقلی راہنماؤں کی جگہ اصلی راہنما شامل ہوں گے اور وہ ہوگا جو ہیون ویلی کے حریت نمائندگان کی اصلی خواہش ہوگی پھر میں نے جناب سان ڈی رون سے بھی خصوصی ملاقات کی اور گریٹ پلان کی فائل ان کے حوالے کر دی۔ یہ جان کر ان تمام افراد کو بے حد غصہ آ رہا تھا کہ

کافرستان کس طرح دھوکے، عیاری اور چالاکی سے ہیون ویلی کو کافرستان کا حصہ بنانا چاہتا ہے مگر جب میں نے انہیں اپنا پلان بتایا تو ان سب نے میرا ساتھ دینے کی حامی بھر لی۔ میرا پلان صرف اتنا ہی تھا کہ میں لی ہاگ کے نقلی عمائدین کو آزادی کانفرنس میں نہ آنے دوں اور ان کی جگہ اصلی افراد یہاں آئیں اور یہ کانفرنس حقیقت میں ہیون ویلی کے عوام کے لئے ذریعہ نجات اور آزادی کا تحفہ بن جائے۔ یہاں جو کچھ بولا اور سنا گیا تھا وہ سب گریٹ پلان کا ہی حصہ تھا جو لی ہاگ کا بنایا ہوا تھا۔ اس پلان میں ایک چھوٹی سی ترمیم بھی کی گئی تھی کہ آخر میں ہیون ویلی کے نمائندگان نے جو اپنا بنایا ہوا مسودہ پیش کرنا تھا اس کی کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر کے دستخط کے بعد جناب سان ڈی رون کے حوالے کیا جانا تھا جس پر دستخط کے بعد وہ اس کی منظوری دے دیتے۔ نقلی عمائدین اگر وہ مسودہ دیتے تو اس پر یہی لکھا گیا ہوتا کہ ہیون ویلی کے نمائندگان کافرستان سے الحاق چاہتے ہیں اور ہیون ویلی کو ہمیشہ کے لئے کافرستان کا حصہ بنانا چاہتے ہیں لیکن میں نے ان تمام افراد کے ساتھ مل کر اور جناب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے صلاح و مشوروں سے نیا مسودہ تیار کر لیا۔ میں چاہتا تو کافرستان کی طرح دھوکے سے ایسا مسودہ بنا سکتا تھا کہ ہیون ویلی کے عوام پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں۔ انہیں ان کا حق دیا جائے اور پوری دنیا کے سامنے پاکیشیا کا حصہ بن کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

رہنا چاہتے ہیں لیکن اگر میں ایسا کرتا تو یہ دھوکا ہوتا، فریب ہوتا اس لئے میں نے مسودے میں اقوام متحدہ کی قرار دادیں ہی تحریر کی تھیں اور حریت راہنماؤں کے کہنے پر اس مسودے میں یہ درخواستیں کی گئی تھیں کہ ہیون ویلی کو خود ارادیت کا حق دیا جائے۔ ہیون ویلی سے فوج کا مکمل انخلاء کیا جائے۔ ہیون ویلی کے عوام کو رائے شماری کا بھی حق دیا جائے۔ کافرستان ان کے کسی فعل میں دخل اندازی نہ کرے۔ اقوام متحدہ ایک ایسا کمیشن بنائے جو خاص طور پر ہیون ویلی میں تعینات ہو اور ہیون ویلی کے عوام کا کافرستانی فوج سے نہ صرف تحفظ کا ذمہ دار ہو بلکہ اپنی نگرانی میں رائے شماری کر کے اس بات کا قانونی طور پر فیصلہ کرے کہ ہیون ویلی کو خود مختار ریاست بنایا جائے۔ کافرستان سے اس کا الحاق کیا جائے یا پاکیشیا سے۔ محترم جناب پریذیڈنٹ آف کافرستان نے اس مسودے کو باقاعدہ ساری دنیا کے سامنے پڑھ کر اس پر دستخط کئے تھے اور پرائم منسٹر صاحب نے بھی اس مسودے پر اپنے دستخط کر کے جناب سان ڈی رون کے حوالے کر دیا تھا۔ اب بس حریت راہنماؤں کی جانب سے یہ اعلان ہونا باقی تھا کہ ان کا حتمی فیصلہ کیا ہے۔

ادھر لی ہاگ جس نے اس کانفرنس ہال کے نیچے ایک مشینی تہہ خانہ بنوا رکھا ہے اپنے ہیڈ کوارٹر سے آزاد ہو کر اپنے ڈوپلیکیٹس کے ہمراہ یہاں پہنچ گیا۔ انہوں نے جو اپنے کمان سے تیر نکلتے دیکھا تو

انہوں نے فوراً تمام لائٹس آف کر دیں اور ہائیڈ ولک سسٹم سے تیس سیکنڈ میں تہہ خانے سے تیس کرسیاں اوپر پہنچا دیں اور تیس راہنماؤں کو نیچے کھینچ لیا تاکہ بیان صرف اور صرف ان کے ڈپلیکیٹ ہی دیں۔ لیکن جلدی میں وہ شاید یہ بھول گئے تھے کہ ان ڈپلیکیٹس کے انہیں لباس بھی بدلنے چاہئے تھے۔ جس طرح میں نے لی ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کیا تھا اسی طرح مجھے کانفرنس ہال کے نیچے جدید سائنسی مشینوں سے بنے ہوئے تہہ خانے کا بھی علم ہو گیا تھا۔ میں نے یہاں آ کر اپنے مطلب کی چند تبدیلیاں کر دی تھیں۔ جب میں نے ان تمام افراد کے بدلے ہوئے لباس دیکھے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ لی ہاگ تہہ خانے میں پہنچ چکا ہے اور اس نے آخری کوشش کے طور پر ہائیڈ ولک سسٹم سے اصل نمائندوں کو بدل دیا ہے چنانچہ میں نے ریموٹ نکالا اور اپنے تبدیل کئے سسٹم سے لی ہاگ اور ان کے دو ساتھیوں کو ان کرسیوں پر جکڑ دیا اور پھر اسی ریموٹ سے میں انہیں یہاں اوپر لے آیا ہوں۔ اب یہ سب آپ کے سامنے ہے۔ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ آزادی کانفرنس کس مقصد کے لئے بلائی گئی تھی اور کافرستان یہاں کس طرح پوری دنیا کو دھوکا دینا چاہتا تھا“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کی تقریر پر ہال میں موجود تمام حاضرین گنگ رہ گئے تھے۔ پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر اور وہاں موجود کافرستانیوں کا تو یہ حال ہو گیا تھا کہ کاٹو تو ان کے بدن میں لہو ہی نہیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پھر جب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے عمران کی سچائی کی تصدیق کی اور جیب سے گریٹ پلان کی فائل نکال کر دکھائی تو ہر طرف سے کافرستانی پریذیڈنٹ، پرائم منسٹر، لی ہاگ اور ان تمام ڈپلیکیٹس کے خلاف شیم شیم کے نعرے گونجنے لگے۔ تمام ثبوت کافرستانیوں کے خلاف تھے۔ وہ ممالک بھی کافرستان کے خلاف غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے جن کے ڈپلیکیٹس تیار کر کے کافرستان ان کے اہم نمائندوں کی جگہ اپنے ایجنٹ تعینات کرنا چاہتا تھا۔ عمران نے اپنا میک اپ صاف کر کے دنیا کو اپنا چہرہ دکھایا اور بتا دیا کہ وہ کون ہے۔

”میں آپ سب کے سامنے کافرستان کا اصلی چہرہ لے آیا ہوں۔ کافرستان کے ساتھ اب کیا ہونا چاہئے اس کا اور ہیون ویلی کا فیصلہ اب میں آپ سب پر اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری صاحب پر چھوڑتا ہوں۔ اس سازش میں ایجنٹ لی ہاگ کے ساتھ ساتھ کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر برابر کے شریک ہیں۔ یہ صرف ہمارے ہی نہیں بلکہ ہیون ویلی اور پوری دنیا کے مجرم ہیں۔ اب ان کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے یہ سب میں آپ پر چھوڑتا ہوں“...... عمران نے کہا اور کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام کافرستانیوں اور لائیو دیکھنے والوں کے بھی رنگ اُڑ گئے۔ کافرستانی پریذیڈنٹ کا تو یہ حال تھا کہ ان کے جسم میں باقاعدہ لرزش ہونا شروع ہو گئی تھی

اور انہوں نے بے اختیار اپنا ایک ہاتھ دل کے مقام پر رکھ دیا تھا جیسے ان کے دل میں درد ہو رہا ہو۔ ان کے چہرے پر بھی تکلیف اور اذیت کے تاثرات نمایاں تھے۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے اور وہاں موجود تمام دنیا کے نمائندوں نے کافرستانی حکام پر زبردست تنقید کی اور ان کی اس مذموم سازش کی سخت الفاظ میں مذمت کی جس پر کافرستانی عمائدین پتھر کے بت بن کر رہ گئے۔ پھر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے اس بل کی منظوری دیتے ہوئے کہا کہ کافرستان جلد سے جلد اس مسودے کے قانون پر عمل کرے۔ اقوام متحدہ جلد ایک غیر جانبدار کمیشن بنائے گا جو ہیون ویلی میں تعینات کیا جائے گا اور اس کمیشن کی نگرانی میں ہیون ویلی سے کافرستانی فوج کو بھی نکالا جائے گا اور ہیون ویلی میں رائے شماری بھی کرائی جائے گی۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے لی ہاگ اور تمام ڈپلیکیٹس کو اپنے ساتھ جینوا لے جانے کا اعلان بھی کیا تھا کہ ان سب کا بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ جنہوں نے ہیون ویلی کے ساتھ پوری دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی۔ سان ڈی رون نے ان پر عالمی عدالت مقدمہ چلانے کا اعلان کر دیا اور کہا کہ ان سب کے ساتھ گریٹ پلان کی دستاویزات بھی خصوصی عدالت میں پیش کی جائیں گی اور پھر عدالتی حکم پر ان تمام افراد کے ساتھ کافرستان پر بھی مقدمہ چلایا جائے گا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کافرستان جو آزادی کانفرنس سے گریٹ پلان کا منصوبہ ہارتے دیکھ کر پہلے ہی مرا جا رہا تھا، اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا یہ اعلان سن کر ان کی روح فنا ہونے لگی کہ کافرستان کے خلاف بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

وہاں موجود دنیا کے تمام نمائندگان کے سامنے کافرستانیوں کے سر شرم سے جھک گئے تھے۔ وہاں چونکہ لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا اس لئے پوری دنیا میں کافرستان پر شدید تنقید کی جا رہی تھی اور اس مذموم سازش کی مذمت بھی کی جا رہی تھی۔ اچانک کافرستانی پریذیڈنٹ کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اپنی جگہ سے اچھل کر نیچے گرے اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کافرستانی کی بدنامی اور رسوائی نے ان کے دل پر گہرا اثر کیا تھا جس کی وجہ سے اچانک ان پر دل کا دورہ پڑ گیا تھا۔ انہیں اس طرح گرتے اور تڑپتے دیکھ کر کانفرنس ہال میں موجود تمام افراد چونک پڑے۔ پرائم منسٹر سمیت کئی افراد پریذیڈنٹ کی طرف بڑھے لیکن اتنی دیر تک کافرستانی پریذیڈنٹ ساکت ہو چکے تھے۔ کافرستان کا گریٹ پلان ناکام ہو گیا تھا اور پوری دنیا کے سامنے کافرستان کا جو امیج خراب ہوا تھا اس کی وجہ سے کافرستانی پریذیڈنٹ پر دل کا اس قدر شدید دورہ پڑ گیا تھا کہ وہ جانبر نہ رہ سکے تھے اور پوری دنیا کی شرمندگی کا بوجھ اٹھنے سے پہلے ہی انہوں نے دم توڑ دیا تھا۔

کافرستانی پریذیڈنٹ کی ناگہانی ہلاکت کی وجہ سے کانفرنس ہال میں گہرا سکوت سا طاری ہو گیا تھا۔ کافرستانی پریذیڈنٹ کی ہلاکت کی وجہ سے صرف کافرستانیوں پر ہی سوگ کی سی کیفیت طاری ہوئی تھی جبکہ دوسرے ممالک کے نمائندین کو ان کی موت کا ذرہ بھر افسوس نہ ہو رہا تھا کیونکہ کافرستانی پریذیڈنٹ، کافرستانی پرائم منسٹر اور ان کے ایجنٹ لی ہاگ نے پوری دنیا کو جس طرح سے دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی اس سے ان سب کے دلوں میں کافرستان کے لئے شدید نفرت جاگزیں ہو گئی تھی۔

عمران کا کام ہو گیا تھا اس لئے اس نے وہاں سے نکلنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو کانفرنس ہال سے باہر ہی سیکورٹی گارڈز بنا کر تعینات کر رکھا تھا تاکہ جب وہ کانفرنس ہال سے باہر آئے تو وہ ان سب کے ساتھ وہاں سے آسانی سے نکل کر جا سکے۔ عمران نے کانفرنس ہال کے ایک کمرے میں جا کر اپنا حلیہ تبدیل کیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر این ٹی کے خفیہ ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ این ٹی اور اس کے ساتھیوں نے عمران کا نہایت پرجوش استقبال کیا اور ان کی کامیابی پر انہیں دل کھول کر مبارکباد دی۔ وہ سب خوش تھے کہ عمران نے ہیون ویلی کو کافرستان کے ظلم کے پہاڑ تلے پسنے سے ایک بار پھر بچا لیا تھا ورنہ اس بار کافرستان نے جو گریٹ پلان بنایا تھا اگر وہ کامیاب ہو جاتا تو ہیون ویلی کے باشندے ہمیشہ کے لئے کافرستان کے غلام بن جاتے۔ سب عمران

Uploaded By Muhammad Nadeem
Downloaded from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کی ذہانت کی تعریف کر رہے تھے کہ عمران نے کس دانشمندی سے لی ہاگ کا گریٹ پلان الٹا ان کے حلق کا پھندہ بنا دیا تھا جس میں پھنس کر اب نہ وہ تڑپ سکتے تھے اور نہ پھڑ پھڑا سکتے تھے۔

این ٹی نے بھی عمران کو بتا دیا تھا کہ کس طرح اس نے لی ہاگ کے ہیلی پیڈ پر ایک ڈیوائس لگا کر اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کیا تھا۔

عمران نے لی ہیڈ کوارٹر میں بھی بم لگا دیئے تھے جو اس نے ایک ٹرانسمیٹر کے ساتھ ایڈجسٹ کر دیئے تھے۔ ان بموں کو لی ہاگ اور ماسٹر کمپیوٹر سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی عمران نے کافی کام کیا تھا۔ جس ٹرانسمیٹر کے ساتھ اس نے بم ایڈجسٹ کیے تھے اب اسے اس ٹرانسمیٹر کی ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس پر ایک کال کرنی تھی۔ جیسے ہی عمران ٹرانسمیٹر پر کال کرتا لی ہاگ کا ہیڈ کوارٹر آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ پڑتا۔

این ٹی انہیں خفیہ راستوں سے دوبارہ بارڈر کے پاس لے آیا تاکہ وہ انہیں راتوں رات وہاں سے سرحد پار کرا کر پاکیشیا پہنچا سکے۔ اس نے کافرستان کے اس حصے کا انتخاب کیا تھا جہاں سے عموماً سمگلرز آتے جاتے تھے۔ این ٹی نے ایک بڑے سمگلر سے بات کر لی تھی جس نے ان سب کو ایک کنٹینر کے خفیہ کیبن میں چھپا کر پاکیشیا لے جانے کی حامی بھر لی تھی اور پھر وہ سب این ٹی کے ساتھ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں انہیں لے جانے کے لئے ایک کنٹینر تیار تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے این ٹی سے

الوداعی ہاتھ ملائے اور پھر انہیں کنٹینر کے خفیہ کیبن میں پہنچا دیا گیا۔ عمران نے اس کیبن کی خود پڑتال کی تھی۔ کنٹینر کی دیواروں کے درمیان وہ کیبن جس انداز میں بنا ہوا تھا اسے جب تک اکھاڑ نہ لیا جاتا اس وقت تک ان کی موجودگی کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا تھا اور اگر بارڈر پر کنٹینر کسی سائنسی آلے سے چیک کیا جاتا تو اس کا توڑ عمران کے پاس سائنسی آلات کی شکل میں موجود تھا۔ جس سے وہ سرچ کرنے والے ہر سائنسی آلے کو آسانی سے ڈاج دے سکتا تھا۔ رات ہوتے ہی کنٹینر انہیں لے کر پاکیشیائی سرحد کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں کنٹینر کی جگہ جگہ چیکنگ کی گئی لیکن خفیہ کیبن میں ہونے کی وجہ سے وہ سب کافرستانی فورس سے بچ کر وہاں سے نکل گئے اور اب ان کا کنٹینر پاکیشیا کی طرف جانے والی سڑک پر نہایت تیزی سے دوڑا چلا جا رہا تھا۔

جب عمران کو معلوم ہوا کہ کنٹینر انہیں لے کر کافرستانی سرحد عبور کر گیا ہے تو عمران نے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر لی ہیڈ کوارٹر میں موجود اس ٹرانسمیٹر پر کال دینی شروع کر دی جس کے ساتھ اس نے بم لگا رکھے تھے۔ جیسے ہی عمران نے ٹرانسمیٹر کا سبز بلب جلتے دیکھا اس نے فوراً ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے سرخ بلب سپارک ہوا اور فوراً بجھ گیا۔

”لو۔ لی ہیڈ کوارٹر کا بھی کام تمام ہو گیا ہے۔ کافرستان کو جہاں پوری دنیا کے سامنے اس قدر شرمندگی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا

Uploaded By Muhammad Nadeem
Download from PakSociety.com
Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہے انہیں اب لی ہاگ کے جدید ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا بھی صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ پوری دنیا میں کافرستان کی رسوائی ہوتے دیکھ کر کانفرس ہال میں کافرستانی پریذیڈنٹ دل کا دورہ پڑنے پر وہیں ہلاک ہو گیا تھا۔ اب جب کافرستانی پرائم منسٹر کو لی ہاگ کے جدید اور سائنسی نظام سے مزین ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا پتہ چلے گا تو اس پر ڈبل ہارٹ اٹیک ہو جائے گا اور اس ہارٹ اٹیک سے اس کی جان جائے یا نہ جائے لیکن اسے فلو، کالی کھانسی اور کالا بخار ضرور ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں کرکٹ کے موضوع پر لکھا گیا ایک حیرت انگیز جاسوسی ناول

خاص نمبر

پاور پلے

مکمل ناول

عمران ___ جس پر بیچ سڑک پر گولی چلا دی گئی۔ کیا وہ گولی واقعی عمران کو ہلاک کرنے کے لئے چلائی گئی تھی ___؟

عمران ___ جس نے گولی چلانے والوں کا تعاقب کرنا چاہا لیکن وہ اسے آسانی سے ڈاج دے کر نکل گئے۔ کیسے ___؟

ٹائیگر ___ جو عمران کے کہنے پر اس پر گولی چلانے والوں کی تلاش میں حرکت میں آ گیا۔

پاکیشیا کرکٹ ٹیم ___ جس کے غیر ملکی کوچ کو دن دہاڑے بیچ سڑک پر ٹاپ شوٹرز نے ہلاک کر دیا تھا۔ کیوں ___؟

پاکیشیا کرکٹ ٹیم ___ جو سپر ورلڈ میچوں میں انتہائی اہم کامیابیاں حاصل کر رہی تھی۔ مگر ___؟

فہیم شہزاد ___ جو پاکیشیا کرکٹ ٹیم کا کپتان بھی تھا اور آل راؤنڈر بھی۔ اسے اس کے گھر والوں سمیت یرغمال بنا لیا گیا۔ کیوں ___؟

فہیم شہزاد ___ جس کی آنکھوں کے سامنے اس کے باپ کو گولیاں مار دی گئیں۔ کیوں ___؟

عمران ___ جس کے فلیٹ پر اس وقت حملہ کیا گیا جب اس کے فلیٹ میں

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ٹائیگر بھی موجود تھا۔

عمران

جسے اس کے فلیٹ میں زندہ جلا دیا گیا تھا جبکہ ٹائیگر اور سلیمان گولیوں سے چھلنی پڑے تھے۔

تنویر

جس نے اپنی جان پر کھیل کر بھڑکتی ہوئی آگ میں جا کر عمران کو بچانے کی کوشش کی۔ کیا وہ اس کوشش میں کامیاب ہو سکا؟

وہ لمحہ — جب ایکسٹو کو عمران کی جان بچانے کے لئے خود میدان میں آنا پڑا۔

بلیک گھوسٹ — جس تک پہنچنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انتہائی فاسٹ اور تنویر ایکشن کرنا پڑا۔ کیوں ——؟

بلیک گھوسٹ — جس نے پاکیشیا کرکٹ ٹیم کے خلاف ہونے والی ایک خوفناک اور انتہائی گھناؤنی سازش کا انکشاف کیا۔ وہ سازش کیا تھی —؟

عمران — جس کے سر پر جان لیوا چوٹ لگی تھی اور اس کا ایک ہاتھ فریکچر ہو گیا تھا۔ کیسے ——؟

عمران — جسے کرکٹ اور دوسرے کھیلوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مگر ——؟

وہ لمحہ — جب پاکیشیا کرکٹ ٹیم کو کافرستانی کرکٹ ٹیم نے ہار کے یقینی نزدیک پہنچا دیا۔ اور پھر ——؟

فہیم شہزاد — جب میدان میں آیا تو پاکیشیا کرکٹ ٹیم کے پاس پانچ اوورز کا کھیل باقی تھا اور اسے جیت کے لئے بیانوے رنز درکار تھے۔

کیا — فہیم شہزاد ان پانچ اوورز میں پاکیشیا کرکٹ ٹیم کو فتح دلانے میں کامیاب ہو سکا۔ یا ——؟

وہ لمحہ — جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اسٹیڈیم میں لاکھوں کے کراؤڈ میں دس شر انگیز مجرموں کو تلاش کر رہے تھے جو کافرستان کے میچ کے ہارنے کی صورت میں گراؤنڈ میں ہولناک تباہی کا منصوبہ لے کر کراؤڈ میں شامل ہو گئے تھے۔ کیا جولیا اور اس کے ساتھی ان شر انگیزوں کو تلاش کر سکے۔ یا ——؟

وہ لمحہ — جب پاکیشیا کرکٹ ٹیم کا آل راؤنڈر میدان میں کھیل رہا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چہروں پر خوف چھایا ہوا تھا۔ کیا یہ میچ ہارنے کا خوف تھا۔ یا ——؟

وہ لمحہ — جب آخری دو بالز رہ گئی تھیں اور سیکنڈ لاسٹ بال پر آخری کھلاڑی فہیم شہزاد کا کیچ پکڑ لیا گیا اور پھر ——؟

کرکٹ کے شائقین کے لئے ایک حیرت انگیز اور انتہائی سنسنی خیز اور دلچسپ واقعات پر مبنی حیرت انگیز ناول۔

پاور پلے — ایک ایسا ناول جو آپ کے لئے انمول تحفہ ثابت ہوگا اور جب آپ پر حقیقت کھلے گی کہ فہیم شہزاد کھیل کے میدان میں ہوتے ہوئے بھی میدان میں نہیں تھا تو آپ اچھل اچھل پڑیں گے۔

اگر فہیم شہزاد میدان میں نہیں کھیل رہا تھا تو اس کی جگہ کون کھیل رہا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Downloaded from PakSociety.com

Downloaded from https://paksociety.com